BNAR101DET

عربی قواعد-I

(Arabic Grammar -I)

بی۔اے(آنرس)

چار سالہ پروگرام

پہلا سمسٹر (عربی)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

Copyright © 2025, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN : 978-81-992392-7-2
Course : Arabic Grammar -I
First Edition : September 2025
Copies : **1100**
Price : **110/-** (The price of the book is included in admission fee of distance mode students)

Course Coordinator

Prof. Syed Alim Ashraf, Professor (Arabic), HoD, MANUU

Editorial Board/Editors

Dr.Mohd Anzar
Associate Professor, Dept. of Arabic
EFL University, Hyderabad

Dr. Mohd Abdul Aleem
Assistant Professor. (C) / Guest Faculty, CDOE, MANUU

Dr. Talha Farhan
Assistant Professor Arabic,
CDOE, MANUU, Hyderabad

Dr. Sayyed Mohd. Umar Faruq Mohd. Musa
Assistant Professor, (C) / Guest Faculty, CDOE, MANUU

Dr. Mohd Fazlullah Shareef
Assistant Professor Arabic,
AKM Oriental College, Hyderabad.

Dr. Mohd Rahmat Hussain
Assistant Professor, (C) / Guest Faculty, CDOE, MANUU

Production

Prof. Nikhath Jahan
Professor (Urdu),
CDOE MANUU

Mr. P Habibulla,
Assistant Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan,
Assistant Professor, (C) / Guest Faculty,
CDOE, MANUU

Mohd Abdul Naseer,
Section Officer, CDOE MANUU

Shaik Ismail,
UDC, CDOE, MANUU

Syed Faheemuddin, LDC,
Purchase & Stores Section, MANUU

On behalf of the Registrar, Published by:

Centre for Distance and Online Education

Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
*Director:*dir.dde@manuu.edu.in*Publication:*ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

CRC Prepared by the Dr. Mohd Abdul Aleem, Faculty of Arabic, CDOE, MANUU

Printed at : Print Time & Business Enterprises, Hyderabad

فہرست

پیغام		وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی	**5**
پیغام		ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم	**6**
کورس کا تعارف		کورس کوآرڈی نیٹر (عربی)	**7**
اکائی نمبر	**اکائی کا نام**	**مصنف**	**صفحہ نمبر**
1-	الكلمة وأقسامها (تعريف الاسم والفعل والحرف وعلاماتها)	پروفیسر عبد المعز	9
2-	أسماء الإشارة	ڈاکٹر محمد فضیل	25
3-	أسماء الإشارة	ڈاکٹر سید محمد عمر فاروق محمد موسی	40
4-	المركب الإضافي، المركب الوصفي	پروفیسر عبد المعز	55
5-	المبتدأ والخبر	ڈاکٹر جاوید ندیم	69
6-	الحروف الجارة	ڈاکٹر سید محمد عمر فاروق محمد موسی	84
7-	أدوات الاستفهام	ڈاکٹر محمد رحمت حسین	100
8-	الضمائر	ڈاکٹر محمد عبد العلیم	116
	نمونہ امتحانی پرچہ		260

مصنفین کی تفصیلات

(Writer's Details)

Late Prof. Abdul Moiz, Former HoD, Aarbic MANUU	پروفیسر عبدالمعز، سابق صدر شعبہ عربی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Dr. Javed Nadeem, Asst. Professor, Dept. of Arabic, MANUU	ڈاکٹر جاوید ندیم، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Dr. Md Fuzail, Former Guest Faculty, Arabic, CDOE	ڈاکٹر محمد فضیل، سابق گیسٹ فیکلٹی مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Dr. Sayyed Mohd. Umar Faruq Mohd. Musa Assistant Professor (Contractual)/Guest Faculty, Arabic CDOE, MANUU	ڈاکٹر سید محمد عمر فاروق محمد موسی گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Dr. Mohd Rahmat Hussain Assistant Professor (Contractual)/Guest Faculty, Arabic CDOE, MANUU	ڈاکٹر محمد رحمت حسین گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Dr. Mohd Abdul Aleem Assistant Professor (Contractual)/Guest Faculty, Arabic CDOE, MANUU	ڈاکٹر محمد عبدالعلیم گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

پروف ریڈرس(Proofreaders):

اول: ڈاکٹر سید جمیل الدین ، ڈپٹی ڈائرکٹر، دارالحدیث، جامعہ نظامیہ، حیدرآباد

دوم: ڈاکٹر سید محمد عمر فاروق محمد موسی، گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

فائنل: :ڈاکٹر محمد عبدالعلیم، گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

ٹائٹل پیج(Title Page): **ابراہیم اکرم صدیقی**

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ +A حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات واطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثر انداز ہوگا۔
فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن
شیخ الجامعہ، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جاچکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی او ای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام اوڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراؤتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنرز سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضا اللہ خان

ڈائرکٹر، سی ڈی او ای، مانو

کورس کا تعارف

عربی زبان دنیا کی اہم زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ زبانوں کے افرو-ایشیائی خاندان کے ایک بڑے لسانی گروہ سامی زبانوں کا حصہ ہے، دوسری سامی زبانوں میں عبرانی، آرامی اور امہری وغیرہ شامل ہیں۔ عربی اقوام متحدہ میں استعمال ہونے والی چھے (6) رسمی زبانوں میں سے ایک ہے، بائیس عرب ممالک کی سرکاری زبان اور کئی ملکوں کی دوسری سرکاری زبان ہے، جیسے: مالی، چاڈ، اریٹیریا اور صومالیہ وغیرہ۔ عربی زبان عہد وسطی میں علم وحکمت اور سائنس وٹکنالوجی کی زبان تھی، اس حیثیت کے سبب اس نے دنیا کی تقریبا سو زبانوں کو متاثر کیا ہے اور انہیں ہر دو علمی ولغوی اعتبار سے مالا مال کیا ہے، جن میں سر فہرست فارسی ترکی اور اردو زبانیں آتی ہیں۔ آج کے تناظر میں بھی عربی ایک اہمیت کی حامل زبان ہے۔ شرق اوسط میں تیل کی دولت سے مالا مال ملکوں کی موجودگی نے اس زبان کی اہمیت کو دوبالا کر دیا ہے اور عربی زبان اور اس کے متعلمین ومکتسبین کے لیے کئی نئے امکانات کے دروازے کھول دیے ہیں۔

زیر نظر کتاب فاصلاتی نظام تعلیم کے بی اے سمسٹر اول کے طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے جو روایتی طرز تعلیم کے طلبہ کے لیے بھی یکساں طور پر مفید ومعاون ہے، کیونکہ یہ بیورو برائے فاصلاتی تعلیم (DEB) کی ہدایات مجریہ 2017-18 کے مطابق ہے، ونیز قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے ہدایات کے تحت تیار کی گئی ہے۔ چنانچہ یہ کورس مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں جاری روایتی طرز تعلیم کے بی اے سمسٹر اول کے نصاب کے عین مطابق ہے۔

یہ کتاب 2 بلاک اور 8 اکائیوں پر مشتمل ہے۔ پہلا بلاک چار اکائیوں پر مشتمل ہے، پہلی اکائی میں کلمہ اور اس کے اقسام، اور دوسری اکائی میں اسمائے اشارہ، اور تیسری اکائی میں معرفہ ونکرہ اور چوتھی میں مرکب اضافی ومرکب توصیفی بیان کیے گیے ہیں۔ دوسرے بلاک میں بھی چار اکائیاں ہیں، پہلی اکائی میں مبتداء وخبر کے بارے میں بتلایا گیا ہے۔ دوسری میں حروف جارہ کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہے۔ تیسری میں ادوات استفہام کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ چوتھی اکائی میں ضمائر کا ذکر ہے۔

چوں کہ اس کتاب کو "خود اکتسابی مواد (SLM)" کے طور پر تیار کیا گیا ہے لہٰذا ان اصولوں اور طریقوں کی مکمل طور پر رعایت کی گئی ہے جن کی روشنی میں اس قسم کا تعلیمی مواد تیار کیا جاتا ہے، تا کہ فاصلاتی نظام کے طلبہ کو ان اسباق کے پڑھنے اور سمجھنے میں نہ کوئی دقت آئے نہ کسی بیرونی ذریعے یا خارجی مدد کی حاجت پیش آئے۔

پروفیسر سید علیم اشرف
کورس کوآرڈی نیٹر

عربی قواعد-I

(ARABIC GRAMMAR -I)

اکائی: 1
کلمہ اور اس کی قسمیں
(اسم، فعل، حرف)

اکائی کے اجزا:

1.0 تمہید
1.1 مقصد
1.2 کلمہ کے اقسام
1.3 تذکیر وتانیث
1.4 تمارین
1.5 عدد (واحد، تثنیہ، جمع)
1.6 فعل کی تعریف
1.7 حرف کی تعریف
1.8 اکتسابی نتائج
1.9 کلیدی الفاظ
1.10 نمونۂ امتحانی سوالات
1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1.0 تمہید

کسی بھی زبان کی بنیاد اس کے حروف تہجی ہوتے ہیں، اور ان حروف کے مجموعے سے مل کر جو بامعنی لفظ بنتا ہے وہ کلمہ (Word) کہلاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں جو بامعنی لفظ ہم زبان سے ادا کرتے ہیں اسے عربی میں کلمہ کہتے ہیں جیسے: قَلَمٌ (قلم)، جَامِعةٌ (یونیورسٹی)، ذَهَبَ (وہ گیا)، أكَلْتُ (میں نے کھایا)۔

عربی زبان میں کلمے کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں: (1) اسم (2) فعل (3) حرف۔ ان کے باہمی ارتباط و ترکیب سے جملہ ترتیب پاتا ہے۔ جیسے:

الولدُ ذَهَبَ إلى الجَامِعة.	لڑکا یونیورسٹی گیا
اَلْقَلَمُ قديمٌ.	قلم پرانا ہے
في الكأسِ ماءٌ.	گلاس میں پانی ہے

1.1 مقصد

اس اکائی میں آپ:

- عربی زبان میں کلمہ اور اس کے مفہوم سے واقف ہو جائیں گے۔
- اس کی قسموں کو تفصیل کے ساتھ جان سکیں گے۔
- عربی زبان میں ان اجزا کے استعمال سے واقف ہوں گے، انہیں مثالوں کے ذریعے سمجھیں گے۔

1.2 کلمہ کے اقسام

بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں، عربی میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں (1) اسم (2) فعل (3) حرف

1.2.1 اسم کی تعریف اور اس کی قسمیں:

اسم سے مراد وہ لفظ ہے جو کسی شخص، چیز، جگہ وغیرہ کا نام ہو اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے حامِدٌ (لڑکے کا نام)، زینبُ (لڑکی کا نام)، زَهْرَةٌ (پھول)، کتابٌ (کتاب)، مدینةٌ (شہر)، حیدرآبادُ (شہر حیدرآباد)۔

جیسا کہ ان مثالوں سے واضح ہے کہ یہ سب الفاظ اسم ہیں۔ کیونکہ یہ اشخاص، اشیا اور جگہوں پر دلالت کرتے ہیں۔ اور ان میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا۔

اسم کی کچھ علامتیں ہیں جن سے اسم کو پہچانا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں:

1۔ اس لفظ کے شروع میں "ال" آتا ہو۔ جیسے: الرَّجُلُ، الكِتَابُ، الزَّهْرَةُ

2۔ اس کے آخر میں تنوین آتی ہو۔ جیسے: قلمٌ، كُرَّاسَةٌ، جبلٌ

3۔ وہ کلمہ مضاف ہو۔ جیسے :

فَصْلُ الصَّيْفِ : (گرما کا موسم)

دَرْسُ العربية : (عربی کا سبق)

ثَمَنُ الهَاتِفِ : (ٹیلیفون کی قیمت)

4۔اس پر حرف جر داخل ہو سکے۔ جیسے :

مِنَ المسجدِ : مسجد سے

إلى المَطَارِ : ایر پورٹ تک

بالسيارة : کار سے

5۔وہ کلمہ مسند الیہ بن سکتا ہو یعنی وہ مبتدا، فاعل، نائب فاعل واقع ہو۔ جیسے :

خليلٌ ذهبَ : (خلیل گیا)

أنا مُجتهد : (میں محنتی ہوں)

جَاءَ الطَّالب : (طالب علم آیا)

بَكَى الطِّفْلُ : (لڑکا رویا)

ضُرِبَ السَّارِقُ : (چور کی پٹائی کی گئی)

كُتِبَتِ الرِّسَالَةُ : (خط لکھا گیا)

6۔اس پر حرف ندا آئے۔ جیسے :

يا إبراهيمُ! : (اے ابراہیم)

يا مريمُ! : (اے مریم)

يأيها الذين آمنوا : اے وہ لوگ جو ایمان لائے

7۔اس کے آخر میں تائے مربوطہ آسکے۔ جیسے :

طَاوِلَةٌ : ایک میز

صَادِقَةٌ : سچ بولنے والی

شَجَرَةٌ : ایک درخت

8۔وہ کلمہ مثنیٰ (تثنیہ) اور جمع بن سکے۔ جیسے :

عالمان : دو عالم

طالبان : دو طلبہ

مسلمون : مسلمان

قرّاء : تلاوت کرنے والے، علم تجوید کے ماہر

9۔اس لفظ کی تصغیر بن سکے۔ جیسے: طِفْلٌ(بچہ)اس کی تصغیر طُفیلٌ(چھوٹا بچہ)،عَبْدٌ(بندہ)اس کی تصغیر عُبَیْدٌ(چھوٹا بندہ)

اسم کے اقسام:

اسم کی کئی قسمیں ہیں جیسے:

(1) معرفہ و نکرہ: معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معین شخص، جگہ یا شے پر دلالت کرے اور نکرہ وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، جگہ یا شے پر دلالت نہ کرے۔

معرفہ، جیسے: زَیْدٌ (مخصوص شخص کا نام)، الهِنْدُ (خاص ملک کا نام)، الجَامِعَةُ (خاص(معین)یونیورسٹی)

نکرہ جیسے: رجلٌ (ایک آدمی)، اِمْرَأَةٌ (ایک عورت)

(2) مذکر و مؤنث: مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت نہ پائی جائے۔ مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت پائی جائے۔

مذکر، جیسے: زيد ، خالد، دهلي

مؤنث، جیسے: امرأة، صُغْرى، صَحْرَاءُ

تانیث کی علامتیں یہ ہیں: ۱۔ۃ(گول تاء) جیسے بقرة، ۲۔الف مقصورہ جیسے: بشرى، ۳۔الف ممدودہ جیسے: صفراء۔

(3) مفرد، مثنی جمع: مفرد وہ اسم ہے جو ایک فرد یا شے پر دلالت کرے جیسے: مسلم (ایک مسلمان)،مسلمة (ایک مسلم عورت) کتابٌ(ایک کتاب)۔

مثنی وہ اسم ہے جو دو فرد یا دو شے پر دلالت کرے جیسے: مُسْلِمَانِ (دو مسلم مرد)، مُسْلِمَتَانِ(دو مسلم عورتیں)، کِتَابَانِ (دو کتابیں)۔

جمع وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ افراد یا اشیا پر دلالت کرے جیسے: مُسْلِمُوْنَ(مسلمان مرد)، مسلمات(مسلم عورتیں)، کُتُبٌ (کتابیں)۔

(4) ضمیر: ضمیر وہ اسم ہے جو کسی متکلم، مخاطب یا ایسے غائب کو بتائے جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہو۔ جیسے: أنَا (میں)، نَحْنُ (ہم)،أنْتَ(تو مفرد مذکر)،أنْتُمْ (تم جمع مذکر)، هُوَ(وہ ایک مذکر)هِيَ(وہ مفرد مؤنث)وغیرہ۔

(5) اسم اشارہ: وہ اسم ہے جو کسی مخصوص و متعین چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: هذا(یہ، مذکر)،ذلك (وہ، مذکر)،هذه(یہ، مؤنث)،تلك(وہ، مؤنث)وغیرہ۔

(6) اسم موصول: وہ اسم مبہم ہے جو بعد والے جملے سے مل کر واضح ہوتا ہے۔ جیسے: الذي(وہ جو کہ، مذکر)،التي(وہ جو، مؤنث)۔

(7) اسم استفہام: وہ مخصوص اسما ہیں جن کے ذریعہ ہم کسی نامعلوم چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ جیسے: مَنْ (کون) مَا (کیا)،أَيْنَ(کہاں)، متَى(کب)،كَيْفَ(کیسے)وغیرہ۔

(8) مقصور، ممدود، منقوص۔

مقصور: وہ اسم معرب ہے جس کے اخیر میں الف ہو جیسے: موسی، عصا وغیرہ۔

ممدود: وہ اسم معرب ہے جس کے اخیر میں ہمزہ ہو اور اس سے پہلے الف زائدہ ہو جیسے: السمَاءُ، الصَّحْرَاءُ وغیرہ۔

منقوص: وہ اسم معرب ہے جس کے اخیر میں یاء ما قبل مکسور ہو جیسے: القاضی، الداعي وغیرہ۔

9) جامد و مشتق:

مشتق وہ اسم ہے جو کسی مصدر سے نکلا ہو جیسے :

كَتَبَ	سے	كاتبٌ
عَلِمَ	سے	عالم
ضَرَبَ	سے	ضاربٌ
وقَفَ	سے	واقفٌ

جامد وہ اسم ہے جو خود کسی سے نہ بنتا ہو اور نہ اس سے دوسرے صیغے بنتے ہوں، جیسے: زید، کتاب، قلم وغیرہ۔

10) اسم منسوب: وہ اسم ہے جس کے اخیر میں یائے نسبتی ہو، جیسے: عراقِيٌّ، بَغْدَادِيٌّ، هِنْدِيٌّ وغیرہ۔

ان میں ہم آپ کو یہاں صرف معرفہ و نکرہ، مذکر و مؤنث اور مفرد، مثنی و جمع کے بارے قدرے تفصیل سے بتائیں گے۔اسم کے دیگر اقسام کے بارے میں بالتفصیل آپ کو آگے بتایا جائے گا۔

معلومات کی جانچ:

1. کلمہ کس کو کہتے ہیں؟
2. کلمہ کے اقسام بیان کیجیے۔
3. اسم سے کیا مراد ہے؟

1.3 تذکیر و تانیث

عربی میں تذکیر و تانیث کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہوتی ہیں (1) مذکر (2) مؤنث

مؤنَّث: جس لفظ کے آخر میں "ة" یعنی تائے مربوطہ، "ى" یعنی الف مقصورہ یا 'اء" یعنی الف ممدودہ ہو وہ عموما مؤنث ہوتا ہے، جیسے طاوِلةٌ (میز)، مدرسةٌ (اسکول)، صُغْرىٰ (سب سے چھوٹی)، كُبْرىٰ (سب سے بڑی)، صَحْراء (صحرا)، سَوْداء، (کالی)۔اسے مؤنث معنوی یا مجازی کہتے ہیں۔

وہ اسم جو انسانوں اور جانوروں میں سے مادہ پر دلالت کرتے ہوں وہ مؤنث حقیقی کہلاتے ہیں، جیسے: امرأة (عورت)، عمّةٌ (پھوپھی) أُمٌّ (ماں)، أُخْتٌ (بہن)، بِنْتٌ (بیٹی) ناقة (اونٹنی) أتان (گدھی) وغیرہ۔ان اسما کو مؤنث حقیقی کہتے ہیں۔

مذکر: جن اسما کے آخر میں ان تینوں علامات میں سے کوئی علامت نہ ہو وہ عموماً مذکر ہوتے ہیں۔ جیسے البابُ (دروازہ)، المِفْتاحُ (چابی)، الوَلَدُ (لڑکا)، الْکُرْسِیُّ (کرسی)۔

بعض مردوں کے نام ایسے ہیں جن کے آخر میں ''ة''تائے مربوطہ ہوتی ہے۔تاہم وہ مذکر کہلاتے ہیں جیسے طلحةُ (ایک صحابی کانام)، حَمْزَةُ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کانام)۔اسے تانیث لفظی کہتے ہیں۔

(الف)		(ب)	
الطالبُ موجودٌ	(طالب علم موجود ہے)	الطَّالِبَةُ مَوْجُودَةٌ	(طالبہ موجود ہے)
الولدُ نائمٌ	(لڑکا سو رہا ہے)	الأُمُّ نائِمَةٌ	(ماں سو رہی ہے)
المفتاحُ کبیرٌ	(چابی بڑی ہے)	الطاولةُ جدیدةٌ	(میز نئی ہے)
الکرسیُ مَکْسُورٌ	(کرسی ٹوٹی ہوئی ہے)	المدرسةُ بَعِیدةٌ	(مدرسہ دور ہے)
البابُ مُغْلَق	(دروازہ بند ہے)	النَّافِذَةُ مَفْتُوحَةٌ	(کھڑکی کھلی ہے)

گروپ (الف) میں جو اسما ہیں وہ سب مذکر ہیں۔اسی لیے ان کی خبر بھی مذکر ہے۔اور گروپ (ب) میں مذکور اسما سارے کے سارے مؤنث ہیں اس لیے ان کی خبر بھی مؤنث ہے۔

وضاحت: بعض اسما اردو میں مؤنث ہوتے ہیں لیکن عربی میں مذکر ہوتے ہیں، مثلاً چابی (المفتاح)، کرسی (الکرسي) کہ یہ اردو میں مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔جب کہ عربی میں مذکر مستعمل ہیں۔اس کے برعکس بعض اسما اردو میں مذکر استعمال ہوتے ہیں جب کہ عربی میں وہ مؤنث استعمال ہوتے ہیں، جیسے کمرہ (الغُرْفَةُ)، مدرسہ (اَلْمَدْرَسَةُ)، اردو میں یہ مذکر کے طور پر مستعمل ہیں جب کہ عربی میں بطور مؤنث کے استعمال ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کے استعمال میں غلطی نہ کریں۔مذکر و مؤنث میں غلطی سے بچنے کے لیے یہ دیکھیں کہ اس اسم کے آخر میں تائے تانیث، الف مقصورہ یا الف ممدودہ ہے۔اگر نہ ہو تو وہ لفظ مذکر ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی علامت ہو تو وہ لفظ مؤنث ہوگا۔

نوٹ: جس اسم کے آخر میں تائے تانیث (ة) ہوتی ہے، تو اس (ة) سے پہلے والا حرف ہمیشہ مفتوح (---َ)ہوگا۔ جیسے غرفَةٌ۔ مدرسَةٌ۔ جامِعَةٌ وغیرہ۔

کسی بھی صفت کو مذکر سے مؤنث بنانا ہو تو اس کے آخر میں ''ة'' لگانے سے وہ مؤنث ہو جائے گی۔ جیسے

جالِسٌ (بیٹھا ہے)	جالِسَةٌ (بیٹھی ہے)
مفتوحٌ (کھلا ہے)	مفتوحةٌ (کھلی ہے)
ذابِلٌ (مرجھایا ہوا ہے)	ذابلةٌ (مرجھائی ہوئی ہے)

1.4 تمارین

1۔درج ذیل اسما میں مذکر و موٴنث کی شناخت کیجیے۔

قلم درس حديقة تفاحة القطة حمراء جبل

صفراء القمر القاموس بشرى ذكرى سرير سيارة

2۔ان جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. میز خوبصورت ہے ------------------------------

2. کتاب نئی ہے ------------------------------

3. یونیورسٹی کھلی ہے ------------------------------

4. قلم ٹوٹا ہوا ہے ------------------------------

5. کھڑکی بند ہے ------------------------------

6. اسکول قریب ہے ------------------------------

7. کرسی پرانی ہے ------------------------------

8. پھول مرجھایا ہوا ہے ------------------------------

9. موبائیل قیمتی ہے ------------------------------

10. کمپیوٹر پرانا ہے ------------------------------

3۔خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1. اَلْوَلَدُ ------------------------------

2. اَلبِنْتُ ------------------------------

3. الطَّاوِلةُ ------------------------------

4. اَلْكِتابُ ------------------------------

5. المُعَلِّمُ ------------------------------

6. الزَّهْرَةُ ------------------------------

7. الستارةُ ------------------------------

8. الجوالُ ------------------------------

9. الحجرةُ ------------------------------

10. الشجرةُ ------------------------------

اس سبق میں آپ یقینا سمجھ گئے ہوں گے کہ اسم موٴنث کی تین علامتیں ہیں۔

(1) تائے مربوطہ (ة)، جیسے الزهرةُ، اسے تائے تانیث بھی کہتے ہیں۔

(2)الف مقصورہ(یٰ)، جیسے الصُغْریٰ

(3)الف ممدودہ(اء)، جیسے الصَّحْراءُ

ان کے علاوہ عربی میں کچھ اور اسما بطور مؤنث استعمال ہوتے ہیں حالانکہ ان کے آخر میں مؤنث کی مذکورہ بالا علامتوں میں سے کوئی بھی علامت نہیں ہوتی ہے، جیسے:

1.خواتین کے لیے مخصوص نام: زَیْنَبُ، مَرْیَم، ہِنْدٌ۔

2.ایسے رشتے جو خواتین کے ساتھ مخصوص ہوں، جیسے: أمٌّ (ماں)، أُخْتٌ (بہن)، بِنْتٌ (بیٹی)

3.شہروں اور ملکوں کے نام، جیسے حَیْدَرْآبادُ، دِلْهِی، الْهِنْدُ، مِصْرُ۔

4.بعض الفاظ جنہیں اہل زبان ہمیشہ مؤنث ہی استعمال کرتے ہیں، جیسے الدَّارُ (گھر)، النَّار (آگ)، الأَرْضُ (زمین) السماء (آسمان)، الشمس (سورج) الریحُ (ہوا)۔ایسے اسما کو مؤنث سماعی کہتے ہیں، یعنی اہل زبان سے انہیں مؤنث ہی سنا گیا۔اسی طرح انسان کے جو اعضا جوڑ (ڈبل) میں ہیں ان پر دلالت کرنے والے اسما بھی مؤنث ہی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: یَدٌ، عَیْنٌ رِجلٌ، أذن وغیرہ۔(مگر صُدْغٌ(کنپٹی)، مِرْفَقٌ(کہنی)، حَاجِبٌ(بھویں) اور خَدٌّ(رخسار) مؤنث نہیں ہیں۔)

ان مثالوں پر غور کیجیے۔

1. مریم جمیلةٌ	مریم خوبصورت ہے
2. السَّمَاء صَافِيَةٌ	آسمان صاف ہے
3. النَّارُ مُلْتَهِبَةٌ	آگ بھڑک رہی ہے
4. الرِّيْحُ بَارِدَةٌ	ہوا ٹھنڈی ہے
5. الْهِنْدُ كبيرةٌ	ہندوستان بڑا ہے
6. الدارُ واسِعةٌ	گھر وسیع ہے
7. اَلْقُرْآنُ كِتَابُ اللّٰهِ	قرآن اللہ کی کتاب ہے
8.اَلطُّقْسُ بَارِدٌ	موسم ٹھنڈا ہے
9. اَلشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ	سورج روشن ہے
10. اَلْحَدِيْقَةُ جَمِيْلَةٌ	باغ خوبصورت ہے

1.5 عدد(واحد، تثنیہ، جمع)

اسم کی ایک اور تقسیم تعداد کے اعتبار سے ہے، یعنی واحد، تثنیہ اور جمع۔

واحد: یعنی جو ایک شخص یا ایک چیز پر دلالت کرے، جیسے وَلَدٌ۔ شھْرٌ۔ قَبْرٌ۔ شاعِرٌ۔ عالمٌ، صَدِیقَةٌ، صَحِیفَة۔اس کو مفرد بھی کہتے ہیں۔

تثنیہ: یعنی جو دو اشخاص یا دو چیزوں پر دلالت کرے۔اسے مثنی بھی کہتے ہیں۔ عربی زبان کی ایک انفرادیت یہ ہے کہ اس میں دو اشخاص یا اشیا جمع نہیں کہلاتیں بلکہ ان کو مثنی یا تثنیہ (Dual) کہتے ہیں۔ مثنی اردو، انگریزی وغیرہ میں نہیں پایا جاتا، البتہ سنسکرت میں اس کا استعمال پایا جاتا ہے۔

عربی میں مثنی بنانے کا طریقہ آسان ہے۔ جس مفرد کا مثنی بنانا ہو اس کے آخر میں (انِ) یا (یْنِ) کا اضافہ کرنے سے وہ مثنی بن جاتا ہے، جیسے:

وَلَدٌ	⬅	وَلَد + انِ = وَلَدَانِ یا وَلَدَیْن	دو لڑکے
کتابٌ	⬅	کتاب + انِ = کتابانِ یا کتابَیْنِ	دو کتابیں
حدیقةٌ	⬅	حدیقة + انِ = حدیقتانِ یا حدیقتین	دو باغ
صحیفةٌ	⬅	صحیفة + انِ = صحیفتانِ یا صحیفتین	دو اخبار

نوٹ: (انِ) اور (ینِ) سے پہلے والا حرف ہمیشہ مفتوح (---َ) رہے گا۔

جمع: عربی میں جمع کا اطلاق تین یا تین سے زیادہ اشخاص اور اشیا پر ہوتا ہے۔

عربی میں جمع بنانے کا کوئی ایک قاعدہ، یا ایک وزن نہیں ہے، بلکہ جمع کے مختلف اوزان (Patterns) ہیں۔ یہاں کچھ درج کیے جا رہے ہیں۔

1.کِتَابٌ (جمع) کُتُبٌ رَسُوْلٌ (جمع) رُسُل	مفرد کے تیسرے حرف یعنی الف یا واو کو حذف کر کے اس سے پہلے والے حرف کو ضمہ ---ُ دے کر فُعُلٌ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔
2. وَلَدٌ (جمع) اَوْلَادٌ قَلَمٌ (جمع) أقْلاَمٌ	مفرد کے پہلے ایک ہمزہ اور دوسرے حرف کے بعد الف کا اضافہ کر کے أفْعَالٌ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔
3. شَھْرٌ (جمع) شُھُوْرٌ قَبْرٌ (جمع) قُبُوْرٌ	مفرد کے دوسرے حرف کے بعد (واو) کا اضافہ، اور پہلے اور دوسرے حرف کو ضمہ ---ُ دے کر فُعُوْلٌ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔
4. شاعِرٌ (جمع) شُعَرَاءُ عالِمٌ (جمع)عُلَمَاءُ	مفرد کے دوسرے حرف یعنی (الف) کو تیسرے حرف کے بعد منتقل کر کے، اور پہلے حرف پر ضمہ ---ُ اور دوسرے حرف پر فتحہ ---َ کی علامت رکھ کر فُعَلَاءُ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔
5. حَدِیْقَةٌ (جمع) حَدَائِقُ صَحَیْفَةٌ (جمع) صَحَائفُ	مفرد کے تیسرے حرف یعنی (ی) کو (الف) سے بدل کر اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ اضافہ کر کے فَعائِلُ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔
6. جَبَلٌ (جمع) جِبَالٌ	مفرد کے دوسرے حرف کے بعد (الف) کا اضافہ کر کے اور پہلے حرف پر کسرہ لگا کر فِعال کے

بَحْرٌ (ج) بِحَارٌ	وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

اوپر ذکر کیے گئے طرز پر کچھ اور مفرد اسما کی جمع:

1.	سبیلٌ (جمع) سُبُلٌ	(راستہ)	سِرَاجٌ (جمع) سُرُجٌ	(چراغ)
2.	سَفَرٌ (جمع) اَسْفَارٌ	(سفر)	عِنَبٌ (جمع)أعْنَابٌ	(انگور)
	قَمَرٌ (جمع)أقْمَارٌ	(چاند)	عُنُقٌ (جمع)أعْناقٌ	(گردن)
	خَبَرٌ (جمع)اَخْبارٌ	(خبر)	حَجَرٌ (جمع) اَحْجَارٌ	(پتھر)
3.	بَيْتٌ (جمع)بُيُوْتٌ	(گھر)	نَمِرٌ (جمع) نُمُوْرٌ	(چیتا)
4.	ضَيْفٌ (جمع)ضُيُوفٌ	(مہمان)	وزيرٌ (جمع) وُزَراءُ	(وزیر)
	فَقِيرٌ (جمع) فُقَرَاءُ	(حاجت مند)	شَهِيدٌ (جمع) شُهَدَاءُ	(گواہ، شہید)
5.	بَصِيرَةٌ (جمع) بَصَائِرُ	(روشن دلیل)	فَرِيضَةٌ (جمع) فَرائِضُ	(فرض، حکم)
	حَقِيبَةٌ (جمع) حَقَائِبُ	(بستہ، بیگ)	كَتِيبَةٌ (جمع) كتائِبُ	(فوجی دستہ)
6.	كَلْبٌ (جمع)كِلَابٌ	(کتا)	عَظيم (جمع) عِظامٌ	(عظیم، بڑا)
	حَبْلٌ (جمع) حِبَالٌ	(رسی)	عَبْدٌ (جمع) عِبادٌ	(بندہ)

بعض مذکر اسما جو اشخاص وصفات کے لیے مستعمل ہوں ان کے آخر میں (وْنَ) یا (يْنَ) کا اضافہ کر کے جمع بنائی جاتی ہے۔

جیسے:

مُحَمَّدٌ (جمع) مُحَمَّدُوْنَ یامُحَمَّدِيْنَ	زَيْدٌ (جمع) زَيْدُوْنَ یا زَيْدِيْنَ
مُسْلِمٌ (جمع) مُسلمُونَ یامسلِمِيْنَ	خَادِمٌ(جمع)خادِمُوْنَ یاخَادِمِيْنَ
ناصحٌ (جمع)ناصحون یاناصحين	مؤمن(جمع)مؤمنون یامؤمنين
لاعب(جمع)لاعبون یالاعبين	كاتب(جمع)كاتبون یاكاتبين
مهندس(جمع)مهندسون یامهندسين	سائق (جمع)سائقون یاسائقين
حامدٌ(جمع)حامدون یاحامدين	معلمٌ(جمع)معلمون یامعلمين
ناجحٌ(جمع)ناجحون یاناجحين	قادم(جمع)قادمون یاقادمين
سائح(جمع)سائحون یاسائحين	موظف(جمع)موظفون یاموظفين
مسؤول(جمع)مسؤولون یامسؤولين	متعلم(جمع)متعلمون یامتعلمين
ممثل(جمع)ممثلون یاممثلين	مجتهد(جمع)مجتهدون یامجتهدين

معلومات کی جانچ:

ا۔ درج ذیل مفرد اسما کو مثنی بنائیے۔

شَهْرٌ	مدينةٌ ....
قلَمٌ	قَبْرٌ ....
شاعِرٌ	عالِمٌ ....
بابٌ	بنتٌ ....
أُخْتٌ	رسولٌ ....

۲۔درج ذیل مفرد اسما کی جمع بنائیے۔

مفتاحٌ	يومٌ ....
ورقٌ	ولدٌ ....
إصبعٌ	عالِمٌ ....
مؤمنٌ	موَظّفٌ ....
أُخْتٌ	قومٌ ....

1.6 فعل کی تعریف

عربی زبان میں فعل سے مراد وہ کلمہ ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کو بتائے اور اس میں کوئی زمانہ پایا جائے۔

1.6.1 زمانے کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ماضی (گزراہوا(Past) ،جیسے:	ذَهَبَ	وہ گیا	ذَهَبْتُ	میں گیا
۲۔حال (موجودہ (Present) ،جیسے:	يَذْهَبُ	وہ جاتا ہے	أَذْهَبُ	میں جاتا ہوں
۳۔مستقبل (آنے والا (Future) ،جیسے:	يَذْهَبُ	وہ جائے گا	أَذْهَبُ	میں جاؤں گا

ذَهَبَ فعل ہے چوں کہ یہ جانے کے عمل کو بتارہا ہے اور یہ عمل ماضی کے ساتھ خاص ہے۔یذھبُ بھی فعل ہے، جس میں زمانہ حاضر یا مستقبل پایا جاتا ہے۔

1.6.2 فعل کی قسمیں

عربی میں بنیادی طور پر فعل کی دو قسمیں ہوتی ہیں (1) ماضی (2) مضارع۔ ہر ایک کے چودہ صیغے ہوتے ہیں۔انھیں گردان بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں ماضی اور مضارع کی گردان بطور نمونہ درج کی جاتی ہے۔

ماضی		مضارع	
ذَهَبَ	وہ(ایک مرد) گیا	يَذْهَبُ	وہ(ایک مرد) جاتا ہے
ذهَبَا	وہ دونوں گئے	يَذْهَبانِ	وہ دونوں جاتے ہیں
ذَهَبُوا	وہ سب گئے	يَذْهَبُونَ	وہ سب جاتے ہیں
ذَهَبَتْ	وہ(ایک عورت) گئی	تَذْهَبُ	وہ(ایک عورت) جاتی ہے
ذَهَبَتا	وہ دونوں گئیں	تَذْهَبَانِ	وہ دونوں جاتی ہیں
ذَهَبْنَ	وہ سب گئیں	يَذْهَبْنَ	وہ سب جاتی ہیں
ذَهَبْتَ	تم گئے	تَذْهَبُ	تم جاتے ہو
ذَهَبْتُمَا	تم دونوں گئے	تَذْهَبَانِ	تم دونوں جاتے ہو
ذَهَبْتُمْ	تم سب گئے	تَذْهَبُونَ	تم سب جاتے ہو
ذَهَبْتِ	تم گئیں	تَذْهَبِينَ	تم جاتی ہو
ذَهَبْتُمَا	تم دونوں گئیں	تَذْهَبَانِ	تم دونوں جاتی ہو
ذَهَبْتُنَّ	تم سب گئیں	تَذْهَبْنَ	تم سب جاتی ہو
ذَهَبْتُ	میں گیا	أَذْهَبُ	میں جاتا ہوں
ذَهَبْنَا	ہم گئے	نَذْهَبُ	ہم جاتے ہیں

فعل مضارع میں دونوں زمانے یعنی حال و مستقبل پائے جاتے ہیں۔ سیاق و سباق کے لحاظ سے حال یا مستقبل کے معنی مراد لیے جاتے ہیں۔ جیسے أذهب الآن (میں اب جارہاہوں)۔ الآن کی وجہ سے یہاں حال کے معنی مراد لیے گئے۔ اور أذهب غداً (میں کل جاؤں گا)۔ غداً کی وجہ سے یہاں مستقبل کے معنی مراد لیے گئے۔ کبھی فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرنے کے لیے اس سے پہلے "سَ" یا "سَوْفَ" لگایا جاتا ہے، جیسے سَأَكْتُبُ (میں لکھوں گا)، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (تم جلد ہی جان لوگے)۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ "سَ" مستقبل قریب اور "سَوْفَ" مستقبل بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

فعل کی تفصیلی بحث آپ آگے پڑھیں گے۔

1.7 حرف کی تعریف

حرف وہ لفظ ہے جس کے معنی کسی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں۔ یعنی حرف دو اسموں یا ایک اسم اور فعل کے درمیان ربط کا کام کرتا ہے اور اسی وقت اس کے معنی پوری طرح سمجھ میں آسکتے ہیں۔ جیسے مِنْ جس کے لفظی معنی "سے" ہیں۔ اگر ہم صرف " مِنْ " کہہ دیں تو ظاہر ہے کہ اس کا مفہوم پوری طرح واضح نہیں ہے۔ ہاں اگر ہم اس کو ایک اسم سے جوڑ دیں اور یوں کہیں مِنَ

البیتِ (گھر سے) اب اس کے معنی سمجھ میں آرہے ہیں۔اور اگر اس کو ایک فعل اور اسم سے باہم مربوط کردیں اور یوں کہیں: خَرَجتُ مِن البیتِ (میں گھر سے نکلا)۔تب اس کا مفہوم پوری طرح واضح ہو رہا ہے۔اسی طرح ان حروف پر غور کیجیے جب تک کسی دوسرے لفظ سے نہ ملیں اپنے معنی ادا نہیں کر سکتے۔

إلی	تک، طرف، کو
عَنْ	بارے میں، تعلق سے
في	میں
عَلی	پر، اوپر
ذَهَبَ حامدٌ اِلی البیتِ.	حامد گھر کی طرف گیا
رجع رشید اِلی بِلادِه.	رشید اپنے ملک کو واپس لوٹ گیا
الولد یلعبُ في البُسْتَانِ.	لڑکا باغ میں کھیل رہا ہے
الکتابُ عَلَی الطَّاوِلَةِ.	کتاب میز پر ہے

1.8 اکتسابی نتائج

- عربی میں با معنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں (1) اسم (2) فعل (3) حرف۔یعنی ہم جو بھی با معنی لفظ زبان سے ادا کرتے ہیں تو وہ ان تینوں میں سے کوئی ایک ہو گا، یعنی اسم، فعل یا حرف۔اسم وہ لفظ ہے جو کسی شخص، چیز، جگہ یا کیفیت کو بتائے اور اس میں زمانہ کا ذکر نہ ہو جیسے الولد، الکتابُ، الهاتِف وغیرہ۔
- مؤنث کی علامتیں تین ہیں:

1. تائے مربوطہ "ة" ۔جیسے: ساعةٌ، جنینة، مجلة، صحیفةٌ
2. الف مقصورہ "یٰ" ۔جیسے: صُغْری، کبری، سلمی، رُشدی
3. الف ممدودہ "آء" ۔جیسے: صَحْرآءُ، بیضاء، خضراء، أنبیاء

- عربی میں ایک کو واحد یا مفرد کہتے ہیں، دو کو تثنیہ یا مثنی کہتے ہیں، دو سے زیادہ یعنی تین اور اس سے آگے کو جمع کہتے ہیں۔

1.9 کلیدی الفاظ

لفظ		معنی
ارتباط	:	مربوط ہونا
دلالت کرنا	:	بتانا
صَحِیْفَةٌ	:	اخبار

جَبَلٌ	:	پہاڑ
بَصِيْرَةٌ	:	روشنی، واضح دلیل
السَّرِيْرُ	:	تخت، پلنگ
الْقِطَّةُ	:	بلی
حَمْرَاءُ	:	لال
صَفْرَاء	:	پیلی
الْقَمَرُ	:	چاند
الْقَامُوْسُ	:	لغت
بُشْرى	:	بشارت
ذِكْرى	:	نصیحت
شَهْرٌ	:	مہینہ
حَدِيْقَةٌ	:	باغ
مَدِيْنَةٌ	:	شہر

1.10 نمونۂ امتحانی سوالات

1.10.1 معروضی سوالات

1۔ ......لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔

(a)بامعنی (b)بے معنی (c)مہمل

2۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a)دو (b) تین (c)چار

3۔ ان میں سے کون علامت اسم نہیں ہے؟

(a) ’’سوف‘‘ کا داخل ہونا (b) تنوین (c)حرف جر کا داخل ہونا

4۔ مقصور، ممدود اور منقوص...... کی قسمیں ہیں۔

(a)اسم (b) فعل (c)حرف

5۔ ان میں سے کون مؤنث ہے؟۔

(a)هِنْدٌ (b) القاموس (c)قلم

6۔ عدد کے اعتبار سے اسم کی...... قسمیں ہیں۔

(a)دو (b) تین (c)چار

7۔ رُسُل کا واحد.........

(a)أرسلان (b) رسالة (c) رَسُوْلٌ

8۔ حَدِیْقَةٌ کی جمع ......

(a)حَدِیْقَات (b) حَدَائِقُ (c)حُدُق

9۔ فعل مضارع کبھی... ... اور کبھی... ... پر دلالت کرتا ہے۔

(a)حال...ماضی (b) حال... مستقبل (c) ماضی... مستقبل

10۔ ان میں سے کون حرف ہے۔

(a)تعرف، رجل، تعال (b) علی،في، من (c) ذهب، عمر، مكة

1.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔درج ذیل جملوں میں سے کلمہ کی اقسام (اسم، فعل اور حرف) کو متعین کیجیے۔

الف۔ ذَهَبَ الْأَوْلَادُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ۔ ب۔ رَجَعَ حامِدٌ مِنْ سَفَرِهِ۔

ج۔ اَللّٰهُ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ مِنَ السماء۔ د۔ أَدْرُسُ فِی الْجَامِعَةِ۔

ھ۔ نَامَ الطِّفْلُ عَلَی السَّرِیْرِ۔ و۔ یَكْتُبُ الْأُسْتاذُ بِالْقَلَمِ۔

ح۔ اَللّٰهُ یَعْلَمُ كُلَّ شَیْءٍ ط۔ یَنْزِلُ الْمَطَرُ مِنَ السماء

2. فعل سے کیا مراد ہے؟واضح کیجیے۔

3. حرف کسے کہتے ہیں؟

4۔ان جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. باغ خوبصورت ہے ----------------------

2. کاپی نئی ہے ----------------------

3. مدرسہ کھلا ہے ----------------------

4. پینسل ٹوٹا ہوا ہے ----------------------

5. دروازہ بند ہے ----------------------

6. مسجد قریب ہے ----------------------

7. کتاب پرانی ہے ----------------------

8 پھول مرجھایا ہوا ہے ----------------------

9. عورت بیٹھی ہوئی ہے ----------------------

10.طالب علم ذہین ہے ----------------------

5۔خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1.القمر ----------------------

2. الشمسُ ----------------------

3.الدار ----------------------

4. الأرضُ ----------------------

5.زينب ----------------------

6. حمزة ----------------------

7.مصر ----------------------

8. حيدرآباد ----------------------

9.الحقيبة ----------------------

10.الجهاز ----------------------

1.10.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔۔ مؤنث کسے کہتے ہیں ؟اس کی علامتیں کیا ہیں ؟مثالوں کے ذریعہ وضاحت کیجیے۔

2۔ فعل ماضی اور مضارع کی گردان مع معنی تحریر کیجیے۔

3۔عدد کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں ؟مع امثلہ قلم بند کیجیے۔

1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1. معلم الانشاء(حصہ اول) : عبدالماجد ندوی

2. عربی کا معلم(حصہ اول) : عبدالستار خاں

3. تحفۃ النحو : سراج الدین ندوی

4. تمرین النحو : محمد مصطفی ندوی

5۔ جامع الدروس العربية : مصطفى الغلاييني

6۔ النحوالواضح : علي الجارم، مصطفيأمين

7۔ النحو العربي بين أحكام ومعانٍ : الدكتور محمد فاضل السامرائي

اکائی : 2

اسم اشارہ

اکائی کے اجزا

2.0 تمہید

2.1 مقصد

2.3 اسم اشارہ کی تعریف وتعداد

2.3.1 اسم اشارہ کی تعریف

2.3.2 اسمائے اشارہ کی تعداد

2.3.3 اسمائے اشارہ میں ''ھ'' اور ''ک'' اور ''ل'' کا اضافہ

2.3.4 اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ میں مطابقت

2.4 اسمائے اشارہ کی تقسیم

2.4.1 ''مشارٌ الیہ''قرب وبعد کے اعتبار سے تقسیم

2.4.2 ''مشارٌ الیہ'' کی جنس کے لحاظ سے تقسیم

2.4.3 عدد کے لحاظ سے اسم اشارہ کی تقسیم

2.4.4 ''مشارٌ الیہ'' کے زمان ومکان کے لحاظ سے تقسیم

2.5 اسمائے اشارہ کا اعراب

2.6 تمارین

2.7 اکتسابی نتائج

2.8 کلیدی الفاظ

2.9 نمونہ امتحانی سوالات

2.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

2.0 تمہید

انسان حیوان ناطق ہے، یعنی بولنے والا جاندار ہے۔ انسان گفتگو کے ذریعے مخاطب کو اپنی طرف مائل کرتا ہے، اور اپنی بات کو سمجھاتا ہے۔ اور نفع بخش گفتگو صرف زبان سے ممکن نہیں بلکہ اکثر اوقات اشارات و کنایات کی ضرورت بھی در پیش ہوتی ہے۔ کوئی خاص چیز چاہے وہ قریب ہو یا دور ہو اگر مخاطب کو اس کی طرف متوجہ کروانا ہو تو اسمائے اشارہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جس طرح اردو زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مخصوص الفاظ ہیں جیسے: یہ، وہ، اِنھیں، اُنھیں، اِن، اُن، یہاں، وہاں وغیرہ۔ اسی طرح عربی زبان میں بھی کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مخصوص الفاظ وضع کیے گئے ہیں، جیسے: هذا، هذهِ، ذَالِكَ، تِلْكَ، هؤلاء، أولئك وغیرہ۔ لیکن عربی زبان کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں نزدیک اور دور کے لیے مخصوص اسما ہیں، مذکر و مؤنث کے لیے بھی الگ الگ الفاظ موجود ہیں، اسی طرح واحد، تثنیہ اور جمع وغیرہ کے لیے بھی مستقل کلمات وضع کیے گئے ہیں۔ جب کہ دوسری زبانوں میں عموماً اس طرح کی خصوصیت نہیں پائی جاتی۔

کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے عربی زبان میں جن الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے ان کو "اسمائے اشارہ" کہتے ہیں، اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس کو "مشارٌ الیہ" کہتے ہیں۔ جیسے :

هذَا الْقَلَمُ ثَمِيْنٌ (یہ قلم قیمتی ہے)

ذَلِكَ الْكِتَابُ مُفِيْدٌ (وہ کتاب مفید ہے)

ان دونوں مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ (هذا، ذَلِكَ) اسمائے اشارہ ہیں، "هذَا" یہ اشارہ قریب کے لیے ہے، اور "ذَلِكَ" اشارہ بعید کے لیے ہے، اور ان دونوں کے بعد والا اسم یعنی جس کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے "مشارٌ إليه" کہلاتا ہے۔ پہلی مثال میں "اَلْقَلَمُ" مشارٌ الیہ ہے، اس لیے کہ هذا کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے۔ اسی طرح دوسری میں مثال میں "اَلْكِتَابُ" مشارٌ الیہ ہے، اس لیے کہ اس میں ذَلِكَ کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے۔

اس اکائی میں ہم اسمائے اشارہ سے متعلق جملہ مباحث کو پڑھیں گے اور ان کی مختلف صورتیں بھی مع امثلہ سیکھیں گے۔

2.1 مقصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ مندرجہ ذیل مباحث سے واقف ہوں گے :

☆ اسم اشارہ کی تعریف اور ان کی تعداد

☆ مشارٌ الیہ کے اعتبار سے اسمائے اشارہ کی مختلف قسمیں

☆ هُنَا، هَاهُنَا، هُنَاكَ، هُنَالِكَ وغیرہ کی مکمل تفصیلات

☆ اسمائے اشارہ کی اعرابی حالت

2.3 اسم اشارہ کی تعریف و تعداد

2.3.1 اسم اشارہ کی تعریف:

اسم شارہ وہ اسم ہے جو کسی مخصوص و متعین چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے ''مشارٌالیہ'' کہتے ہیں۔ جیسے:

هذا طَيَّارٌ مَاهِرٌ (یہ ماہر پائلیٹ ہے) هذه الْفَتَاةُ شَاعِرَةٌ (یہ لڑکی شاعرہ ہے)

ذَلِكَ الْقَلَمُ نَفِيْسٌ (وہ قلم قیمتی ہے) تِلْكَ السَّيَّارَةُ جَدِيْدَةٌ (وہ کار نئی ہے)

ان مثالوں میں جو خط کشیدہ کلمات ہیں (هذا، هذهِ، ذَلِكَ ،تِلْكَ) اسمائے اشارہ ہیں، اور ان کے بعد والے اسما (طَيَّارٌ، الْفَتَاةُ، الْقَلَمُ، السَّيَّارَةُ) مشارٌالیہ کہلاتے ہیں۔

2.3.2 اسمائے اشارہ کی تعداد:

اسمائے اشارہ چودہ (۱۴) ہیں:

نمبر	اسمائے اشارہ	معانی	صیغہ	اعراب
۱	ذَا	یہ ایک مرد	واحد مذکر	حالت رفعی میں
۲	ذَانِ	یہ دو مرد	تثنیہ مذکر	,,
۳	ذَيْنِ	,,	,,	حالت نصبی اور جری میں
۴	تَا	یہ ایک عورت	واحد مؤنث	حالت رفعی میں
۵	تِيْ	,,	,,	,,
۶	تِهِ	,,	,,	,,
۷	تِهِي	,,	,,	,,
۸	ذِي	,,	,,	,,
۹	ذِه	,,	,,	,,
۱۰	ذِهِي	,,	,,	,,
۱۱	تَانِ	یہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث	حالت رفعی میں
۱۲	تَيْنِ	,,	,,	حالت نصبی اور جری میں
۱۳	أُوْلَاءِ	یہ سب مرد یا عورتیں	جمع مذکر و مؤنث	حالت رفعی، نصبی اور جری میں (تمام حالات میں)
۱۴	أُوْلَى	,,	,,	,,

نوٹ: ان میں سے بعض اسمائے اشارہ وہ ہیں جو غیر مستعمل ہیں لیکن چوں کہ نحو کی کتابوں میں ان کا تذکرہ آیا ہے اس لیے ان کا ذکر فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ وہ غیر مستعمل اسمائے اشارہ یہ ہیں: تا، تي، ته، تهي، ذي، ذهي۔

☆ مزید اسمائے اشارہ:

علم نحو کی کتابوں میں ان چودہ (۱۴) اسمائے اشارہ کے علاوہ بھی کچھ اور اسمائے اشارہ ہیں، اور وہ چار ہیں: ا۔ ثَمَّ، ۲۔ هُناَ، ۳۔هُنَاكَ، ۴۔هُنَالِكَ

مندرجہ بالا اسمائے اشارہ اور ان چار اسمائے اشارہ میں فرق یہ ہے کہ ان چار اسمائے اشارہ میں ظرف مکان کے معنی پائے جاتے ہیں، اور ان کے علاوہ جو اسمائے اشارہ ہیں جو اوپر ذکر کیے گیے ہیں ان میں ظرف کے معنی نہیں پائے جاتے۔ ان چار اسمائے اشارہ کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

ا۔ ثَمَّ اس سے دور کی جگہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، اور یہ ظرف مکان میں استعمال ہوتا ہے، جیسے :

ثَمَّ وَلَدٌ يَلْعَبُ (وہاں ایک بچہ کھیل رہا ہے)

۲۔ هُنا مکان قریب کے لیے، جیسے:

هُنَا اَلْعِلْمُ وَالأَدَبُ (یہاں علم اور ادب ہے)

اور بسا اوقات اس کے شروع میں لفظ "ها" کا اضافہ کیا جاتا ہے، یعنی "هاهنا "۔ جیسے:

ها هُنَا الأَبْطَالُ (یہاں بہادر لوگ ہیں۔)

۳۔ هُناك مکان بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

هُنَاكَ فِي الْحَدِيْقَةِ فَوَاكِهُ (وہاں باغ میں میوے ہیں)

۴۔ هُنَالِكَ مکان بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

﴿هُنَالِكَ دَعَا ذَكَرِيَّا رَبَّه﴾ (وہاں حضرت زکریا نے اپنے رب کو پکارا)

2.3.3 اسمائے اشارہ میں لفظ "ھ" اور لفظ "ك" اور "لام" کا اضافہ:

عزیز طلبہ! مذکورہ بالا اسمائے اشارہ کے جدول سے آپ نے یہ جان لیا کہ اسمائے اشارہ کل ۱۴ ہیں، اور ان کے معانی اور صیغوں سے بھی آپ مجموعی طور پر واقف ہو گئے۔ لیکن آپ غور کریں کہ دیگر کتابوں میں جو ہم نے اسمائے اشارہ کے مباحث پڑھے ہیں تو اس میں هذا، هذه ، ذلک ، تلك وغیرہ ۔۔اس میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس میں "ھ، لام ، ك "وغیرہ حروف کا اضافہ ہو رہا ہے، لہذا مندرجہ ذیل سطور میں ہم اس کی تفصیلات پڑھیں گے۔

اسمائے اشاہ قریب:

اسمائے اشارہ قریب میں عام طور پر شروع میں حرف "ھ "کا اضافہ کیا جاتا ہے، ان اسمائے اشارہ کے شروع میں جو حرف "ھ" ہے وہ تنبیہ کے لیے یعنی متنبہ کرنے کے لیے ہے، جیسے:

ھ + ذا = ھذا	واحد مذکر کے لیے	حالت رفعی میں
ھ + ذان = ھذانِ	تثنیہ مذکر کے لیے	" "
ھ + ذین = هَاذَيْنِ	" "	حالت نصبی اور جری میں
ھ + ذه = هذهِ	واحد مؤنث کے لیے	حالت رفعی میں
ھ + تان = هَاتَانِ	تثنیہ مؤنث کے لیے	" "
ھ + تین = هَاتَيْنِ	تثنیہ مؤنث کے لیے	حالت نصبی اور جری میں
ھ + ؤلاء = هؤُلاء	جمع مذکر و مؤنث کے لیے	تمام حالات میں یکساں

اسمائے اشارہ بعید:

اسمائے اشارہ بعید میں کبھی صرف حرف " کاف" کا اضافہ ہوتا ہے، اور یہ خطاب کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

ذا + ك = ذَاكَ	واحد مذکر کے لیے	حالت رفعی میں
تِي + ك = تِيْكَ	واحد مؤنث کے لیے	" "
ذَانِ + ك = ذَانِكَ	تثنیہ مذکر کے لیے	" "
ذَيْنِ + ك = ذَيْنِكَ	تثنیہ مذکر کے لیے	حالت نصبی اور جری میں
تَانِ + ك = تَانِكَ	تثنیہ مؤنث کے لیے	حالت رفعی میں
تَيْنِ + ك = تَيْنِكَ	تثنیہ مؤنث کے لیے	حالت نصبی اور جری میں
أُوْلَاء + ك = أولئِكَ	جمع مذکر و مؤنث کے لیے	تمام حالات میں

اور کبھی اسمائے اشارہ کے آخر میں حرف "لام" اور " کاف" دونوں کا اضافہ ہوتا ہے، جیسے:

ذا + ل + ك = ذَلِكَ	واحد مذکر کے لیے	حالت رفعی میں
تِ + ل + ك = تِلْكَ	واحد مؤنث کے لیے	" "

2.3.4 اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ میں مطابقت:

اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ میں پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے: ۱۔واحد ۲۔تثنیہ ۳۔جمع ۴۔تذکیر ۵۔تانیث

یعنی اگر اسم اشارہ واحد ہے تو مشارٌ الیہ بھی واحد ہوگا، اور اگر اسم اشارہ تثنیہ ہے تو مشار الیہ بھی تثنیہ ہوگا، اور اگر اسم اشارہ جمع ہے تو مشار الیہ بھی جمع ہوگا، اسی طرح اگر اسم اشارہ مذکر ہے مشارٌ الیہ بھی مذکر ہوگا، اور اگر اسم اشارہ مؤنث ہوگا تو مشارٌ الیہ بھی مؤنث ہوگا۔ مندرجہ ذیل مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔واحد، جیسے: ﴿هَذَا سَاحِرٌ كذَّابٌ﴾ (یہ جھوٹا جادو گر ہے)

ذَلِكَ كُرْسِيٌّ جَمِيْلٌ (وہ خوبصورت کرسی ہے)

۲۔ تثنیہ، جیسے:	هذانِ طِفْلَانِ صَغِيْرَانِ	(یہ دو چھوٹے بچے ہیں)
	ذَانِكَ طَالِبَانِ نَاجِحَانِ	(وہ دو کامیاب طلبہ ہیں)
۳۔ جمع، جیسے:	هَؤُلَاءِقَوْمٌ مُجْرِمُوْنَ	(یہ مجرم قوم ہے)
	أُولئِكَ النَّاسُ صَالِحُوْنَ	(وہ لوگ نیک ہیں)
۴۔ مذکر، جیسے:	هذا قَلَمٌ جَمِيْلٌ	(یہ خوبصورت قلم ہے)
	ذَلكَ تلميذٌ ذَكِيٌّ	(وہ ذہین طالب علم ہے)
۵۔ مؤنث، جیسے:	هذهِ طَاوِلَةٌ صَغِيْرَةٌ	(یہ چھوٹی میز ہے)
	تِلْكَ حَدِيْقَةٌ كَبِيْرَةٌ	(یہ بڑا باغ ہے)

2.4 اسمائے اشارہ کی تقسیم

عزیز طلبہ! مذکورہ بالا سطور میں ہم نے اسمائے اشارہ کی تفصیلات کا مطالعہ کیا، ان کے معانی اور صیغوں سے واقفیت حاصل کی۔ اب یہاں ہم ایسے اسمائے اشارہ کی تقسیم کے بارے میں پڑھیں گے جو کثیر الاستعمال ہیں۔ علمائے نحو نے اسمائے اشارہ کی تقسیم مشارٌ الیہ کے اعتبار سے کی ہے۔ لہذا مشارٌ الیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کی چار (۴) قسمیں ہیں :

1- مشارٌ الیہ قرب وبعد کے لحاظ سے (قریب اور دور کے لحاظ سے)

2- مشارٌ الیہ جنس کے لحاظ سے (مذکر ومؤنث کے لحاظ سے)

3- مشارٌ الیہ کے عدد کے لحاظ سے (واحد، تثنیہ اور جمع کے لحاظ سے)

4- مشارٌ الیہ کے زمان ومکان کے لحاظ سے (ظرفیت کے اعتبار سے)

2.4.1 مشارٌ الیہ قرب وبعد کے لحاظ سے تقسیم:

مشارٌ الیہ کے قرب وبعد کے لحاظ سے اسم اشارہ کی تین (3) قسمیں ہیں:

ا۔ اسم اشارہ قریب: جب کہ مشارٌ الیہ قریب ہو، تو ایسی صورت میں اسم اشارہ قریب کا استعمال ہوتا ہے۔ مشار الیہ قریب ہے تو اسمائے اشارہ کے شروع میں "ھا" جو تنبیہ کے لیے کا ہوتا ہے اس کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے:

هذا	=	هذا الرَّجُلُ صَالِحٌ	(یہ آدمی نیک ہے)
هذانِ	=	هذانِ التِّلْمِيْذَانِ مُجْتَهِدَانِ	(یہ دو طالب علم محنتی ہیں)
هذهِ	=	هذهِ الطَّبِيْبَةُ حَاذِقَةٌ	(یہ ڈاکٹر ماہر ہے)
هَاتَانِ	=	هَاتَانِ الْإِمْرَأَتَانِ مُمَرِّضَتَانِ	(یہ دو عورتیں نرس ہیں)
هؤُلَاء	=	هَؤُلَاء الأَسَاتِذَةُ مَاهِرُوْنَ	(یہ سب اساتذہ ماہر ہیں)

۲۔اسم اشارہ متوسطہ: اگر مشارٌ الیہ زیادہ قریب بھی نہیں اور زیادہ دور بھی نہیں بلکہ متوسط یعنی درمیان میں ہے تو ایسی صورت میں اسمائے اشارہ متوسطہ کا استعمال ہوتا ہے۔ اگر مشارٌ الیہ متوسط(درمیان) میں ہے تو اسمائے اشارہ کے آخر میں '' کاف خطاب'' بڑھایا جاتا ہے، جیسے:

ذَاكَ	=	ذَاكَ الرَّجُلُ أدِيْبٌ	(وہ آدمی ادیب ہے)
ذَانِكَ	=	ذَانِكَ الرَّجُلَانِ أدِيْبَانِ	(وہ دو آدمی ادیب ہیں)
ذَيْنِكَ	=	رَأيْتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الْأدِيْبَيْنِ	(میں نے وہ دو اُدیبوں کو دیکھا)
تَاكَ	=	تَاكَ الْمَرَأةُ أدِيْبَةٌ	(وہ ایک عورت ادیبہ ہے)
تَانِكَ	=	تَانِكَ اْلإمْرَأتَانِ أدِيْبَتَانِ	(وہ دو عورتیں ادیبہ ہیں)
تَيْنِكَ	=	رَأيْتُ تَيْنِكَ اْلإمْرَأتَيْنِ الْأدِيْبَتَيْنِ	(میں نے ان دو ادیب عورتوں کو دیکھا)

۳۔اسم اشارہ بعید: اگر مشارٌ الیہ دور ہے تو ایسی صورت میں اسمائے اشارہ بعید کا استعمال ہوتا ہے، اور اسمائے اشارہ بعیدہ کی پہچان یہ ہے کہ ان کے آخر میں ''لام'' اور ''کاف'' دونوں آتے ہیں، جیسے:

ذَلِكَ	=	ذَلِكَ النَّجْمُ مُتَلأْلِأٌ	(وہ ستارہ چمک دار ہے)
ذَلِكُمَا	=	ذَلِكُمَا الْكِتَابَانِ مُفِيْدَانِ	(وہ دو ستارے چمک دار ہیں)
ذَلِكُمْ	=	ذَلِكُمُ الطُّلَّابُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَيْدَانِ	(وہ طلبہ میدان میں کھیل رہے ہیں)
تِلْكَ	=	تِلْكَ الطَّيَّارَةُ كَبِيْرَةٌ	(وہ ہوائی جہاز بہت بڑا ہے)

2.4.2 مشارٌ الیہ کی جنس کے لحاظ سے تقسیم:

مشارالیہ کی جنس کے اعتبار سے اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں: (1) مذکر (2) مؤنث

1- مذکر اسمائے اشارہ: یعنی وہ اسمائے اشارہ جن کے ذریعے کسی مذکر مخصوص یا متعین چیز (یعنی مشارٌ الیہ) کی طرف اشارہ کیا جائے، چاہے وہ مخصوص یا متعین چیز قریب ہو یا دور ہو۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ قریب کے لیے:

هذا	=	هذا رَجُلٌ شَرِيْفٌ	(یہ شریف آدمی ہے)
هذانِ	=	هذانِ وَلَدَانِ مُهذبَانِ	(یہ دو مہذب لڑکے ہیں)
هذيْنِ	=	اِشْتَرَيْتُ هذيْنِ الْقَلَمَيْنِ بِالْأمْسِ	(میں نے یہ دو قلم گزشتہ کل خریدا)
هؤلاء	=	هؤلاء صُنَّاعٌ مَاهِرُوْنَ	(یہ سب ماہر کاریگر ہیں)

☆ بعید (دور) کے لیے:

ذَلِكَ	=	ذَلِك الْكَوْكَبُ مُضِيءٌ	(وہ ستارہ روشن ہے)

ذَانِكَ = ذَانِكَ الْعَامِلَانِ مُخْلِصَانِ (وہ دو مزدور مخلص ہیں)

ذَيْنِكَ = اِشْتَرَيْتُ ذَيْنِكَ الْقَلَمَيْنِ (میں نے وہ دو قلم خریدا)

أولئِكَ = أولئِكَ الطُّلَّابُ نَابِهُوْنَ (وہ طلبہ شریف ہیں)

2- مؤنث اسمائے اشارہ: یعنی وہ اسمائے اشارہ جن کے ذریعے کسی مؤنث مخصوص یا متعین چیز (یعنی مشارٌ الیہ) کی طرف اشارہ کیا جائے، چاہے وہ مخصوص یا متعین چیز قریب ہو یا دور ہو۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں :

☆ قریب کے لیے:

هذهِ = هذهِ التِّلْمِيْذَةُ ذَكِيَّةٌ (یہ طالبہ ذہین ہے)

هاتَانِ = هاتَانِ الْبِنْتَانِ شَقِيْقَتَانِ (یہ دو لڑکیاں بہنیں ہیں)

هاتَيْنِ = دَرَّبَ الْمُدَرِّبُ هَاتَيْنِ الْبِنْتَيْنِ (کوچ نے یہ دو لڑکیوں کو مشق کرائی)

هؤُلَاءِ = هؤُلَاءِ الْفَتَيَاتُ نَاجِحَاتٌ (یہ لڑکیاں کامیاب ہیں)

☆ بعید (دور) کے لیے

تِلْك = تِلْكَ سَيَّارَةٌ جَمِيْلَةٌ (وہ خوبصورت کار ہیں)

تَانِك = تَانِكَ الْوَرْدَتَانِ مُتَفَتِّحَتَانِ (وہ دو پھول کھلے ہوئے ہیں)

تَيْنِكَ = اِجْلِسْ تَحْتَ تَيْنِكَ الشَّجَرَتَيْنِ الْمُظِلَّتَيْنِ (وہ دو سائے دار درخت کے نیچے بیٹھیے)

أولئِك = أولئِكَ فَتَيَاتٌ جَمِيْلَاتٌ (وہ سب لڑکیاں خوبصورت ہیں)

2.4.3 عدد کے لحاظ سے اس اشارہ کی تقسیم:

مشارٌ الیہ کے عدد کے اعتبار سے اسم اشارہ کی تین قسمیں ہیں: (1) مفرد (2) تثنیہ (3) جمع

1- مفرد اسمائے اشارہ: وہ اسما ہیں جن کے ذریعے کسی مفرد مخصوص یا متعین چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، اور وہ مفرد چیز جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے "مشارٌ الیہ" کہلاتی ہے۔ مفرد اسمائے اشارہ مثالوں کے ساتھ مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں:

☆ اسمائے اشارہ برائے مفرد:

هذا = هذاَ مُعَلِّمٌ مُخْلِصٌ (یہ مخلص استاذ ہیں)

هذهِ = هذهِ مِرْسَمَةٌ جَدِيْدَةٌ (یہ نئی پینسل ہے)

ذَاكَ = ذَاكَ الرَّجُلُ قَوِيٌّ (وہ آدمی طاقتور ہے)

تَاكَ = تَاكَ الْمُعَلِّمَةُ شَفِيْقَةٌ (وہ معلمہ شفیق ہے)

تِيْكَ = تِيْكَ مُهَنْدِسَةٌ نَاجِحَةٌ (وہ کامیاب انجینئر ہے)

ذَالِكَ = ذَلِكَ طِفْلٌ صَغِيْرٌ (وہ چھوٹا بچا ہے)

تِلْكَ = تِلْكَ النَّافِذَةُ كَبِيْرَةٌ (وہ کھڑکی بڑی ہے)

2- مثنی اسمائے اشارہ: وہ اسما ہیں جن کے ذریعے کسی دو مخصوص یا متعین چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ مثنی اسمائے اشارہ مثالوں کے ساتھ مندرجہ ذیل ہیں:

هذانِ =	هذانِ وَلَدَانِ مُجْتَهِدَانِ	(یہ دو محنتی لڑکے ہیں)
هَاذَيْنِ =	اِشْتَرَيْتُ كِتَابَيْنِ جَدِيْدَيْنِ	(میں نے دو نئی کتابیں خریدی)
هَا تَانِ =	هَاتَانِ قِطَّتَانِ صَغِيْرَتَانِ	(یہ دو چھوٹی بلیاں ہیں)
هَا تَيْنِ =	أُنْظُرْ إلى هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الكبيرتين	(ان دو بڑے درختوں کی طرف دیکھیے)
ذانِك =	ذَنِكَ تَاجِرَانِ أَمِيْنَانِ	(وہ دو تاجر امانت دار ہیں)
ذَيْنِكَ =	لَقِيْتُ ذَيْنِكَ الصَّدِيْقَيْنِ	(میں نے وہ دو دوستوں سے ملاقات کی)
تَانِكَ =	تَانِكَ الْمَرْأَتَانِ مُسْلِمَتَانِ	(وہ دو عورتیں مسلمان ہیں)
تَيْنِكَ =	رَأيْتُ تَيْنِكَ الْمَرْأَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ	(میں نے وہ دو نیک عورتوں کو دیکھا)

3- جمع اسمائے اشارہ: وہ اسما ہیں جن کے ذریعے دو سے زیادہ چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جمع اسمائے اشارہ مثالوں کے ساتھ مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں:

هؤُلاَءِ =	هَؤُلَاءِالرِّجَالُ أَقْوِيَاءُ	(یہ لوگ طاقتور ہیں)
	هٰؤُلَاءِنِسَاءمُسْلِمَاتٌ	(یہ مسلمان عورتیں ہیں)
أولئِكَ =	أوْلئِكَ زُعَمَاءالْمُسْلِمِيْنَ	(وہ مسلمانوں کے رہنما ہیں)
	أوْلئِكَ الْأمَّهَاتُ صَالِحَاتٌ	(وہ مائیں نیک ہیں)

2.4.4 مشارُ الیہ کے زمان و مکان کے لحاظ سے تقسیم:

هُنَا، ههُنَا: بمعنی (یہاں) یہ دونوں کسی مکان قریب کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جیسے۔

هَهُنَا تُبْذَلُ الْأرْوَاحُ لِلّٰهِ (یہاں اللہ کے لیے جانیں قربان کی جاتی ہیں)

هُنَاكَ: اس کے معنی (وہاں) یہ کسی مکان متوسط کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے۔

"هناك رجلٌ يَقْرَأُ الصَّحِيْفَةَ" (وہاں ایک آدمی نیوز پیپر پڑھ رہا ہے)

هُنَالِكَ: بمعنی (وہاں) یہ مکان بعید کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ۔

ثَمَّ: یہ بھی اسم اشارہ ہے، اور اس کے ذریعے صرف کسی مکان کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے، جیسے۔

﴿أيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ﴾ (تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے)

☆ اسم اشارہ اور اسم ضمیر میں فرق:

یہاں ایک اہم نکتہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اسم اشارہ اور اسم ضمیر کے درمیان ایک باریک سا فرق ہے اور وہ یہ کہ اسم اشارہ میں کسی شخص یا چیز کی طرف آنکھ یا ہاتھ سے اشارہ کیا جاتا ہے، جب کہ اسم ضمیر میں کسی چیز کی طرف دل سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ اسم اشارہ کے بعد اسم یعنی مشار الیہ کا لانا ضروری ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، جب کہ اسم ضمیر کے بعد کوئی اور اسم نہیں آتا بلکہ وہ خود اسم کی جگہ پر استعمال ہوتا ہے۔

2.5 اسمائے اشارہ کی اعرابی حالت

عزیز طلبہ! مذکورہ بالا صفحات میں اسمائے اشارہ کی تقسیم ہم نے پڑھی، اب ہم یہاں اس کی اعرابی حالت کے بارے میں آپ کو بتلاتے ہیں۔ سب سے پہلے ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ اسم اشارہ کا اعراب ظاہر نہیں ہوتا، کیونکہ وہ مبنی ہوتا ہے۔ اس سے پہلے ہم نے پڑھا کہ اسمائے اشارہ کی عدد کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں: ۱۔ مفرد ۲۔ مثنی ۳۔ جمع۔

☆ اگر اسم اشارہ مفرد ہے تو اس میں اعراب کے اعتبار سے کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، یعنی تینوں حالتوں (رفع، نصب، جر) میں اس کا اعراب یکساں ہوگا۔ جیسے:

حالت رفعی	جَاء هذا الرَّجُلُ	(یہ آدمی آیا)
	جَاءَتْ هذهِ الْمَرْأَةُ	(یہ عورت آئی)
	جَاء ذَلِكَ الرَّجُلُ	(وہ آدمی آیا)
	جَاءَتْ تِلْكَ الْمَرَأَةُ	(وہ عورت آئی)

ان مثالوں میں اسمائے اشارہ فاعل واقع ہو رہے ہیں، اور فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے، لہذا ان مثالوں میں اسمائے اشارہ محل رفع میں واقع ہیں گویا یہ ان کی حالت رفعی ہے۔

حالت نصبی	رَأَيْتُ هذا الرَّجُلَ	(میں نے اِس آدمی کو دیکھا)
	رَأَيْتُ هذهِ الْمَرْأَةَ	(میں نے اِس عورت کا دیکھا)
	رَأَيْتُ ذَلِكَ الرَّجُلَ	(میں نے اُس آدمی کو دیکھا)
	رَأَيْتُ تِلْكَ الْمَرْأَةَ	(میں نے اُس عورت کو دیکھا

اگر آپ غور کریں گے تو ان مثالوں میں اسمائے اشارہ مفعول واقع ہو رہے ہیں، اور مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس میں ظاہری اور لفظی اعتبار سے اعراب میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آرہی ہے، اگرچہ کہ تمام اسمائے اشارہ محل نصب میں واقع ہیں، لیکن اس کے باوجود ظاہری طور پر اعراب کے اعتبار سے کوئی تبدیلی نظر نہیں آرہی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسمائے اشارہ مفرد ہیں تو ظاہراً اعراب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور ان کا اعراب محلی ہوتا ہے۔

حالت جری	نَظَرْتُ إلى هذا الرَّجُلِ	(میں نے اس مرد کو دیکھا)

نَظَرْتُ إلى هذہِ الْمَرْأۃِ (میں نے اس عورت کو دیکھا)

نَظَرْتُ إلى ذَالِكَ الرَّجُلِ (میں نے اُس آدمی کو دیکھا)

نَظَرْتُ إلى تِلْكَ الْمَرْأۃِ (میں نے اُس عورت کو دیکھا)

ان مثالوں میں اسمائے اشارہ حرف جر کے بعد واقع ہو رہے ہیں، اور حرف جر کے بعد والا اسم ہمیشہ مجرور یعنی جر والا ہوتا ہے، گویا یہاں تمام اسمائے اشارہ حالت جری میں ہیں، لیکن اس کے باوجود ظاہراً اعراب کے اعتبار سے تبدیلی نہیں ہوئی۔ تو معلوم ہوا کہ اگر اسمائے اشارہ مفرد ہیں تو تمام حالتوں (رفعی، نصبی اور جری) میں ان کا اعراب یکساں ہوتا ہے، ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

☆ اگر اسمائے اشارہ تثنیہ ہیں تو حالت رفعی میں ان کا اعراب ''الف اور نون'' کے ساتھ ہو گا۔ جیسے:

جَاء هذانِ الطَّبِيْبَانِ الْحَاذِقَانِ (یہ دو ماہر ڈاکٹر آئے)

جَاءَتْ هَاتَانِ الْمُمَرِّضَتَانِ (یہ دو نرس آئیں)

ان مثالوں میں اسم اشارہ (هذانِ، هاتَانِ) مثنی اسمائے اشارہ ہیں، اور یہ جملے میں فاعل ہو اقع ہو رہے ہیں، اور فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے، اب چوں کہ یہاں تثنیہ ہے اس لیے اس کا اعراب ''الف اور نون'' کے ساتھ ہے۔

حالت نصبی میں مثنی اسمائے اشارہ کا اعراب ''یا اور نون'' کے ساتھ ہو گا۔ جیسے:

أكْرَمْتُ هَاذَيْنِ الْأَسْتَاذَيْنِ میں نے ان دو استاذوں کا اکرام کیا

رَأَيْتُ هَاتَيْنِ الْبِنْتَيْنِ الذَّكِيَّتَيْنِ میں نے یہ دو ذہین لڑکیوں کو دیکھا

اِشْتَرَى خَالِدٌ ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ خالد نے وہ دو کتابوں خریدی

اِشْتَرَتْ فَاطِمَةُ تَيْنَكَ الْكُرَّاسَتَيْنِ فاطمہ نے وہ دو کاپیاں خریدی

مذکورہ بالا مثالوں میں اسمائے اشارہ محل نصب میں واقع ہیں، اس لیے کہ ترکیب میں مفعول بہ ہیں، لہذا ان کا اعراب حالت نصبی میں ''یا اور نون'' کے ساتھ ہو گا۔

حالت جری میں بھی مثنی اسمائے اشارہ کا اعراب ''یا'' اور ''نون'' کے ساتھ ہو گا، جیسے۔

نَظَرَ عَاصِمٌ إلى هذيْنِ الْمُسَافِرِيْنِ عاصم نے ان دو مسافروں کو دیکھا

دَرَسَتْ زَيْنَبُ فِيْ هَاتَيْنِ الْمَدْرَسَتَيْنِ زینب نے ان دونوں مدرسوں میں پڑھا

دَخَلَ الْأَوْلَادُ فِيْ ذَيْنِكَ الْمَسْجِدَيْنِ لڑکے اُن دو مسجدوں میں داخل ہوئے

رَكِبَتِ الْبَنَاتُ عَلَى تَيْنِكَ السَّيَّارَتَيْنِ لڑکیاں اُن دو گاڑیوں میں سوار ہوئے

☆ جو اسمائے اشارہ جمع کے لیے استعمال ہوتے ہیں چاہے قریب کے لیے ہوں یا دور کے لیے وہ مبنی ہوتے ہیں، حالات کے بدلنے سے ان کے آخری حرف پر اعراب کے اعتبار سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور وہ اسماء دو ہیں: ۱۔ هَؤُلَاء (قریب کے لیے) ۲۔ أوْلئِكَ (دور کے لیے) جیسے:

حالت رفعی:	هؤُلَاء تُجَّارٌ صَادِقُوْنَ	یہ سب سچے تاجر ہیں
	أوْلئِكَ طُلَّابٌ مُهذبُوْنَ	وہ سب مہذب طلبہ ہیں
حالت نصبی:	رَأيْتُ هَؤُلَاء الْبَنَاتِ النَّاجِحَاتِ	میں نے یہ سب کامیاب لڑکیوں کو دیکھا
	رَأيْتُ أوْلئِكَ الْعُمَّالَ الْمُجْتَهِدِيْنَ	میں نے ان سب محنتی مزدوروں کو دیکھا
حالت جری:	اِجْتَمَعْتُ بِهؤُلَاء الأسَاتِذَةِ	میں نے یہ سب اساتذہ کو سے ملاقات کی
	مَرَرْتُ بِأولئِكَ الأطِبَّاء	میں ان ڈاکٹروں کے پاس سے گزرا

آپ نے دیکھا کہ مذکورہ بالا مثالوں میں جمع اسمائے اشارہ کا استعمال ہوا ہے، لیکن تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں اعراب کے اعتبار سے ان میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آرہی ہے۔ تو اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ تمام اسمائے اشارہ مبنی ہوتے ہیں، عامل کے بدلنے سے ان کے اعراب میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

2.6 تمارین

2.6.1 قوسین میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔

١۔ -------- وَلَدَانِ ذَكِيَّانِ (هذا۔هذان۔هَاتَانِ)

٢۔ -------- طَائِرَةٌ مُعَلَّقَةٌ (هذه۔هؤلاء۔هذا)

٣۔ -------- مَكْتَبَاتٌ كَبِيْرَاتٌ (هؤلاء۔هذه۔هاتان)

٤-------- بِنْتَانِ قَوِيَّتَانِ (هذان۔ماتان۔هذه)

٥-------- أسَدٌ كَبِيْرٌ (هذه۔هذان۔هذا)

٦-------- مُعَلِّمَتَانِ مُمْتَازَانِ (هاتان۔هذه۔هؤلاء)

٧ -------- دَرَّاجَةٌ اِشْتَرَاهَا لِيْ أبِيْ (هاذين، تانك، هذه)

٨---------مُهَنْدِسُوْنَ مَاهِرُوْنَ (هذه، هذان، هؤلاء)

٩--------- فَتَيَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (ہاتان۔هذه۔هؤلاء)

١٠--------- شَجَرَةٌ عَالِيَةٌ (هذان۔هاتان۔هذه)

2.6.2 قوسین میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے، اور جملے کو مکمل کیجیے۔

١۔ -------- قِرْدٌ ذَكِيٌّ	(ذلك، تلك ، ذنك)
٢۔ -------- سَيَّارَاتٌ جَمِيْلَةٌ	(أولئك، ذلك، تلك)
٣۔ -------- أطْفَالٌ أذْكِيَاءُ	(ذينك، تانك، أولئک)
٤۔ -------- بِنْتٌ صَغِيْرَةٌ	(تلك،ذلك،تينكَ)
٥۔ -------- أوْلَادٌ يَلْعَبُوْنَ	(أولئك، ذلك، تلك)
٦--------- كُرَّاسَةٌ جَدِيْدَةٌ	(ذلك، تلكَ ، ذانک)
٧--------- قِطَّةٌ تَشْرَبُ اللَّبَنَ	(تلك،ذلك،تينكَ)
٨--------- كُتُبٌ مُفِيْدَةٌ	(ذلك، تلكَ ، ذانك)
٩--------- اَلطُّلَّابُ يَلْعَبُوْنَ بِالْكُرَةِ	(أولئك، ذلك، تلك)
١٠--------- عُلَمَاء مِصْرِيُّوْنَ	(أولئك، ذلك، تلك)

2.6.3 مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب مشار الیہ لگا کر مکمل کیجیے۔

١ـ هذا --------- ---------	٢ـ هؤلاء ---------	٣ـ هاتان ---------	٤ـ هذان ---------
٥ـ هذا ---------	٦ـ هذه ---------	٧ـ ذلكَ ---------	٨ـ أولئكَ ---------
٩ـ تانكَ ---------	١٠ـ تلكَ ---------

2.6.4 مندرجہ ذیل کلمات کی صحیح جوڑیاں لگائیں۔

هذا	تَلامِيْذُ
هاتان	قِطَّةٌ
هؤلاء	فَلاحَانِ
هذه	تِمْسَاحٌ
هذان	ثَعْلَبٌ
هؤلاء	مُهَنْدِسَاتٌ
هذه	قِطَّتَانِ
هذا	كَلْبٌ

2.7 اکتسابی نتائج

- عربی زبان میں کسی بھی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے جن الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے ان کو ''اسمائے اشارہ'' کہتے ہیں اور جس چیز طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس کو ''مشارٌالیہ'' کہتے ہیں۔
- اسم اشارہ کی تعریف: وہ اسم ہے جو کسی مخصوص و متعین چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ اسمائے اشارہ کی کل تعداد چودہ (۱۴) ہے۔ علم نحو کی کتابوں میں ان چودہ (۱۴) اسمائے اشارہ کے علاوہ بھی کچھ اور اسمائے اشارہ ہیں، اور وہ چار ہیں: ۱۔ ثَمَّ، ۲۔ هُنَا، ۳۔ هُنَاكَ، ۴۔ هُنَالِكَ۔ یہ چار اسمائے اشارہ میں ظرف مکان کے معنی پائے جاتے ہیں ان کے علاوہ جو اسمائے اشارہ ہیں ان میں ظرف کے معنی نہیں پائے جاتے۔
- اسمائے اشارہ قریب میں عام طور پر شروع میں حرف ''ھ'' کا اضافہ کیا جاتا ہے، ان اسمائے اشارہ کے شروع میں جو حرف ''ھ'' ہے وہ تنبیہ کے لیے یعنی متنبہ کرنے کے لیے ہے۔ جیسے: هذا، هذه، هذان، هاذين، هاتان، هاتين وغیرہ۔
- اسمائے اشارہ بعید میں کبھی صرف حرف '' کاف'' کا اضافہ ہوتا ہے، اور یہ خطاب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور کبھی اسمائے اشارہ کے آخر میں حرف ''لام'' اور '' کاف'' دونوں کا اضافہ ہوتا ہے۔ جیسے: ذلكَ، تلكَ، ذانك، تانكَ، تينك، ذينكَ وغیرہ۔
- اسم اشارہ اور مشارٌالیہ میں پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے: ۱۔ واحد ۲۔ تثنیہ ۳۔ جمع ۴۔ تذکیر ۵۔ تانیث۔ یعنی اگر اسم اشارہ واحد ہے تو مشارٌالیہ بھی واحد ہوگا، اور اگر اسم اشارہ تثنیہ ہے تو مشار الیہ بھی تثنیہ ہوگا، اور اگر اسم اشارہ جمع ہے تو مشار الیہ بھی جمع ہوگا، اسی طرح اگر اسم اشارہ مذکر ہے مشارٌالیہ بھی مذکر ہوگا، اور اگر اسم اشارہ مؤنث ہوگا تو مشارٌالیہ بھی مؤنث ہوگا۔

- علمائے نحو نے اسمائے اشارہ کی تقسیم مشارٌ الیہ کے اعتبار سے کی ہے۔ لہٰذا مشارٌ الیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کی چار (۴) قسمیں ہیں :

(1)مشارٌ الیہ قرب وبعد کے لحاظ سے (قریب اور دور کے لحاظ سے) (2) مشارٌ الیہ جنس کے لحاظ سے (مذکر و مونث کے لحاظ سے (3)مشارٌ الیہ کے عدد کے لحاظ سے (واحد، تثنیہ اور جمع کے لحاظ سے) (4) مشارٌ الیہ کے زمان ومکان کے لحاظ سے (ظرفیت کے اعتبار سے)

2.8 کلیدی الفاظ

صَانِع	کاریگر	حَلَقَ، يَحْلِقُ	منڈانا
المُجَوَّدَة	تجوید کے ساتھ	المُمَرِّضَات	نرسیں
الخَصْلَةُ	عادت	المِسْطَرَةُ	اسکیل
المُجِدُّ (ج)المُجِدُّوْنَ	محنتی	ممارسة	مشق
تِمْسَاحٌ ج تماسيح	مگرمچھ	معلقةٌ	ٹکا ہوا

2.9 نمونۂ امتحانی سوالات

2.9.1 معروضی سوالات:

1۔ ....وہ اسم ہے جس سے کسی مخصوص و متعین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

(a)اسم فعل (b)اسم موصول (c)اسم شارہ

2۔ مشارٌ الیہ کے قرب وبعد کے لحاظ سے اسم اشارہ کی...... قسمیں ہیں:

(a)ایک (b)دو (c) چار

3۔ ...... تاجِرٌ۔

(a)هذا (b) هذه (c) هؤلاء

4۔ ......امرأةٌ مسلمة

(a)هذه (b) هذا (c) هؤلاء

5۔ ......الرجلان صالحان

(a)ذاك (b) ذانك (c) ذلك

6۔ ......المروحتان جديدتان۔

(a)ذانك (b) تانك (c) ذاك

7۔ كتب أحمد ----------- الرسالتين۔

(a)هاتان (b) هاتين (c) هذين

8۔ یذهب ...... الصانع إلی مصنعه۔

(a)هذا (b) هذه (c) هؤلاء

9۔ ......السیارتان جمیلتان۔

(a)هاتان (b) هاتین (c) هذین

10۔ اشتریت ......الْمِسْطَرَةَ من السوق۔

(a)هؤلاء (b) هذه (c) هذا

2.9.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات:

(1)خالی جگہوں کو مناسب اسم اشارہ سے پُر کیجیے۔

یذهب______الصانع إلی مصنعه، یجید______الطباخان الطبخ، حلقتْ______الطائر تان في الجوّ، ______العالم عامل بعلمهٖ، ______التلامیذ مُجِدّون، ______القادمون هم إخوتك، ______الأمهات یرضعن أبنائهن، ______المدینتان عظیمتان، ______الأزهار جمیلةٌ، أ تَسْمَع______ التلاوة المُجَوَّدَة، تُعرف حماقة الرجل في______ الخصلتین کلامه فیما لا یعنیه وجوابه عما لا یُسأل عنه.

(2) نیچے لکھے الفاظ کو مشارٌ الیہ بنا کر جملوں میں استعمال کیجیے۔

الکتابان، الأقلام، المسطرتین، البنت، الرجال، الأطباء، العینین، المروحتان، الممرضات۔

(3)اسم اشارہ بعید(ذلك، تلك)کا استعمال کرتے ہوئے پانچ پانچ مثالیں تحریر کیجیے۔

(4)اسم اشارہ قریب(هذا، هذه)کا استعمال کرتے ہوئے پانچ پانچ مثالیں تحریر کیجیے۔

(5)اسم اشارہ جمع(هؤلاء، أولئك)کا استعمال کرتے ہوئے پانچ پانچ مثالیں تحریر کیجیے۔

2.9.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات:

(1)اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

(2)اسم اشارہ قریب اور اسم اشارہ بعید کی وضاحت کرتے ہوئے چند مثالیں تحریر کیجیے۔

(3)مشار الیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کتنی قسمیں مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

2.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1- جامع الدروس العربیة — مصطفی غلاییني

2- النحو الواضح (حصه دوّم) — علي جارم، مصطفی أمین

3- مصباح الإنشاء — مولانا نفیس أحمد مصباحی

اکائی: 3

معرفہ اور نکرہ کے احکام

اکائی کے اجزا:

3.0 تمہید

3.1 مقصد

3.2 تعریف و تنکیر

3.2.1 معرفہ

3.2.2 نکرہ

3.4 معرفہ کے اقسام

3.4.1 اسم علم

3.4.2 اسم ضمیر

3.4.3 اسم اشارہ

3.4.4 اسم موصول

3.4.5 اسم منادی

3.4.6 معرف باالألف واللام

3.4.7 مضاف الی المعرفہ

3.5 تمارین

3.6 اکتسابی نتائج

3.7 کلیدی الفاظ

3.8 نمونۂ امتحانی سوالات

3.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

3.0 تمہید

عزیز طلبہ ! ہم نے اب تک عربی زبان سے متعلق بنیادی باتیں سیکھیں، جن میں سب سے اہم کلمہ اور اس کے اقسام ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔اسم، ۲۔ فعل، ۳۔ حرف۔ علمائے نحو نے اسم کی متعدد تقسیم بیان کی ہیں، ان میں سے ایک تقسیم تعریف و تنکیر کے اعتبار سے ہے۔ کوئی بھی اسم یا تو عام ہوتا ہے یا خاص ہوتا ہے، جو اسم عام ہوتا ہے اس کو ''اسم نکرہ'' کہتے ہیں اور جو اسم خاص ہوتا ہے اس کو ''اسم معرفہ'' کہتے ہیں۔ اسم نکرہ کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے، جیسے رَجُلٌ (آدمی) اس کے دائرے میں دنیا میں بسنے والا ہر مرد چاہے وہ ہندوستانی ہو یا امریکی سب کے سب آجاتے ہیں۔ اسم معرفہ کا دائرہ محدود ہوتا ہے، جیسے: فیصل، خالد، عمر وغیرہ، یہ مخصوص اسما ہیں، جن سے وہی شخص مراد ہوتا ہے جس کا یہ نام ہوگا۔ کیوں کہ دنیا کا ہر شخص فیصل، یا خالد یا عمر نہیں ہوتا، کچھ مخصوص لوگوں کا نام ہی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس طرح کے اسما اور الفاظ جو مخصوص چیز پر دلالت کرتے ہیں ''معرفہ'' کہلاتے ہیں۔

3.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ مندرجہ ذیل چیزوں سے واقف ہو سکیں گے:

- تعریف و تنکیر کے اعتبار سے اسم کی تقسیم
- اسم نکرہ کی تعریف اور اس کے اقسام اور احکام
- اسم معرفہ کی تعریف اور اس کے اقسام و احکام

3.2 تعریف و تنکیر

عربی میں کسی اسم کے معروف یا غیر معروف ہونے کے اعتبار سے دو قسمیں ہوتی ہیں: (1) معرفہ (Definite) (2) نکرہ (Indefinite)۔

3.2.1 معرفہ:

اس سے مراد وہ اسم ہے جو مخصوص شخص، چیز اور جگہ پر دلالت کرے، جیسے: أحْمَدُ (مخصوص لڑکے کا نام)، الكِتَابُ (مخصوص کتاب)، مَكَّةُ (مخصوص شہر کا نام)، الْجَامِعَةُ (مخصوص یونیورسٹی)۔

3.2.2 نکرہ:

اس سے مراد وہ اسم ہے جو عام افراد یا اشیا پر دلالت کرے یعنی جو مخصوص شخص یا چیز کے لیے نہ بولا جائے بلکہ غیر متعین طور پر کہا جائے، جیسے طَالِبٌ (کوئی طالب علم) جو متعین نہ ہو۔ جَامِعَةٌ (کوئی یونیورسٹی)۔

اسم نکرہ کے آخر میں تنوین کی علامت یعنی دو زبر، دو زیر، یا دو پیش موجود ہوتی ہے، جیسے: هذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)، نَظَرْتُ فِيْ كِتَابٍ (میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے)، قَرَأتُ كِتَاباً (میں نے ایک کتاب پڑھی)۔

☆ نکرہ سے معرفہ بنانے کا قاعدہ:

کسی اسم نکرہ کو اگر معرفہ بنانا ہو تو اس کے شروع میں "اَل" داخل کریں گے، وہ معرفہ بن جائے گا۔اس کو" معرف باللام "بھی کہتے ہیں۔

ال + اسم نکرہ = اسم معرفہ

ال + بيتٌ - البيتُ = معرف باللام

اسمائے نکرہ	اسمائے معرفہ
كِتَابٌ	اَلْكِتَابُ
قَلَمٌ	اَلْقَلَمُ
لَيْلٌ	اَللَّيْلُ
دَرَسٌ	اَلدَّرْسُ
صَادِقٌ	اَلصَّادِقُ
طَالِبٌ	اَلطَّالِبُ

3.4 معرفہ کے اقسام

اسم معرفہ کے سات اقسام ہے:

3.4.1 اسمِ عَلَم: (خاص نام)

ایسے مخصوص اسما کو کہتے ہیں جو کسی مخصوص شخص یا مخصوص جگہ یا وہ اسما جو کسی جاندار یا بے جان چیزوں کی پہچان بن جائیں "اسم علم" کہلاتا ہے، جیسے :

☆کسی مخصوص شخص کا نام، مثلاً: حَامِدٌ، رَاشِدٌ، عَبْدُ الرَّحْمان وغیرہ۔

☆کسی مخصوص عورت کا نام، مثلاً: خَدِيجة، عائشة، رقية

☆کسی مخصوکتاب کا نام مثلاً: القرآن، التوراة، الزبور، الإنجيل

☆کسی مخصوص شہر کا نام، مثلاً: مكةُ، حيدرآباد، دهلي، مومباي

☆کسی مخصوص جگہ کا نام مثلاً: الهند، بنجلاديش، المملكة العربية السعودية وغیرہ۔

اس طرح کے تمام اسما کو عربی میں "اسم علم" کہا جاتا ہے۔اسم علم کے لغوی معنی: علامت/نشان/پہچان کے ہیں۔

اسم علم کے اقسام:

اسم علم کی دو طرح کی تقسیم کی جاتی ہیں: ۱۔لفظ کے اعتبار سے ۲۔ معنی کے اعتبار سے۔

☆لفظ کے اعتبار سے اسم علم کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ مفرد: وہ اسم علم ہے جو صرف ایک ہی لفظ پر مشتمل ہو، یعنی اس میں کسی بھی قسم کی نسبت یا اضافت نہ پائی جائے، جیسے : فَاطِمَةُ، مُحَمَّدٌ، مَكَة وغیرہ۔یہ اسما ایک ہی لفظ پر مشتمل ہیں اور ان میں کسی بھی قسم کی نسبت یا اضافت نہیں پائی جا رہی ہے۔

۲۔ علم مرکب: وہ اسم علم ہے جو دو یا اس سے زیادہ الفاظ پر مشتمل ہو، مثلاً: عَبْدُ الرَّحْمانِ، حَضَرَ مَوْتَ، جَادُ اللّٰہِ وغیرہ، یہ وہ اسماء ہیں جو ایک سے زیادہ الفاظ پر مشتمل ہیں اور ان میں نسبت اور اضافت بھی موجود ہے۔

☆علم مرکب کی تین قسمیں ہیں :

ا۔ مرکب اسنادی: وہ اسم ہے جو مبتدا اور خبر، یا فعل اور فاعل سے مل کر بنے اور وہ کسی مخصوص شخص کا نام رکھا جائے، جیسے : "جاد الله" : کسی شخص کا نام رکھا جائے، یہ فعل اور فاعل سے مرکب ہے، اس میں لفظ "جَادَ" فعل ماضی ہے اور " الله "لفظ جلالت فاعل۔

۲۔ مرکب مزجی: وہ مرکب ہے جو دو الفاظ سے مل کر ایک ہی بن گیا ہو، جیسے: بَعْلَبَکّ، حضرَ مَوت، بُوْرسَعِید وغیرہ۔ اس میں " بعلبک" اصل میں " بعل" اور " بكّ" سے مرکب ہے۔اسی طرح "حضرت موت" : "حضر"اور"موت" سے مرکب ہے۔"بور سعید": بھی"بور"اور" سعید "سے مرکب ہے۔

۳۔ مرکب اضافی: وہ اسم علم جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے، جیسے: عبد الرحمان، عبد الله وغیرہ۔ان مثالوں میں لفظ "عبد" مضاف ہے اور "الرحمان" اور "الله" مضاف الیہ ہیں، یہ دو مل کر ایک نام بن گئے۔

☆معنی پر دلالت کرنے کے اعتبار سے "اسم علم" کی تین قسمیں ہیں:

1. الكنية: کسی شخص کا وہ نام جو باپ، یا ماں، یا بیٹے کی نسبت سے رکھا جاتا ہے، اور پھر اسی نام سے وہ مشہور ہو جاتا ہے، جیسے: أبو حنيفة، أبو بكر ، ابن سينا، بنت الشاطئ،وغیرہ۔
2. اللقب: وہ وصفی نام جو کسی خاص صفت کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہو۔یہ وصفی نام عام طور پر لوگوں کی طرف سے مل جاتے ہیں، مثلاً: " خَلِيْلُ اللّٰہِ " لقب ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور "كَلِيْمُ اللّٰہِ" لقب ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا، اسی طرح "رُوْحُ اللّٰہِ " لقب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور "سَيِّدُ الشُّهَدَاء" لقب ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا، جو کربلا کے میدان میں شہید ہوئے۔
3. الاسم: وہ کلمہ ہے جو شروع ہی سے ذات پر دلالت کرے، وہ کوئی لقب، یا کنیت یا اور کوئی چیز نہ ہو، مثلاً: مُحَمّد ، سُعَاد، عائشة وغیرہ۔

3.4.2 اسمِ ضمیر:

یہ معرفہ کی دوسری قسم ہے اور وہ ایسا لفظ ہے جو کسی اسم کے بجائے استعمال ہو، جیسے: أنَا (میں) أنْتَ (آپ) هُوَ (وہ) وغیرہ۔

مثالیں:

أنْتَ طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ	(آپ محنتی طالب علم ہیں)
حَفِظْنَا الدَّرْسَ كُلَّهُ	(ہم نے پورا سبق یاد کیا)

پہلی مثال میں "أنت "،ضمیر منفصل مخاطب معرفہ ہے، اور دوسری مثال میں "نا" ضمیر متکلم متصل معرفہ ہے۔

اس کو آپ مندرجہ ذیل عبارت سے سمجھیے:

"خالد صبح سویرے جاگتا ہے، پھر خالد ضروریات سے فارغ ہو کر فجر کی نماز کے لیے جاتا ہے، پھر خالد قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے، پھر خالد صبح کی تفریح کے لیے باغیچے جاتا ہے، پھر واپس ہونے کے بعد خالد ناشتہ کرتا ہے، پھر خالد اسکول جاتا ہے"۔

اس پیراگراف میں بار بار خالد کا نام لیا جارہا ہے، اگر بار بار نام لینے کے بجائے ایسے کہا جائے کہ:

"خالد صبح سویرے جاگتا ہے اور (وہ) ضروریات سے فارغ ہو کر فجر کی نماز کے لیے جاتا ہے، پھر (وہ) قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے، پھر (وہ) صبح کی تفریح کے لیے باغیچے جاتا ہے، واپس ہونے کے بعد (وہ) ناشتہ کرتا ہے، پھر (وہ) اسکول جاتا ہے"۔

اس دوسرے پیراگراف میں لفظ (وہ) خالد کی جگہ استعمال کیا گیا ہے، اسی کو عربی زبان میں ضمیر کہتے ہیں، جو کہ عربی گرامر کا بہت اہم حصہ ہے۔ نحوی اصطلاح میں اسے ضمیر اس لیے کہتے ہیں کہ ضمیر سے تعلق رکھنے والے لفظ میں کسی نہ کسی کا ذکر چھپا ہوا ہوتا ہے۔

☆ عربی زبان میں استعمال ہونے والے ضمائر کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ غائب ضمیریں، ۲۔ حاضر ضمیریں (مخاطب)، ۳۔ متکلم ضمیریں۔

اور یہ ضمیریں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ غائب ضمیریں (جس کے متعلق بات کی جارہی ہو)

هَوَ	وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب
هُمَا	وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب
هُمْ	وہ سب مرد	جمع مذکر غائب
هِيَ	وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب
هُمَا	وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب
هُنَّ	وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب

۲۔ حاضر ضمیریں یعنی مخاطب (جس سے بات کی جارہی ہو)

أنْتَ	تم ایک مرد	واحد مذکر حاضر
أنْتُمَا	تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر
أنْتُمْ	تم سب مرد	جمع مذکر حاضر
أنْتِ	تم ایک عورت	واحد مؤنث حاضر
أنْتُمَا	تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر
أنْتُنَّ	تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر

۳۔ ضمائر متکلم (جو خود گفتگو کررہا ہو)

أنَا	میں ایک مرد/عورت	واحد متکلم
نَحْنُ	ہم سب مرد/عورتیں	جمع متکلم

نوٹ: عربی زبان میں ضمائر کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے: ضمائر متصلہ، ضمائر منفصلہ وغیرہ، جن کا اختصار کے پیش نظر یہاں ذکر نہیں کیا جارہا ہے، ان کا تذکرہ آئندہ آنے والا ہے، وہ تمام کے تمام ضمائر بھی معرفہ کہلائیں گے۔

3.4.3 اسم إشارہ:

یعنی وہ لفظ جو کسی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بولا جاتا ہو۔ جیسے: هٰذا (یہ)، ذَلِكَ (وہ)، هَؤُلَاء (یہ سب)، أولئِكَ (وہ سب)۔

مثالیں:

ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ الله	وہ فضل اللہ کی جانب سے ہے
هذا الْبُسْتَانُ رَائِعٌ	یہ باغ دیدہ زیب ہے
أوْلَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ	وہ لوگ ہدایت پر ہیں ان کی رب کی جانب سے

ان مثالوں میں خط کشیدہ کلمات یعنی "ذَلِكَ ، هذا، أوْلئِكَ" اسمائے اشارہ ہیں۔

☆اسم اشارہ کی تقسیم:

اسمائے اشارہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔اسم اشارہ قریب ۲۔اسم اشارہ بعید

۱۔اسمائے اشارہ قریب: وہ اسماہیں جن کے ذریعے ان اشیا کی طرف اشارہ کیا جائے جو قریب ہیں، عام طور پر یہ اسمائے اشارہ "ہائے تنبیہ" سے ملحق ہوتے ہیں۔اور وہ پانچ ہیں:

۱۔هذا: یہ اسم قریب کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، نیز اس کا استعمال واحد مذکر کے لیے ہوتا ہے، جیسے:

هذا الطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ	یہ محنتی طالب علم ہے
اِقْرَأ هذا الْمَقَالَ	یہ مضمون پڑھیے

ان مثالوں میں لفظ "هذا" قریب کی چیز پر دلالت کر رہا ہے، اور جس کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے وہ مفرد بھی ہے اور مذکر بھی۔

۲۔هذه :۔یہ بھی اسم قریب کی چیز کی طرف اشارہ کرنے لیے وضع کیا گیا ہے، لیکن اس کا استعمال واحد مؤنث کے لیے ہوتا ہے، جیسے:

هذهِ الْحَدِيْقَةُ جَمِيْلَةٌ	یہ باغ خوبصورت ہے
هذهِ الطَّبِيْبَةُ بَارِعَةٌ	یہ (خاتون) ڈاکٹر ماہر ہے

ان مثالوں میں لفظ "هذهِ" اسم اشارہ قریب کے لیے ہے، اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جار رہا ہے یعنی "الْحَدِيْقَةُ ، اَلطَّبِيْبَةُ" واحد مؤنث ہیں۔

۳۔هذان: یہ قریب کی دو چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، بشر طیکہ وہ وہ دونوں چیزیں مذکر کی جنس سے ہوں، جیسے:

هذانِ الْمُدَرِّسَانِ نَشِيْطَانِ	یہ دونوں استاذ فعال ہیں

هذانِ الرَّجُلاَنِ صَدِيْقَانِ   یہ دونوں آدمی دوست ہیں

ان مثالوں میں دیکھیے کہ لفظ ''هذان'' کے ذریعے ''الـمُدَرِّسَانِ ''اور'' الرجلان'' کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جو کہ مثنی یعنی دو ہیں، اور قریب بھی ہیں۔

۴۔ هَاتَانِ: یہ تثنیہ مؤنث قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

هَاتَانِ الزَّهْرَتَانِ جَمِيْلَتَانِ   یہ دو پھول خوبصورت ہیں

هَاتَانِ الْبِنْتَانِ زَكِيَّتَانِ   یہ دو لڑکیاں ذہین ہیں

۵۔ هؤلاء: یہ اسم اشارہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا، اور یہ جمع یعنی دو سے زیادہ چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

هؤُلاَءِ الأَوْلاَدُ يَلْعَبُوْنَ فِيْ الْمَيْدَانِ   یہ لڑکے میدان میں کھیل رہے ہیں

هؤُلاَءِ الْبَنَاتُ يَكْتُبْنَ فِي الْكُرَّاسَاتِ   یہ لڑکیاں کاپیوں میں لکھ رہی ہیں

ان دونوں مثالوں میں لفظ ''هؤلاء'' اسم اشارہ جمع ہے، جو مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ پہلی مثال میں ''الأَوْلاَدُ'' مذکر کی جمع ہے اور دوسری مثال میں "البنات" مؤنث کی جمع ہے، ان دونوں کی طرف ایک لفظ "هؤلاء" کے ذریعے اشارہ کیا گیا ہے۔

مزید وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل جدول پیش کیا جاتا ہے۔

هذا	یہ ایک مرد	واحد مذکر
هذانِ	یہ دو مرد	تثنیہ مذکر
هَؤُلاَءِ	یہ سب مرد	جمع مذکر
هذهِ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
هَاتَانِ	یہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث
هؤلاَءِ	یہ سب عورتیں	جمع مؤنث

۲۔ اسمائے اشارہ بعید: وہ اسماء ہیں جو دور کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اردو میں دور کے اشارے کے لیے لفظ ''وہ'' کا استعمال ہوتا ہے اور عربی میں اس کے لیے پانچ الفاظ آتے ہیں:

ا۔ ذٰلک: وہ اسم ہے جس کے ذریعے دور کی کسی چیز یا شخص وغیرہ کی طرف اشارہ کیا جائے۔ یہ اسم اشارہ واحد مذکر کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

ذَلِكَ الْيَوْمُ حَقٌّ   وہ دن برحق ہے

ذَلِكَ الرَّجُلُ يَقول حقّاً   وہ آدمی سچ بات کہتا ہے

ان مثالوں میں لفظ "ذَلِكَ " اسم اشارہ بعید کے لیے ہے، اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جارہاہے (اَلْيَوْمُ، حَقٌّ) وہ مفرد بھی ہیں اور مذکر بھی۔

۲۔ ذنِكَ : یہ اسم اشارہ تثنیہ مذکر بعید کے لیے ہے، لیکن اس کا استعمال شاذ ونادر ہے، جیسے:

ذنِكَ الْأُسْتَاذَانِ صَدِيْقَانِ — وہ دو اساتذہ دوست ہیں

ذنِكَ الرَّجُلاَنِ قَوِيَّانِ — وہ دو آدمی طاقتور ہیں

۳۔تِلْكَ: یہ اسم اشارہ واحد مؤنث کے لیے ہے، اس کے ذریعے کسی دور کی شئ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، جیسے :

تِلْكَ الْبِنْتُ وَاقِفَةٌ عَلَى الشَّارِعِ — وہ لڑکی سڑک پر کھڑی ہے

تِلْكَ السَّيَّارَةُ ثَمِيْنَةٌ جِداً — وہ کار بہت قیمتی ہے

ان مثالوں میں لفظ "تِلْكَ" اسم اشارہ مؤنث بعید کے لیے ہے، اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے یعنی (اَلْبِنْتُ، اَلسَّيَّارَةُ) دونوں مؤنث ہیں۔

۴۔تَانِكَ :اس کا استعمال تثنیہ مؤنث کے لیے ہوتا ہے، جو دور موجود دو چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہوتا ہے، جیسے :

تَانِكَ السَّيِّدَتَانِ شَقِيْقَتَانِ — وہ دو عورتیں حقیقی بہنیں ہیں

تَانِكَ الْمِرْوَحَتَانِ جَدِيْدَتَانِ — وہ دو پنکھے نئے ہیں

۵۔أولئک: یہ اسم اشارہ جمع بعید کے لیے استعمال ہوتا، اس کے ذریعے جمع مذکر اور جمع مؤنث دونوں کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے، جیسے:

أُوْلئِكَ الْعُمَّالُ مُخْلِصُوْنَ — وہ مزدور مخلص ہیں

أُوْلئِكَ الطَّالِبَاتُ مُهذبَاتٌ — وہ طالبات تہذیب یافتہ ہیں

پہلی مثال میں "اَلْعُمَّالُ" عامل کی جمع ہے، جو کہ مذکر ہے، اور دوسری مثال میں "اَلطَّالِبَاتُ" طالبة کی جمع ہے، جو کہ مؤنث ہے، لیکن ان دونوں کی طرف ایک ہی لفظ "أولئک" کے ذریعے اشارہ کیا جارہاہے، اس سے معلوم ہوا کہ اسم اشارہ "أولئک" تذکیر وتانیث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مزید وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل نقشہ غور سے پڑھیں:

ذَلِكَ	وہ ایک مرد	واحد مذکر
ذَنِكَ	وہ دو مرد	تثنیہ مذکر
أُوْلئِكَ	وہ سب مرد	جمع مذکر
تِلْكَ	وہ ایک عورت	واحد مؤنث
تَانِكَ	وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث
أُوْلئِكَ	وہ سب عورتیں	جمع مؤنث

3.4.4 اسمِ موصول:

اسم موصول بھی اسم معرفہ کی ایک قسم ہے، جو کلام میں جوڑ اور ربط پیدا کرتا ہے، اسمائے موصولہ بذات خود مبہم ہوتے ہیں، یعنی ان سے معنی واضح نہیں ہوتے چنانچہ ان کے بعد کوئی مرکب جملہ لایا جاتا ہے، تاکہ بات واضح ہو سکے، اس مرکب جملے کو" صلة الموصول "کہتے ہیں۔ جیسے:

اَلْوَلَدُ الَّذِيْ فِي الْمَسْجِدِ ابْنُ خَالِدٍ	جو لڑکا مسجد میں ہے خالد کا بیٹا ہے
النساء اللاتي في البيت مؤمنات	وہ سب عورتیں جو گھر میں ہیں مسلمان ہیں

پہلی مثال میں لفظ "الذي " اسم موصول ہے اور مذکر کے لیے ہے، اس کے بعد والا پورا جملہ "صلہ" کہلاتا ہے۔ اسی طرح دوسری مثال میں لفظ "اللاتي" اسم موصول مؤنث ہے، اس کے بعد والا جملہ "صلہ" ہے۔ اس طرح موصول صلہ سے مل کر ایک مکمل جملے کی شکل پیدا ہو گئی۔

اسمائے موصولہ کی دو قسمیں ہیں: ا۔ اسمائے موصولہ خاصہ ۲۔ اسمائے موصولہ عامہ

ا۔ اسمائے موصولہ خاصہ:

وہ اسما ہیں جن سے واحد، تثنیہ اور جمع بھی آتا ہے، یعنی واحد کے لیے خاص اسم ہوتا ہے، اور تثنیہ کے لیے خاص اسم ہوتا ہے اور جمع کے لیے بھی خاص اسم ہوتا ہے۔ اسی طرح مذکر کے لیے مخصوص اسما ہوتے ہیں اور مؤنث کے لیے دوسرے مخصوص اسما ہوتے ہیں، اسی لیے ان کو اسمائے "موصولہ خاصہ" کہا جاتا ہے۔

اسمائے موصولہ خاصہ مندرجہ ذیل ہیں :

☆اسمائے موصولہ برائے مذکر:

الذي: واحد مذکر کے لیے، جیسے: هذا المدرب الذى أعرفه خبيرٌ	میں جس کوچ کو اچھی جانتا ہوں وہ تجربہ کار ہے
الذان: تثنیہ مذکر کے لیے، جیسے: جاء اللذان نجحا في الإمتحان	وہ دو آئے جو امتحان میں کامیاب ہوئے
الذين: جمع مذکر کے لیے، جیسے: فاز الذين لعبوا المباراة	وہ سب کامیاب ہوئے جنھوں نے میچ کھیلا

☆اسمائے موصولہ برائے مؤنث:

التي: واحد مؤنث کے لیے، جیسے: رأيت البنت التي قطفت الأزهار	میں نے اس لڑکی کو دیکھا جس نے پھول توڑے
اللتان : تثنیہ مؤنث کے لیے، جیسے: جاء ت البنتان اللتان نجحتا في المسابقة	دو لڑکیاں آئیں جو مسابقہ میں کامیاب ہوئیں
اللاتی: جمع مؤنث کے لیے، جیسے: حضرت النساء اللاتي نجحن في الاختبار	وہ عورتیں حاضر ہوئیں جو امتحان میں کامیاب ہوئیں

مندرجہ ذیل نقشہ کو غور سے پڑھیے۔

الذي	یہ/وہ/جو/جس کو/جس نے	واحد مذکر
الذان	یہ/وہ/جو/جس کو/جس نے	تثنیہ مذکر

الذين	یہ/وہ/جو/جس کو/جس نے	جمع مذکر
التي	یہ/وہ/جو/جس کو/جس نے	واحد مؤنث
اللتان	یہ/وہ/جو/جس کو/جس نے	تثنیہ مؤنث
اللاتي ، اللائي	یہ/وہ/جو/جس کو/جس نے	جمع مؤنث

۲۔اسمائے موصولہ عامہ/مشترکہ :

وہ اسمائے موصولہ ہیں جو مذکر و مؤنث ، نیز واحد ، تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اسی لیے ان کو" اسمائے موصولہ عامہ" کہا جاتا ہے۔اسمائے موصولہ عامہ دو ہیں: "من"، "ما "

من: یہ مذکر اور مؤنث اسی طرح واحد، تثنیہ اور جمع، نیز عاقل و غیرہ سب کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے :

جاء من نجح	آیا وہ ایک جو کامیاب ہوا	واحد مذکر
جاء من نجحا	آئے وہ دو جو کامیاب ہوئے	تثنیہ مذکر
جاء من نجحوا	وہ سب آئے جو کامیاب ہوئے	جمع مذکر
جاءت من نجحت	وہ ایک عورت آئی جو کامیاب ہوئی	واحد مؤنث
جاءت من نحجتا	وہ دو آئیں جو کامیاب ہوئیں	تثنیہ مویث
جاءت من نجحن	وہ سب آئیں جو کامیاب ہوئیں	جمع مؤنث

ما : اس کا استعمال بھی" من" کی طرح ہے، لیکن یہ غیر عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: اشتریت ما أحتاج إليه (میں نے وہ چیز خریدی جس کی مجھے ضرورت تھی)۔

ان دونوں کے علاوہ بعض نحویین نے ان میں مزید چند اسما کا اضافہ کیا ہے اور وہ یہ ہیں: من، أل، ذو، ذا، أي۔

3.4.5 اسم منادی:

یعنی وہ اسما جن کو حروف نداء کو استعمال کر کے معرفہ بنایا گیا ہو، جن کے ذریعے کسی قریب یا دور کے شخص کو آواز دی جائے یا پکارا جائے۔مشہور حروف نداء چھے (٦) ہیں:

۱۔ أ= یہ منادی قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: أمحمد !عد إلى وطنك (اے محمد! اپنے وطن لوٹ جاؤ)۔

۲۔ أي= یہ بھی قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: أي خالد! اطع والديك (اے خالد! اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو)

۳۔ آ = یہ منادی بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: آ سمير ! احفظ درسكَ (اے سمیر! تم اپنا سبق یاد کرو)

۴۔أيا= یہ بھی بعید کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے، جیسے: أيا بني ! احذر عن الكذب (اے میرے بیٹے! جھوٹ سے بچو)

۵۔ هيا= یہ منادی بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے : هيا الأولاد ! العبو ا في الميدان (اے بچو! میدان میں کھیلو)

٦۔یا =یہ منادیٰ قریب اور بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: یا بنی لا تقصص رؤیاک علی إخوتک (اے میرے بیٹے !اپنا خواب بھائیوں کے سامنے مت بیان کرو)

3.4.6 معرف بالألف واللام:

یعنی وہ اسم جس کے شروع میں "اَلْ" لگا کر اسے معرفہ بنالیا گیا ہو، جیسے الکتابُ (مخصوص و متعین کتاب) المدینۃُ (مخصوص شہر)۔

کسی بھی اسمِ نکرہ کے شروع میں "ال" داخل کر کے اسے معرفہ بنالیا جاتا ہے۔ جیسے شَجَرَۃٌ (کوئی ایک درخت (a tree)، الشَّجَرَۃُ (مخصوص درخت (The tree) (، طالبٌ (کوئی ایک طالب علم (a student) (، الطالبُ (مخصوص طالب علم (The student)۔

واضح رہے کہ معرَّف باللام کے آخر میں تنوین (--ً ، --ٍ ، --ٌ) نہیں ہوتی بلکہ ضمہ (--ُ)، فتحہ (--َ) یا کسرہ (--ِ) ہوتا ہے۔ جیسے الکتابُ جدیدٌ (کتاب نئی ہے)، نظرتُ فِي الکتابِ (میں نے کتاب میں دیکھا)، قرأتُ الکتابَ (میں نے کتاب پڑھی)۔

3.4.7 مضاف الی المعرفہ:

مضاف إلی المعرفۃ وہ اسم نکرہ جو کسی معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہو، جیسے اِسْمُ الْجَامِعَۃِ۔ یہاں لفظ "اسمٌ" الجامعۃ کی طرف اضافت سے پہلے نکرہ تھا۔ الجامعۃ چونکہ معرفہ ہے۔ لہذا "اِسمٌ" اس کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا۔

معلومات کی جانچ

1. معرفہ کسے کہتے ہیں؟
2. نکرہ کی تعریف کیجیے۔
3. نکرہ سے معرفہ بنانے کا طریقہ بیان کیجیے۔
4. معرفہ کے کتنی قسمیں ہیں، مع مثال تحریر کیجیے۔
5. معرف باللام کا کیا مطلب ہے، مثالوں سے واضح کیجیے۔

3.5 تمارین

ا۔ درج ذیل جملوں میں معرفہ اور نکرہ کی شناخت کیجیے اور ترجمہ بھی تحریر کریں۔

١۔علي تلمیذ مجتهد --

٢۔في الكوخ مصباح صغير --

٣۔زرع الفلاحون قطنًا --

٤۔رأيت رجلاً مريضاً --

٥۔نمت شجرة في الحقل ---

۲۔ مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب معرفہ یا نکرہ سے پر کیجیے۔

۱۔ ذهب خالد إلى ------

۲۔ ------ عاصمة الهند

۳۔ ساعدت ------- فقيراً

۴۔ سمع -------- درساً مفيداً

۵۔ ركب ------ حصاناً

۶۔ أعرف ------- الرجل

۷۔ أحترم ------- يساعد الآخرين

۸۔ أنا أقرأ --------- صباحاً كل يومٍ

۹۔قبض ------------- على اللص

۱۰۔ سمع -------- درساً مفيداً

۳۔ مندرجہ ذیل اسامعرفہ ہیں،ان کو نکرہ بنایئے۔

1.اَلْوَلَدُ	......	2. اَلبِنْتُ	......
3.الطَّاوِلةُ	......	4. اَلْكِتابُ	......
5.المُعَلِّمُ	......	6. الزَّهْرَةُ	......
7.القمر	......	8. الشمسُ	......
9.الدار	......	10. الأرضُ	......
11.زينب	......	12. حمزة	......
13.مصر	......	14. حيدرآباد	......

۴۔مندرجہ ذیل الفاظ میں معرفہ اور نکرہ کوالگ کیجیے اوران کا ترجمہ بھی تحریر کیجیے۔

۱۔ إياك	۲۔ يا بني	۳۔ كتبٌ	۴۔ شجرٌ	۵۔عثما	۶۔أولئک
۷۔ رمانٌ	۸۔ الجنةُ	۹۔ أبو بكر	۱۰۔ الدرسُ	۱۱۔ جامعةٌ	۱۲۔ذلک
۱۳۔بابٌ	۱۴۔نحن	۱۵۔هم	۱۶۔ حلوٌ	۱۷۔عليٌ	۱۸۔ عمر
۱۹۔ هذا	۲۰۔ ثمرٌ				

3.6 اکتسابی نتائج

عزیز طلبہ ! اس اکائی میں ہم نے معرفہ نکرہ کے حوالے سے بہت کچھ پڑھااور سیکھا، ہم اس اکائی کے مطالعے سے مندرجہ ذیل نتائج تک پہنچے:

- عربی زبان میں اسم کی مختلف قسمیں بیان کی جاتی ہیں،ان میں سے ایک تعریف و تنکیر کے اعتبار سے ہے،یعنی تعریف و تنکیر کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:(1)معرفہ (Definite) (2) نکرہ(Indefinite) ۔

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی مخصوص چیز یا شخص یا جگہ پر دلالت کرے، جیسے: خالدُ (مخصوص لڑکے کا نام)، القلمُ (مخصوص قلم)، حیدرآبادُ (مخصوص شہر کا نام)، الْجَامِعَۃُ (مخصوص یونیورسٹی)۔

نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی غیر متعین یعنی عام چیز پر دلالت کرے، جیسے طالبٌ (کوئی طالب علم) جو متعین نہ ہو۔ کراسۃٌ (کوئی کاپی)۔ اور اسم نکرہ کے آخر میں دو زبر، دو زیر اور دو پیش داخل ہو سکتے ہیں، اس کے برخلاف اسم معرفہ کے آخر میں تنوین داخل نہیں ہو سکتی۔

- کسی اسم نکرہ کو اگر معرفہ بنانا ہو تو اس کے شروع میں ''اَل'' داخل کریں گے، معرفہ بن جائے گا۔ اس کو معرف باللام بھی کہتے ہیں۔
- اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں: .1 اسمِ عَلَم .2 اسم ضمیر .3 اسمِ اشارہ .4 اسمِ موصول .5 اسمِ مُنادٰی .6 مُعرَّف باللام .7 مُضاف اِلی الْمَعْرِفَۃ۔

3.7 کلیدی الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صادقٌ	سچا	داحِس	گھوڑے کا نام
الغَبْرَاء	گھوڑی کا نام	البُسْتَان	باغیچہ
رائع	دیدہ زیب، خوبصورت	طَرَد یطرُد (ن)	دور کرنا، ہٹانا، دھتکارنا
ثَمِیْنَۃٌ	قیمتی	الشَّارِعُ	روڈ
شَقِیْقَۃٌ	حقیقی بہن	مُہذبَاتٌ	سلیقہ مند
عُمَّالٌ	مزدور	المُبَارَاۃُ	میچ
قَطَفَ یَقْطِفُ		توڑنا	

3.8 نمونۂ امتحانی سوالات

3.8.1 معروضی سوالات:

ا۔ معرفہ کہتے ہیں:

a۔ جو کسی صرف خاص چیز پر دلالت کرے　　b۔ جو کسی عام چیز پر دلالت کرے

c۔ جو خاص یا عام دونوں پر دلالت کرے　　d۔ جو کسی خاص چیز یا شخص یا جگہ پر دلالت کرے

۲۔ نکرہ سے معرفہ بنایا جاتا ہے:

a۔ تنوین لگا کر　b۔ اسمائے موصولہ لگا کر　c۔ اسمائے اشارہ لگا کر　d۔ الف لام لگا کر

۳۔ اسم معرفہ ''بورسعید'' مرکب۔۔۔۔۔۔۔ ہے:

a۔اسنادی　b۔اضافی　c۔مزجی　d۔ان میں سے کوئی نہیں

۴۔" اِسْمُ الْجَامِعَة" یہ معرفہ کی کون سی قسم ہے:

a۔معرف باللام　b۔علم　c۔اسم ضمیر　d۔مضاف الی المعرفہ

۵۔لفظ کے اعتبار سے علم کی کتنی قسمیں ہیں؟

a۔ایک　b۔دو　c۔تین　d۔چار

٦۔وہ وصفی نام جو کسی خاص صفت کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہو اسے...... کہتے ہیں

a۔کنیت　b۔لقب　c۔اسم　d۔مقطع

۷۔...... جمع مؤنث حاضر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

a۔أنتَ　b۔أنتم　c۔أنتما　d۔أنتُنّ

۸۔...... اسم اشارہ قریب برائے مذکر اور... اسم اشارہ بعید برائے مذکر ہے۔

a۔هذا... ذلك　b۔ذلك... هذا　c۔هذه... ذلك　d۔تلك... هذه

۹۔...... معرفہ اور...... نکرہ ہے۔

a۔الذي... من　b۔من ... هذا　c۔التي ... اللواتي　d۔ما ... من

۱۰۔...... منادی قریب اور بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

a۔آ　b۔أيا　c۔هيا　d۔يا

3.8.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات:

ا۔مندرجہ ذیل جملوں میں معرفہ کی شناخت کیجیے اور وہ معرفہ کی کون سی قسم ہے اس کو بھی بیان کیجیے۔

ا۔شرح معلمو اللغة العربية الدروس كاملة

۲۔في حقيبتي قلمان وكراسة

۳۔ هذا تلميذ نشيط

۴۔رأيت التلميذ الذي فاز بجائزة التفوق

۵۔إن الرياضة تقوي الجسم

اسم معرفہ	معرفہ کی قسم
معلمو اللغة	معرف بالإضافة

۲ ۔درج ذیل حدیث کوبغور بڑھیے،اوراسمائے معرفہ اوراسمائے نکرہ کو پہچان کر قلم بند کیجیے۔

عن أنس بن مالک أن رجلاً سأل رسو ل الله ﷺ : متى الساعة یا رسول الله، قال: ما أعددت لها ، قال: ما أعددت لها من کثیر صلاة ولا صوم و لا صدقة ولکنی أحب الله ورسوله ، قال: أنت مع من أحببت ۔

۳۔ معرف باللام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ مفصل نوٹ لکھیے۔

۴۔اسمائے موصولہ خاصہ اوراسمائے موصولہ عامہ کو مع أمثلہ تحریر کیجیے۔

۵۔اسمائے اشارہ کی تعریف اوراس کے اقسام بیان کیجیے۔

3.8.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات:

۱۔اسم معرفہ کی تعریف کیجیےاوراس کے اقسام مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

۲۔ معرفہ ونکرہ کی تعریف بیان کیجیے اوراس کے اقسام تحریر کیجیے۔

۳۔ نکرہ کی دس مثالیں،اور معرفہ کی دس مثالیں مع ترجمہ قلم بند کیجیے۔

3.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1. معلم الانشاء(حصہ اول) : عبدالماجد ندوی
2. عربی کا معلم(حصہ اول) : عبدالستار خاں
3. تحفۃ النحو : سراج الدین ندوی
4. تمرین النحو : محمد مصطفی ندوی
5. جامع الدروس العربية : مصطفى الغلاييني
6. النحو الوافي : عباس حسن

اکائی:4

مرکب اضافی و مرکب وصفی

اکائی کے اجزا:

4.0 تمہید
4.1 مقصد
4.2 مرکب کی تعریف واقسام
4.3 مرکب اضافی (مضاف، مضاف الیہ)
4.4 تمارین
4.4.1 مرکب اضافی بہ حیثیت جزءِ جملہ
4.5 مرکب وصفی (صفت موصوف)
4.6 صفت موصوف تثنیہ
4.7 صفت موصوف جمع
4.8 تمارین
4.8.1 مرکب وصفی بہ حیثیت جزءِ جملہ
4.9 تمارین
4.10 اکتسابی نتائج
4.11 کلیدی الفاظ
4.12 نمونۂ امتحانی سوالات
4.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

4.0 تمہید

دو یا دو سے زیادہ لفظوں کو آپس میں خاص انداز سے جوڑنے اور ترتیب دینے کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں:

1. مرکب تام 2. مرکب ناقص

مرکب تام وہ مرکب ہے جس میں کسی خبر یا حکم کا پتہ چلے یا کوئی خواہش معلوم ہو یعنی پوری بات سمجھ میں آجائے۔اس کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں۔جیسے: هذِهِ السَّاعَةُ جَدِيدَةٌ (یہ گھڑی نئی ہے)،اِنْقَطَعَ الْمَطَرُ (بارش رک گئی)،هَاتِ الْمَاءَ(پانی لاؤ)، أرِيْدُ أنْ أذْهَبَ إلى السُّوقِ(میں بازار جانا چاہتا ہوں)

مرکب ناقص وہ مرکب ہے جس میں نہ کسی خبر یا حکم کا پتہ چلے اور نہ ہی کوئی خواہش معلوم ہو۔یعنی جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے بلکہ ادھوری رہ جائے۔ جیسے :لَوْنُ الزَّهْرِ (پھول کا رنگ)، اَلْمَاء الصَّافِي (صاف پانی)، فِي الْبَيْتِ (گھر میں)، هذا الْكِتابُ(یہ کتاب)، أحَدَ عَشَرَ (گیارہ)۔یہ سب مرکب ناقص ہیں۔یعنی یہ جملے کے اجزا ہیں جملہ نہیں ہیں۔ان کو جملے کی شکل دینے کے لیے ان کے آگے یا پیچھے کچھ الفاظ کا اضافہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بات مکمل ہو سکے۔ جیسے: لونُ الزَّهرِ جَميلٌ(پھول کا رنگ خوبصورت ہے)۔المَاء الصَّافِي ثَمِينٌ جِدًّا (صاف پانی بہت مہنگا ہے)

مرکب ناقص کے کئی اقسام ہیں۔ جیسے مرکب اضافی، مرکب وصفی اور مرکب مزجی وغیرہ۔لیکن یہاں آپ صرف مرکب اضافی اور مرکب وصفی کے بارے میں پڑھیں گے۔

مرکب اضافی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں ایک لفظ کی اضافت یا نسبت دوسرے لفظ کی طرف کی جائے جس سے تخصیص یا تعیین کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، جیسے كِتابُ الْوَلَدِ(لڑکے کی کتاب)،لونُ الزَّهْرِ (پھول کا رنگ)۔

مرکب وصفی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دوسرا لفظ پہلے لفظ کی کوئی صفت یا کیفیت کو بتائے جیسے اَلْقَلَمُ الْجَدِيدُ (نیا قلم)، اَلْمَاء الصَّافِي (صاف پانی)۔

4.1 مقصد

اس اکائی میں آپ:

- مرکبات کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔
- یہ سیکھیں گے کہ عربی زبان میں کس طرح دو یا دو سے زیادہ لفظوں کو باہم جوڑ کر مرکب بناتے ہیں۔
- مرکب اضافی اور مرکب وصفی کے بارے میں تفصیلات جان سکیں گے۔

4.2 مرکب کی تعریف واقسام

اگر تنہا لفظ ہو تو اس کو مفرد کہتے ہیں۔اور جب دو یا دو سے زیادہ مفرد الفاظ آپس میں جوڑ دیے جائیں تو اس کو مرکب کہتے ہیں۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔(1) مرکبِ تام)2 (مرکبِ ناقص

4.2.1 مرکبِ تام:

مرکب تام اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں کسی خبر، خواہش یا حکم کا پتہ چلتا ہے۔اس کو جملہ بھی کہتے ہیں، جیسے

الکتابُ عَلَی الطَّاوِلَۃِ۔(کتاب میز پر ہے)۔ أذْھَبُ إلی الْجَامِعَۃِ۔(میں یونیورسٹی جاتا ہوں)۔

اِغْسِلْ یَدَیْكَ۔ (اپنے ہاتھ دھولو)۔ اَلْجَوُّ حَارٌّ (موسم گرم ہے)۔

4.2.2 مرکبِ ناقص:

وہ مرکب ہے جس میں بات پوری طرح واضح نہ ہو، مکمل مفہوم جاننے کے لیے مزید الفاظ درکار ہوں۔ دوسرے الفاظ میں مرکبِ ناقص جملہ نہیں ہوتا ہے بلکہ جملہ کا ایک جزء ہوتا ہے۔ جیسے اسمُ الولدِ (لڑکے کا نام)، الھَاتِفُ الْجَدِیْدُ (نیا فون)۔

مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں۔ جن میں دو قسمیں کثیر الاستعمال ہیں۔

(1) مرکب اضافی (2) مرکب وصفی

ہم پہلے مرکب اضافی کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے پھر مرکب وصفی کے بارے میں پڑھیں گے۔

4.3 مرکب اضافی (مضاف، مضاف الیہ)

مرکب اضافی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دو لفظ ایک خاص ترتیب کے ساتھ آپس میں جوڑ دیے جاتے ہیں جس سے تخصیص یا تعیین کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔اس طرح دو لفظوں کو آپس میں ترتیب دینے کے عمل کو اِضافت کہتے ہیں۔ نیچے دی گئی مثالوں پر غور کیجیے۔

اِسْمُ الْوَلَدِ لڑکے کا نام

لَوْنُ الْوَرْدَۃِ گلاب کا رنگ

سِعْرُ الْکِتَابِ کتاب کی قیمت

ان مثالوں میں پہلے لفظ کی اضافت یا نسبت دوسرے لفظ کی طرف کی گئی۔یعنی ''اسم'' کی اضافت ''الولد'' کی طرف۔اور اسی طرح دیگر مثالوں میں بھی پہلے لفظ کی اضافت دوسرے لفظ کی طرف کی گئی ہے۔ یہ تمام مرکب اضافی کی مثالیں ہیں۔ مرکب اضافی کے پہلے لفظ کو مضاف کہتے ہیں۔اور دوسرے لفظ کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

پہلی مثال اسمُ الولدِ میں اسمُ مضاف کہلاتا ہے اور " الولدِ" کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

اس طرح لونُ الوردۃِ میں لون مضاف ہے اور الوردۃ مضاف الیہ ہے۔اور سعرُ الکتابِ میں "سعر" مضاف واقع ہے اور الکتابِ مضاف الیہ۔

مرکب اضافی کو مضاف، مضاف الیہ بھی کہتے ہیں۔

اضافت سے ایک طرح تخصیص اور تعیین کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

مثلاً جب ہم سِعْرُ الْكِتَابِ کہیں گے تو مراد کتاب کی قیمت ہوگی، کسی اور چیز کی نہیں۔ اسی طرح لَوْنُ الْوَرْدَةِ میں رنگ کی خصوصیت گلاب کے ساتھ ہوگی۔ یعنی گلاب کا رنگ، کسی اور چیز کا نہیں۔

یعنی صرف سِعْر کہا جائے گا تو کسی بھی چیز کی قیمت مراد ہو سکتی ہے، میز کی، قلم کی، بیاگ کی۔ لیکن جب ہم نے الکتاب کہہ کر سعر کی اضافت اس کی طرف کر دی تب یہ بات متعین ہو گئی کہ کتاب کی قیمت مراد ہے کسی اور چیز کی نہیں۔ اور اسی طرح جب ہم صرف لون کہیں گے تو کس چیز کا رنگ مراد ہے متعین نہیں ہوگا۔ لیکن جب اس کے آگے الوردۃ ذکر کر دیا گیا تو اب متعین ہو گیا کہ گلاب کا رنگ۔ اس اضافت یا نسبت کو اردو میں عام طور پر "کا" "کی" یا "کے" جیسے الفاظ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

اوپر دی ہوئی مثالوں پر غور کرنے سے ایک اور بات سمجھ میں آتی ہے۔ مرکب اضافی کے پہلے لفظ یعنی مضاف پر کہیں بھی "ال" نہیں ہے اور دوسرے لفظ یعنی مضاف الیہ کے آخری حرف پر تمام مثالوں میں کسرہ (--ِ) یعنی زیر کی علامت ہے۔

اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضاف پر 'ال' نہیں آتا اور نہ ہی اس پر تنوین --ً --- --ٌ آتی۔ بلکہ اس پر صرف --َ، --ِ یا --ُ آئے گا۔ اور اگر مضاف تثنیہ یا جمع کا صیغہ ہو تو اس کے آخر سے "ن" حذف ہو جائے گا، جیسے:

بَابَا الْبَيْتِ (گھر کے دو دروازے)۔

عقربا الساعةِ (گھڑی کی دو سوئیاں)

بابا اصل میں بابان تھا جو بَابٌ کا تثنیہ ہے، اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔ دوسری مثال میں بھی "عقربان" تثنیہ سے نون حذف ہو گیا۔

مُسْلِمُو الْهِنْد (ہندوستان کے مسلمان)

سائقو القطارِ (ٹرین کے ڈرائیور)

مسلمو اصل میں مسلمون تھا جو مسلم کی جمع ہے۔ اضافت کی وجہ سے "ن" حذف ہو گیا۔

مضاف الیہ کے آخر حرف پر کسرہ ہوگا۔ یعنی مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا۔ دوسری مثال میں سائقون جمع کے صیغے سے نون حذف ہو گیا۔

مضاف الیہ کے آخر حرف پر کسرہ ہوگا یعنی مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا۔

البتہ مضاف کے آخر پر عامل کے اعتبار سے ضمہ (--ُ) فتحہ (--َ) اور کسرہ (--ِ) آئے گا۔ اور اگر اس سے پہلے اگر فتحہ (--َ) یا کسرہ (--ِ) دینے والا کوئی عامل (سبب) نہ ہو تو مضاف کے آخر میں ضمہ (--ُ) ہی آئے گا۔

ان مثالوں پر غور کیجیے۔ یہ سب مضاف، مضاف الیہ کی مثالیں ہیں۔

عُطْلَةُ الصَّيْفِ	گرما کی چھٹی	بَيْتُ اللّٰهِ	اللہ کا گھر
يَوْمُ الْجُمُعَةِ	جمعہ کا دن	بابُ الجَامِعَةِ	یونیورسٹی کا دروازہ
فَصْلُ الشِّتاء	سرما کا موسم	سِنُّ الطَّالِبِ	طالب علم کی عمر
لاعبو البلادِ	ملک کے کھلاڑی	منارتا المسجدِ	مسجد کے دو منار

4.4 تمارین

1۔ درج ذیل الفاظ سے پہلے مناسب مضاف لگائیے۔

...... 1.المُعَلِّمِ ......2. القلَمِ

...... 3.الكتاب ...... 4. الشَّجَرَةِ

...... 5.اَلْاِمْتِحانِ ...... 6. الصيفِ

...... 7.اللهِ ...... 8. حامدٍ

...... 9.الغُرْفَةِ ...... 10. اليَدِ

2۔ درج ذیل الفاظ کے آگے مناسب مضاف الیہ لگائیے۔

1.بابُ ...... 2. كتابُ......

3.هاتِفُ ...... 4. اِسْمُ......

5.لونُ ...... 6. قلبُ ......

7.نُورُ ...... 8. طَعْمُ ......

9.سَيَّارَةُ ...... 10. غُرْفَةُ ......

3۔ دیے گئے لفظوں کو باہم اس طور پر جوڑیے کہ وہ مرکب اضافی بن جائیں۔

درس	سيارة	الامتحان	الهاتف	رقم
المدير	الكتاب	عطلة	نتيجة	الصيف

4۔ اردو میں ترجمہ کیجیے۔

1.مَبْنَى الْجَامِعة 2. طُولُ الْغُرْفَةِ

3.جَوُّ الْمَدينةِ 4. سَاعَةُ الْيَدِ

5.دَرْسُ الْكِتابِ 6. حَقِيبَةُ الطَّبِيبِ

7.سَيَّارَةُ الْمُهَنْدِسِ 8. زَعِيمُ الْهِنْدِ

9.حَرْبُ اْلاِسْتِقْلالِ 10. مَوْعِدُ الْقِطَارِ

5۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. گرمی کا موسم 2. ٹیلیفون کی قیمت

3.حامد کی گھڑی 4. پرنسپل کی کار

5.لڑکی کا بیاگ 6. معلم کی کرسی

7.دروازہ کا رنگ 8. تخت کی لمبائی

9.یونیورسٹی کی عمارت 10. اللہ کی کتاب

6۔ درج ذیل الفاظ کو اضافی ترکیب میں تبدیل کیجیے۔

السيارتان الجامعة۔	المعلمون المدرسة
شفتان البنت	سائقون السيارة
الرسالتان الوالد	لاعبون الهند

7۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. دوست کے دو خط	2. لڑکے کے دو ہاتھ
3. یونیورسٹی کے ملازمین	4. گھڑی کی دونوں سوئیاں
5. علم دوست افراد	6. عربی کے معلمین

4.4.1 مرکب اضافی بہ حیثیت جزءِ جملہ:

مضاف، مضاف الیہ جملہ نہیں ہوتے بلکہ جملہ کا جزء ہوتے ہیں۔ یہ بطور مبتدا اور خبر اور مفعول بہ وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔

مضاف، مضاف الیہ بطور مبتدا:

حقيبة الطبيب كبيرةٌ	ڈاکٹر کا بیاگ بڑا ہے۔
سَيَّارَةُ الْمُدِيرِ واقِفَةٌ.	پرنسپل کی کار کھڑی ہے۔
رَقْمُ الْهَاتِفِ جديدٌ.	ٹیلیفون کا نمبر نیا ہے۔
مَبْنَى الْجامِعَةِ فَخْمٌ.	یونیورسٹی کی عمارت شاندار ہے۔
دَرَّاجَةُ خالِدٍ قَدِيمَةٌ.	خالد کی سائیکل پرانی ہے۔

ان مثالوں میں مرکب اضافی یعنی مضاف، مضاف الیہ مبتدا واقع ہے۔ اور ان کے بعد آنے والا لفظ ان کی خبر واقع ہو رہا ہے۔

مضاف، مضاف الیہ بطور خبر:

هذا قلُم الحبرِ.	یہ فونٹن پن ہے۔
محمد رسول الله.	محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
أنا ابنُ المدرسِ.	میں مدرس کا لڑکا ہوں۔
القرآن كتاب الله.	قرآن اللہ کی کتاب ہے۔
هذه سيارةُ المدير.	یہ پرنسپل کی کار ہے۔
نحن طلاب العربية.	ہم عربی کے طلبہ ہیں۔
هوسائق السيارةِ.	وہ کار کا ڈرائیور ہے۔
العلماء ورثة الأنبياء.	علما انبیا کے جانشین ہیں۔

ان مثالوں میں مرکب اضافی خبر واقع ہے، اور ان سے پہلے والا لفظ ان کا مبتدا واقع ہو رہا ہے۔

4.4.2 مضاف، مضاف الیہ بطور مفعول بہ:

رأيتُ هلالَ العيد.	(میں نے عید کا چاند دیکھا)
اشترى سعيدٌ قلمَ الحبرِ.	(سعید نے فونٹین پن خریدا)
تسلّمَ راشدٌ رسالةَ الوالدِ.	(راشد کو اپنے والد کا خط ملا)
هل سمعتَ أذانَ الفجرِ؟	(کیا آپ نے فجر کی اذان سنی)
أسمع نصيحةَ الأستاذِ.	(میں استاد کی نصیحت کو سنتا ہوں)
سألتُ رقمَ الهاتفِ.	(میں نے فون نمبر دریافت کیا)

معلومات کی جانچ:

1. مرکب کسے کہتے ہیں؟
2. مرکب ناقص سے کیا مراد ہے؟
3. مضاف کس کو کہتے ہیں؟
4. مضاف الیہ کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

4.5 مرکب وصفی (صفت موصوف)

آپ نے پچھلے صفحات میں مرکب ناقص کے بارے میں پڑھا۔ اور یہ بھی پڑھا ہے کہ مرکب وصفی بھی مرکب ناقص کی ایک قسم ہے۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے لفظ کی کوئی صفت بتائے وہ مرکب وصفی ہے۔ مرکب وصفی کو صفت۔ موصوف بھی کہتے ہیں۔ ان مثالوں پر غور کیجیے۔

1.كتابٌ مُفيدٌ	ایک مفید کتاب	7-الكتابُ المفيدُ	مفید کتاب
2.مَيْدَانٌ فَسِيْحٌ	ایک وسیع میدان	.8 الميدان الفسيحُ	وسیع میدان
3.قَلَمٌ جَديدٌ	ایک نیا قلم	.9 القلمُ الجديدُ	نیا قلم
4.وَرْدَةٌ جَمِيلَةٌ	ایک خوبصورت گلاب	.10 الوردةُ الجميلةُ	خوبصورت گلاب
5.تُفَّاحَةٌ حُلْوَةٌ	ایک میٹھا سیب	.11 التفاحةُ الحلوة	میٹھا سیب
6.حَدِيقَةٌ نَظِيفَةٌ	ایک صاف ستھرا باغ	.12 الحديقةُ النظيفةُ	صاف ستھرا باغ

ان مثالوں پر غور کرنے سے ہمیں کچھ ضروری باتوں کا پتہ چلتا ہے۔

1. عربی میں موصوف یعنی وہ اسم جس کی کوئی صفت بیان کی جارہی ہو پہلے آتا ہے اور صفت اس کے بعد آتی ہے۔ جیسے ''كتابٌ'' موصوف ہے اور '' مفيدٌ'' اس کی صفت ہے۔ اسی طرح میدانٌ موصوف ہے اور فسیحٌ اس کی صفت ہے۔

موصوف کو منعوت اور صفت کو نعت بھی کہتے ہیں۔

2. صفت ہر حال میں اپنے موصوف کی تابع ہوتی ہے۔ جیسا موصوف ہوگا ویسی ہی صفت بھی ہوگی۔ دوسرے الفاظ میں صفت اعراب میں، تذکیر وتانیث میں، تعریف و تنکیر میں، واحد تثنیہ اور جمع میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔یعنی موصوف مذکر ہو تو صفت بھی مذکر ہوگی، موصوف مؤنث ہو توصفت بھی مؤنث ہوگی۔ موصوف معرفہ ہو توصفت بھی معرفہ ہوگی، موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی۔ موصوف واحد ہو توصفت بھی واحد، موصوف تثنیہ ہو توصفت بھی تثنیہ، موصوف جمع ہو توصفت بھی جمع ہوگی۔

پہلی مثال کتابٌ مفیدٌ میں چوں کہ موصوف کتابٌ مذکر ہے اس لیے اس کی صفت مفیدٌ بھی مذکر ہے۔ کتابٌ واحد ہے اس لیی مفیدٌ بھی واحد کا صیغہ ہے۔ کتابٌ نکرہ ہے۔اس لیے مفیدٌ بھی نکرہ ہے۔

وردةٌ جمیلةٌ میں وردةٌ موصوف چوں کہ مؤنث ہے اس لیے اس کی صفت جمیلةٌ بھی مؤنث ہے، موصوف واحد ہے اس لیے صفت بھی واحد ہے، موصوف نکرہ ہے اس لیے اس کی صفت بھی نکرہ ہے اور وردةٌ کے آخر میں ضمتین (ــٌــ) ہے اسی لیے جمیلةٌ کے آخر میں بھی ضمتین (ــٌــ) ہے۔ اس کے برخلاف الکتابُ المفیدُ میں موصوف الکتابُ معرفہ ہے۔ چونکہ اس سے پہلے "ال" موجود ہے، اس لیے اس کی صفت پر بھی " ال" لگا کر اسے معرفہ بنالیا گیا ہے۔ چوں کہ الکتابُ کے آخر میں ضمہ ــُــ ہے لہذا المفیدُ کے آخر میں بھی ضمہ ــُــ ہے۔اسی طرح ساری مثالوں پر غور کیجیے۔

4.6 صفت موصوف تثنیہ

1. وَلَدَانِ نَشِیطَانِ	5. اَلْوَلَدَانِ النَّشِیطَانِ
2. قَلَمَانِ جَمِیلانِ	6. اَلْقَلَمانِ الْجَمِیلانِ
3. بِنْتَانِ نَشِیطَتَان	7. اَلْبِنْتَانِ النَّشِیطَتَانِ
4. حَدِیْقَتَانِ کَبِیْرَتَانِ	8. اَلْحَدِیْقَتَانِ الْکَبِیْرَتَانِ

ان مثالوں میں موصوف ولدان، قلمان وغیرہ تثنیہ ہیں لہذا ان کی صفت کو بھی آخر میں "انِ" لگا کر تثنیہ بنادیا گیا ہے۔اور جہاں موصوف پر "ال" ہے اس کی صفت پر بھی "ال" لگادیا گیا ہے تاکہ صفت اور موصوف کے درمیان پوری مطابقت پائی جائے۔

4.7 صفت موصوف جمع

1. الطُّلَّابُ الْمُجْتَهِدُوْنَ	محنتی طلبہ
2. الْمُعَلِّمُوْنَ الْمَاهِرُوْنَ	ماہر اساتذہ
3. الْمُهَنْدِسُوْنَ الْکِبَارُ	بڑے انجینیر
4. اْلاَعْضَاءِ الْجُدُدُ	نئے ارکان
5. البَنَاتُ الْمُسْلِمَاتُ	مسلم لڑکیاں
6. الأمَّهاتُ الْمُشْفِقَاتُ	شفیق مائیں
7. طَالِباتٌ ذَکِیَّاتٌ	ذہین طالبات

ان مثالوں میں موصوف جمع کا صیغہ ہے جیسے الطلابُ جو طالبٌ کی جمع ہے اور وہ مذکر ہے۔اس کی صفت المجتهدون بھی جمع کا صیغہ ہے جو المجتهد کی جمع ہے۔ الأعضاء موصوف عُضْوٌ کی جمع ہے۔ لہذا اس کی صفت جُدُدٌ بھی جمع ہے، جس کا واحد جديدٌ ہے۔اسی طرح ساری مثالیں ہیں۔چوں کہ یہاں موصوف مذکر ہے لہذا صفت بھی مذکر ہے۔

موصوف البناتُ جمع مؤنث کا صیغہ ہے جس کا واحد البنتُ ہے۔اس کی صفت المسلماتُ بھی جمع ہے، جس کا واحد المسلمة ہے۔چوں کہ البنات معرفہ ہے لہذا المسلمات بھی معرفہ ہے۔ طالباتٌ موصوف جمع مؤنث ہے اور نکرہ ہے لہذا اس کی صفت ذكياتٌ بھی جمع مؤنث اور نکرہ ہے۔

جب موصوف تثنیہ یا جمع ہو تو اس کی صفت بھی تثنیہ یا جمع ہو گی،البتہ اگر موصوف غیر ذوی العقول کی جمع ہو جو غیر عاقل ہو، یعنی جن میں عقل و شعور نہیں ہے تو ان کی صفت عموماً واحد مؤنث آتی ہے۔ جیسے:

الأقلامُ الجديدة	نئے قلم	الحَدَائِقُ الْفَسِيحَةُ	وسیع باغات
الكُتُبُ الْمُفِيدَةُ	مفید کتابیں	التَّمَارِينُ السَّهْلَةُ	آسان مشقیں
البقراتُ السمِيْنَةُ	موٹی گائیں	الجبال الراسية	مضبوط جمے ہوئے پہاڑ

یہاں چوں کہ موصوف الأقلام (قلم کی جمع)، الكتُبُ (کتاب کی جمع)، الحدائق (الحديقة کی جمع) ،التمارین (تمرین کی جمع)البقرات (البقرة کی جمع)،اور الجبال (الجبل کی جمع)ایسے اسماہیں جو غیر ذوی العقول پر دلالت کرتے ہیں۔ لہذا ان کی صفت واحد مؤنث لائی گئی ہے جیسے: الجديدة، المفيدة، الفسيحة، السهلة، السمينةاور الراسية۔البتہ تاکید کی خاطر کبھی ان کی صفت جمع مؤنث بھی لائی جاتی ہے۔ جیسے:البقراتُ السِّمَانُ اور الجبالُ الراسياتُ۔

16.9 تمارین

1۔درج ذیل اسما کے آگے مناسب صفات لگا کر ان کو مرکب وصفی بنائیں

1.هاتفٌ	2. طالبٌ
3.كتابٌ	4. بنتٌ
5.طاولةٌ	6. الحديقةُ
7.الولد	8. المسجد
9.الوردة	10. الساعة
11.الجامعة	12. المعلم

2۔درج ذیل صفات سے پہلے مناسب موصوف ذکر کریں۔

1. .... جميلةٌ	2. .... المفيدُ
3............................. الجديدُ	4. .... الماهرُ
5. .... القديمة	6. .... المفتوح
7. ....ذَكِيٌّ	...8. .... فسيحةٌ

9.سَهْلٌ ...... 10. ...... الكبير

3۔مندرجہ ذیل موصوف کے لیے مناسب صفت تجویز کریں۔

1.الرجالُ	2. الأُمَّهاتُ	3.البنتان	4. الطُّلَّابُ ......
5.طالبات	6. كتابان	7.حديقتان	8. البابان ......
9.الأقْلامُ	10. سَاعَاتٌ	11.تَمَارِيْنُ	12. طَاوِلَاتٌ ......
13.الأطِبَّاء	14. السَّمَاء	15.المَسَاجِدُ	16. الجَامِعَاتُ ......

4۔عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1.نئی کتاب	2. محنتی طالب علم	3.خوبصورت قلم	4. کھلا ہوا گلاب
5.خوبصورت باغیچہ	6. ٹھنڈا پانی	7. تازہ ہوا	8. وسیع میدان
9.پرانی میز	10. میٹھا سیب		

5۔اردو میں ترجمہ کیجیے۔

1.الأزْهَارُ المُفَتَّحةُ	2. الدُّرُوسُ المُفِيدَةُ	3. المَسَاجِدُ القَديمَةُ
4. الحَرُّالشَّدِيْدُ	5.السَّماء الصَّافِيَةُ	6. كُرْسِيٌّ مُرِيحٌ
7.مِصْبَاحٌ كَهْرَبَائِيٌّ	8. الحُجْرَةَ الضَّيِّقَةُ	9. المَاء العَذْبُ
10. الهَوَاء الطَّلْقُ		

6۔عربی میں ترجمہ کیجیے:

1. وسیع مساجد	2. ماہر اطبا	3.مفید کتابیں	4. سستے قلم
5. کھلے ہوئے پھول	6. آسان اسباق	7.تیز رفتار کاریں	8. روشن ستارے

16.9.1 مرکب وصفی بہ حیثیت جزئے جملہ

جس طرح مرکب اضافی جملہ کا جز ہوتا ہے اسی طرح مرکب وصفی بھی جملے کا جز ہوتا ہے جملہ نہیں ہوتا ہے۔اسی لیے ان کو مرکب ناقص کہتے ہیں۔

1.هذا كتابٌ مفيدٌ.	یہ ایک مفید کتاب ہے۔
2.تلك حديقةٌ فسيحةٌ.	وہ ایک وسیع باغ ہے۔
3.ذهبتُ إلى الجامعةِ المفتوحةِ.	میں اوپن یونیورسٹی کو گیا۔
4.أخَذْتُ قلماً جديدًا.	میں نے ایک نیا قلم لیا۔
5.الطالبُ المُجْتَهِدُ ناجحٌ.	محنتی طالب علم کامیاب ہوتا ہے۔
6.الوردة الجميلة مُفَتَّحَةٌ.	خوبصورت گلاب کھلا ہوا ہے۔

پہلی مثال میں مرکب وصفی كتابٌ مفيدٌ جملے کا جز یعنی خبر ہے۔

دوسری مثال میں حدیقۃٌ فسیحۃٌ مرکب وصفی ہے اور وہ بھی خبر واقع ہے۔

تیسری مثال میں الجامعۃ المفتوحۃ مرکب وصفی مجرور واقع ہوا کیونکہ اس پر حرف جر "اِلی" داخل ہوا۔ اس لیے موصوف اور صفت مجرور ہیں یعنی دونوں کے آخر میں کسرہ (ـِــ) ہے۔

چوتھی مثال میں قلماً جدیدًا مرکب وصفی مفعول بہ واقع ہے۔ چونکہ اس سے پہلے أخذتُ فعل بافاعل موجود ہے۔ اسی لیے قلماً منصوب ہے اسی طرح اس کی صفت جدیداً بھی منصوب ہے۔

پانچویں مثال میں الطالبُ المجتھدُ مرکب وصفی مبتدا واقع ہے اور نَاجِحٌ اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مذکر ہیں۔

چھٹی مثال میں الوردۃُ الجمیلۃ مرکب وصفی مبتدا واقع ہے اور مُفَتَّحۃٌ اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مؤنث ہیں۔

واضح رہے کہ ان تمام مثالوں میں مرکب وصفی جملہ کا ایک جز ہے۔ خواہ وہ مبتدا یا خبر کی شکل میں ہو خواہ مفعول یا مجرور کی شکل میں ہو۔

4.8 تمارین

1۔ موصوف اور صفت کی نشاندہی کیجیے۔

ذهب خليل الى الحديقة العامة مع صديق حميم له، فوصلا هناك في الساعة الخامسة مساءً، رأيا هناك رجلا مسكينا يمدّ يدَه الى الناسِ فدفع له خليل خمسين روبية۔ دعا ذلک المسكينُ له وشكر شكرا جزيلا.

2۔ مناسب خبر کے ذریعہ جملہ مکمل کیجیے۔

1.الطالب المجتهدُ.......................................	2. الساعةُ اليَابَانِيّةُ.......................................
3.النّجم الصغيرُ.......................................	4. القُرآنُ الكريْمُ.......................................
5.الأشجار الطويلةُ.......................................	6. الحدائقُ الفسيحةُ.......................................
7.البناتُ المؤدباتُ.......................................	8. المعلمونَ المشفقونَ.......................................
9.الصُحف اليومية.......................................	10. الفواكه الطازجة.......................................

3۔ خالی جگہوں کو مناسب لفظ کے ذریعہ پُر کیجیے:

1. ....بلدةٌ مباركةٌ	2. ....كتابا جديدا
3.......................................رسالة قصيرة	4. ....مهندس كبيرٌ
5.......................................ولد زكي	6. ....بالخطِّ الجميلِ
7.......................................سيّارة جديدة	8. ....في بيت قديم
9۔ ....تفّاحةً حلوةً	10.......................................هاتف ذكيٌّ

معلومات کی جانچ:

1. مرکب وصفی کی تعریف کیجیے؟
2. موصوف کسے کہتے ہیں؟

3. غیر ذوی العقول سے کیا مراد ہے؟

4.10 اکتسابی نتائج

- آپ کو یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ہو گا کہ مرکب اضافی اور مرکب وصفی دراصل مرکب ناقص کی قسمیں ہیں۔ مرکب اضافی اور مرکب وصفی دونوں جملے کا جز ہوتے ہیں پورا جملہ نہیں ہوتے۔ انہیں جملہ کی شکل دینے کے لیے مزید ایک یا کچھ اجزا درکار ہوتے ہیں۔
- مرکب اضافی مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنتا ہے، مرکب اضافی میں پہلے لفظ کی اضافت دوسرے لفظ کی طرف کی جاتی ہے، جس سے ایک طرح کی تخصیص یا تعیین پیدا ہوتی ہے۔ مضاف پر ''ال'' اور تنوین نہیں آتی جب کہ مضاف الیہ کے آخر میں کسرہ ہوتا ہے۔ اس پر ضرورت ہو تو ''ال'' داخل کیا جاتا ہے۔ ہاں اگر وہ اسمِ علم ہو یا اسے نکرہ استعمال کرنا مقصود ہو تو اس پر ''ال'' داخل نہیں کیا جائے گا۔
- مرکب وصفی موصوف اور صفت سے مل کر بنتا ہے۔ موصوف کو منعوت اور صفت کو نعت بھی کہتے ہیں۔ عربی میں پہلے موصوف ہو گا پھر صفت آئیگی جب کہ اردو میں عموماً پہلے صفت کا ذکر ہوتا ہے اس کے بعد موصوف ذکر کیا جاتا ہے۔
- صفت ہر معاملہ میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے، یعنی اگر موصوف مذکر ہو تو صفت بھی مذکر ہو گی، موصوف مؤنث ہو تو صفت بھی مؤنث ہو گی، موصوف واحد یا تثنیہ کا صیغہ ہو تو صفت بھی اسی طرح کا صیغہ ہو گی۔ موصوف اگر جمع ہو تو صفت بھی جمع ہو گی، تاہم اگر موصوف غیر ذوی العقول اسم کی جمع ہو تو عموماً صفت واحد مؤنث ہو گی۔ اسی طرح صفت اعراب میں بھی موصوف کے مطابق ہو گی۔

4.11 کلیدی الفاظ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
الیَدُ	ہاتھ	الغُرْفَۃُ	کمرہ
قَلْبٌ	دل	الھَاتِف	فون
طَعْمٌ	مزہ، ذائقہ	سَیَّارَۃٌ	کار
رَقْمٌ	نمبر	اَلْمُدِیْرُ	پرنسپل، منیجر
مَبْنَی	عمارت	جَوٌّ	آب وہوا
حَرْبٌ	جنگ	اَلْاِسْتِقْلَال	آزادی
مَوْعِدٌ	وقت	اَلْقِطَارُ	ریل گاڑی
زَعِیْمٌ	لیڈر	نشیطٌ	چاق وچوبند
الطازجۃُ	تازہ	شَفَۃٌ	ہونٹ

اَلْمُنْتَخَبُ	ٹیم	الهاتف الذكي	اسمارٹ فون
مُجْتَهِدٌ	محنتی	تَمْرِيْنٌ	مشق

4.12 نمونۂ امتحانی سوالات

4.12.1 معروضی سوالات

1۔ مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a)دو (b) تین (c)چار

2۔ ...... وہ ہے جس میں نہ کسی خبر یا حکم کا پتہ چلے اور نہ ہی کوئی خواہش معلوم ہو۔

(a)مرکب تام (b)مرکب ناقص (c)جملہ مفیدہ

3۔ ان میں سے کون مرکب ناقص نہیں ہے؟

(a)مرکب اضافی (b)مرکب وصفی (c)جملہ مفیدہ

4۔ مضاف الیہ ہمیشہ...... ہوگا۔

(a)مرفوع (b)منصوب (c) مجرور

5۔ صفت اعراب میں، تذکیر وتانیث میں، تعریف وتنکیر میں اور...... میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

(a)فعل وفاعل (b)زمانہ (c)واحد تثنیہ اور جمع

6۔ ایسے اسما ہیں جو غیر ذوی العقول پر دلالت کرتے ہیں ان کی صفت...... آتی ہے۔

(a)واحد مؤنث (b)جمع مؤنث (c) جمع مذکر

7۔ الأقلامُ......

(a)الجديدة (b) الجديدات (c) الجدد

8۔ باب......

(a)الغرفةُ (b) الغرفةَ (c) الغرفةِ

9۔ الأشجار......

(a)الطويلةُ (b) الطويلةَ (c)الطويلةِ

10۔ الْمُهَنْدِسُوْنَ......

(a)الْكبيرة (b) الْكبيرات (c) الْكِبَارُ

4.12.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات:

1. مرکب وصفی کی مثالوں کے ذریعہ تشریح کیجیے۔

2. مرکب اضافی سے کیا مراد ہے وضاحت کیجیے۔

3. مرکب وصفی پر مشتمل پانچ جملے بنائیے۔

4۔ درج ذیل صفات سے پہلے مناسب موصوف ذکر کریں۔

1- .... المفتوح	2. .... الكبيرُ
3- .... الجديدُ	4. .... سَهْلُ
5- .... القديمة	6. .... المفتوحةُ
7- .... فسيحةٌ	8. .... ذَكِي
9- .... الماهرٌ	10. .... المفيد

5۔ مندرجہ ذیل موصوف کے لیے مناسب صفت تجویز کریں۔

1.الأقْلامُ	8. سَاعَاتٌ ....
2.تَمَارِيْنُ	9. طَاوِلَاتٌ ....
3.الأطِبَّاء	10. السَّمَاء ....
4.المَسَاجِدُ	11. الجَامِعَاتُ ....
5. الرجالُ	12. الأُمَّهاتُ ....
6.البنتان	13. الطُّلَّابُ ....
7.طالبات	14. كتابان ....
8.حديقتان	15. البابان ....

4.12.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

۱۔ موصوف صفت میں کتنی چیزوں میں مطابقت ہوتی ہے؟ مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

۲۔ مضاف الیہ کا اعراب کیا ہوتا ہے؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کیجیے۔

۳۔ بیس جملے اس طرح بنائیے کہ مضاف مضاف الیہ ان میں مبتدا واقع ہوں۔

4.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1. تمرين النحو محمد مصطفی ندوی
2. عربی کا معلم عبدالستار خان
3. تحفة النحو سراج الدین ندوی
4. منهاج العربية سید نبی حیدرآبادی

اکائی نمبر: 5

مبتدا و خبر

اکائی کے اجزا:

5.0 تمہید

5.1 مقصد

5.2 جملہ اسمیہ کی تعریف

5.3 مبتدا خبر کا تعلق

5.4 مبتدا اور خبر کے احکام

5.5 مبتدا معرفہ کی مثال

5.6 مبتدا بہ شکل نکرہ

5.7 مبتدا کا مقدم ہونا

5.8 خبر کی شکلیں

5.9 خبر جار مجرور کی شکل میں

5.10 خبر ظرف کی شکل میں

5.11 خبر جملہ کی شکل میں

5.12 مبتدا کی ایک سے زیادہ خبر

5.13 اکتسابی نتائج

5.14 کلیدی الفاظ

5.15 نمونہ امتحانی سوالات

5.16 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

5.0 تمہید

عربی زبان میں جملے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ایک جملہ اسم سے شروع ہوتا ہے جسے جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے اور دوسرا جملہ فعل سے شروع ہوتا ہے جسے جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔

جملہ اسمیہ دو اجزا سے مرکب ہوتے ہیں جن میں ایک کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ مبتدا کے لیے مسند الیہ اور محکوم علیہ بھی بھی کہتے ہیں اور سی طرح خبر کو مسند اور محکوم بہ کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر کے درمیان نسبت اور ایک کی دوسرے کی طرف اسناد کی بڑی اہمیت ہے اور اسی اسناد اور نسبت کی بنیاد پر جملے ترتیب پاتے ہیں اور اا اور اپنا معنی ادا کرتے ہیں۔ اگر یہ اسناد مثبت ہو تو جملہ اسمیہ ایجابیہ ہوگا اور اگر یہ نسبت و اسناد منفی ہو تو جملہ اسمیہ سلبیہ ہوگا۔ اسی طرح اگر اس اسناد کی تاکید کے لیے ادوات تاکید میں سے کسی حرف تاکید کا استعمال کیا گیا جو اس دونوں کی نسبت کو موکد کر رہا ہو تو جملہ اسمیہ موکدہ کہلاتا ہے۔

جملہ اسمیہ کے مذکورہ اقسام کو سمجھنے کے لیے اس کے دونوں اجزا یعنی مبتدا اور خبر کے بنیادی احکامات کا جاننا ضروری ہے اس لیے اس اکائی میں مبتدا اور خبر کے ضروری احکامات کو مثالوں کے ذریعے بیان کیا جا رہا ہے۔ ان احکامات کو دھیان سے پڑھیں اور اچھی طرح ذہن نشیں کرلیں تاکہ جملہ اسمیہ سے متعلق دیگر مباحث کا سمجھنا آسان ہو جائے اور مبتدا و خبر سے ترتیب پانے والے آسان عربی جملے پڑھنے، لکھنے، بولنے اور سمجھنے میں دشواری نہ پیش آئے۔

5.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ :

- جملہ اسمیہ کی حقیقت سے واقفیت حاصل کریں گے۔
- جملہ اسمیہ کی مختلف شکلیں کے درمیان تمیز کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔
- مبتدا اور خبر کے احکام سے آگاہ ہو جائیں گے۔
- مبتدا کے معرفہ اور نکرہ کی صورتوں کو جانیں گے۔
- مبتدا کی تقدیم و تاخیر کی وجوبی اور جوازی صورت سے آگاہ ہوں گے۔
- خبر کی تقدیم و تاخیر کی وجوبی اور جوازی صورت کے بارے معلومات حاصل کریں گے۔
- مبتدا کی مختلف صورتوں سے آگاہ ہوں گے۔
- خبر کی متعدد صورتوں کے بارے میں جانیں گے۔
- جملہ اسمیہ کو اچھی طرح سمجھ جائیں گے اور اس کے صحیح استعمال پر قادر ہو سکیں گے۔

5.2 جملہ اسمیہ کی تعریف

جملہ کی دو قسمیں ہیں :

1- جملہ اسمیہ　　　2- جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ اس جملہ کو کہتے ہیں جس کی ابتدا اسم سے ہو۔

جملہ فعلیہ اس جملہ کو کہتے ہیں جس کی ابتدا فعل سے ہو۔

جملہ فعلیہ کے بارے میں آپ آئندہ تفصیل سے پڑھیں گے۔ یہاں ہم آپ کو جملہ اسمیہ کے بارے میں بتائیں گے۔

جملہ اسمیہ چوں کہ اسم سے شروع ہوتا ہے اس لیے اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ جیسے: الطالب مجتهدٌ (طالب علم محنتی ہے)

اس جملہ میں الطالب اسم ہے۔

جملہ اسمیہ کے دو جز ہوتے ہیں:

1- مبتدا

2- خبر

جیسے: زیدٌ کاتبٌ (زید لکھنے والا ہے)۔ اس میں زید مبتدا ہے اور کاتبٌ اس کی خبر ہے۔

مبتدا اس اسم کو کہتے ہیں جس کے بارے میں کوئی خبر دی جاتی ہو یا کوئی بات بتائی جاتی ہو۔

خبر اس لفظ کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ بات پوری ہو۔

مبتدا کو مسند الیہ کہتے ہیں اور خبر کو مسند کہتے ہیں۔ کیونکہ کاتب کی اسناد یعنی نسبت زید کی طرف کی جارہی ہے، یعنی یہ بات بتائی جارہی ہے یا خبر دی جارہی ہے کہ لکھنے والا زید ہے، نہ کہ کوئی اور۔

درج ذیل مثالوں کو پڑھیں اور مبتدا و خبر کی نشاندہی کریں:

جملہ اسمیہ	اردو ترجمہ	مبتدا	خبر
خالد عظيم.	خالد عظیم ہے۔	---------------	---------------
الأزهار جميلة.	پھول خوبصورت ہیں۔	---------------	---------------
البيت جديد.	گھر نیا ہے۔	---------------	---------------
الحديقة جميلة.	باغ خوبصورت ہے۔	---------------	---------------
الشارع واسع.	سڑک کشادہ ہے۔	---------------	---------------
البنت صغيرة.	لڑکی چھوٹی ہے۔	---------------	---------------
الجامعة مفتوحة.	یونیورسٹی کھلی ہے۔	---------------	---------------

5.3 مبتدا خبر کا تعلق

مبتدا کے لیے خبر کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خبر نہ ہو تو بات معلوم نہیں ہو سکتی۔ مثلاً کسی نے کہا زیدٌ تو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ شخص کہنا کیا چاہتا ہے۔ جب "کاتبٌ" کہا گیا تو بات واضح ہو گئی کہ زید کی لکھنے کی صلاحیت بتانا مقصود ہے۔ چنانچہ بات سمجھ میں آگئی کہ زید لکھتا ہے یا لکھنے والا ہے۔

اسی طرح السماءُ ممطرةٌ کے بجائے اگر کسی نے صرف السماءُ کہا تو سننے والے کو بات سمجھ میں نہیں آئے گی کہ السماءُ سے کیا بتانا مقصود ہے۔ اب اگر ساتھ میں خبر لگائی جاتی ہے جیسے ممطرةٌ تو بات سمجھ میں آگئی کہ کہنے والا بتانا چاہتا ہے کہ آسمان برس رہا ہے یا بارش ہو رہی ہے۔

لہذا یہ ذہن نشیں کر لیں کہ مبتدا اور خبر کا تعلق لازم وملزوم کا ہے، یعنی ایک دوسرے کے لیے ضروری ہے۔ مبتدا کے لیے خبر کا ہونا اور خبر کے لیے مبتدا کا ہونا ضروری ہے۔ دوسرے الفاظ میں مسند الیہ کے لیے مسند کا اور مسند کے لیے مسند الیہ کا ہونا ضروری ہے۔ غور کریں تو پتہ چلے گا کہ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہیں کیونکہ ان دونوں کی اعرابی حالت رفع ہے۔ مثلاً:

الحديقةُ جميلةٌ.	(باغ خوبصورت ہے)
الأرض مدوَّرةٌ.	(زمین گول ہے)
زيدٌ كاتبٌ.	(زید لکھنے والا ہے)
السماءُ ممطرةٌ.	(آسمان برس رہا ہے)
السحابُ أسودُ.	(بادل سیاہ ہے)
الحياةُ فانيةٌ.	(زندگی فانی ہے)

5.4 مبتدا اور خبر کے احکام

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ جیسے:

حامد مهندسٌ	(حامد انجینئر ہے)
الطبيب ماهرٌ	(ڈاکٹر ماہر ہے)

لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مبتدا شکل کے اعتبار سے نکرہ ہوتا ہے تو اس حالت میں تخصیص کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کیونکہ نکرہ تنہا مبتدا نہیں ہوگا۔ مثالیں تفصیل کے ساتھ آگے بیان کی جارہی ہے۔

خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ اور کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے مثلاً:

محمد ﷺ رسول الله۔	(محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔)
الخلق عيالُ الله۔	(مخلوق اللہ کی پروردہ ہے۔)

5.4 مبتدا معرفہ کی مثال

ذیل کی مثالوں پر غور کریں۔

محمد رسولُ اللهِ.	(محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)
الصدّيق خليفة الرسول.	(صدیق اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں)
عمر أميرٌ للمؤمنين.	(عمر فاروق مسلمانوں کے امیر ہیں)

هورجلٌ صالحٌ. (وہ ایک بھلاآدمی ہے)

هُمْ أتقياء. (وہ لوگ پرہیزگار ہیں)

5.6 مبتدا کے نکرہ ہونے کی صورتیں

جیسا کہ آپ جان چکے ہیں کہ مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے لیکن مبتدا کبھی کبھی نکرہ بھی ہو سکتا ہے، لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ مبتدا سے تخصیص یا تعمیم کا فائدہ ہو، یعنی اس کی شکل ایسی ہو کہ اس میں ایک طرح کی خصوصیت یا عموم پیدا ہو جائے۔

مبتدا کی تخصیص اس وقت ہو گی جبکہ:

1۔ مبتدا موصوف ہو اور اس کے بعد اس کی صفت آئے، اس صورت میں اس کو نکرہ کی شکل میں لانا جائز ہے، چوں کہ مبتدا صفت کی وجہ سے خاص ہو جائے گا مثلاً:

وردةٌ حمراء تتفتح. (سرخ گلاب کھل رہا ہے)

ولعبدٌ مؤمنٌ خيرٌ من مشركٍ. (مومن بندہ شرک کرنے والے (آزاد) سے بہتر ہے)

مذکورہ بالا دونوں مثالوں پر غور کریں۔ پہلی مثال میں وردةٌ نکرہ ہے جو گلاب کے معنی میں ہے۔ اس کے ساتھ حمراء صفت لائی گئی جس کا معنی سرخ ہے۔ چنانچہ اس صفت کے ذریعہ گلاب کی تخصیص ہو گئی کہ کہنے والا سرخ گلاب کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اب وہ کہنا کیا چاہتا ہے یہ اس کی خبر سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ تتفتح یعنی کھل رہا ہے۔ پورے جملہ کا معنی ہوا سرخ گلاب کھل رہا ہے۔ اسی طرح دوسری مثال میں غور کریں جو قرآن شریف کی آیت ہے کہ عبدٌ نکرہ ہے جو بندہ یا غلام کے معنی میں ہے۔ اس کی صفت لائی جا رہی ہے مومنٌ یعنی ایمان رکھنے والا۔ چنانچہ اس صفت کے ذریعہ عبدٌ کی تخصیص کر دی گئی کہ ایمان رکھنے والا بندہ یا غلام۔ اس طرح موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا ہو گیا۔ چوں کہ کہنے والا اس مخصوص بندہ کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہے۔ اس لیے وہ بات اب مبتدا کی خبر میں سامنے آئے گی کہ خيرٌ من مشركٍ یعنی شرک کرنے والے سے بہتر ہے۔ اس طرح مبتدا اور خبر کے ذریعہ پورے جملہ کا معنی سامنے آگیا کہ ایمان رکھنے والا غلام یا بندہ شرک کرنے والے آزاد سے بہتر ہے۔

2۔ مبتدا کسی نکرہ کی طرف مضاف ہو، اس صورت میں اسم نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو جائے گا جیسے :

تاجر ثوبٍ مسلمٌ (کپڑوں کی تجارت کرنے والا مسلمان ہے)۔

طالب إِحْسَانٍ وَاقِفٌ (احسان کا طلب گار کھڑا ہوا ہے)

تاجرٌ نکرہ ہے اور ثوبٍ جو کہ خود نکرہ ہے اس کی طرف تاجر کی اضافت ہے۔ اس اضافت کی بنیاد پر نکرہ کی تخصیص ہو گئی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔ اس کے بعد خبر آ رہی ہے جس کے ذریعہ کہنے والا جملہ کا مقصود بتا رہا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔

دوسری مثال میں طالب نکرہ ہے اور اس کی اضافت إحسان کی طرف کی گئی جو خود نکرہ ہے، اس اضافت کی وجہ سے ایک طرح کی تخصیص پیدا ہو گئی، اسی لیے یہاں مبتدا نکرہ واقع ہو سکتا ہے۔

3۔ جب مبتدا سے پہلے حرف استفہام آئے تو نکرہ لانا ممکن ہے جیسے :

هل كريمٌ يبخلُ بماله (کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے)

یہاں کریمٌ نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام ھل آگیا ہے اس لیے اس نکرہ کو تخصیص کے حکم میں لیں گے۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا ممکن ہو گیا، لہذا اس کا معنی ہو گا، کیا کوئی سخی۔ چوں کہ مبتدا بذات خود کوئی بات واضح نہیں کرتا اس لیے خبر کی ضرورت پڑتی ہے۔اس لیے آگے خبر آرہی ہے۔یبخلُ بماله یعنی اپنے مال میں بخل کرتا ہے۔اس طرح بات کرنے والا سوالیہ انداز میں پوچھ رہا ہے 'کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے'۔

أرجلٌ دخل البيت أم امرأةٌ (کیا گھر میں کوئی مرد داخل ہوا یا عورت)

رجلٌ نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام آیا ہے اس لیے رجلٌ کو تخصیص کے حکم میں لے لیا گیا۔اس طرح رجلٌ کا مبتدا بننا ممکن ہو گیا۔آگے خبر آرہی ہے جس میں جملہ سے جو بات دریافت کرنا مقصود ہے اس کا ذکر ہے۔

4 ۔ مبتدا اپنی خبر سے مؤخر ہو اور اس کی خبر جار مجرور یا ظرف کی شکل میں ہو اور وہ مبتدا پر مقدم ہو۔یعنی مبتدا بعد میں آئے اور خبر پہلے آجائے اور وہ خبر جار مجرور یا ظرف ہو تو اس حال میں نکرہ کی تخصیص ہو جائے گی، چنانچہ مبتدا نکرہ واقع ہو گا، جیسے :

في الدار رجلٌ	(گھر میں ایک آدمی ہے)
فيك شَجاعةٌ	(تمہارے اندر بہادری ہے)
عندي كتابٌ	(میرے پاس ایک کتاب ہے)
عندك سيارة	(تمہارے پاس کار ہے)

رجلٌ مبتدا نکرہ ہے اور وہ مؤخر ہے اس سے قبل اس کی خبر في الدار آگئی جو جار مجرور ہے، جس کے سبب رجلٌ کی تخصیص ہو گئی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

شجاعةٌ نکرہ ہے۔ لیکن اس سے قبل فيك آرہا ہے جس کی طرف شجاعت منسوب ہے۔ چنانچہ اس نسبت کے ذریعہ شجاعةٌ کی تخصیص ہو گئی۔

كتابٌ مبتدا نکرہ ہے اور وہ اپنی خبر سے مقدم ہے۔اس کی خبر عندي ہے جو ظرف ہے یہاں بھی ایک طرح کی تخصیص پیدا ہو گئی۔ چنانچہ نکرہ اسم کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

اسی طرح سيارة مبتدا نکرہ ہے جو مؤخر ہے اور عندك خبر ظرف ہے جو مقدم ہے۔ یہاں بھی مبتدا میں ایک طرح کی تخصیص پیدا ہو گئی اور نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو سکا۔

5۔ نکرہ مبتدا دعائے خیر کے لیے ہو یا شر کے لیے ہو تو ایسے نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو گا۔ جیسے :

سلامٌ عليكم (تم پر سلامتی ہو) نکرہ مبتدا "سلام" دعا کے لیے ہے لہذا نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

ويلٌ للخائنين (خیانت کرنے والوں کی بربادی ہو)، نکرہ مبتدا "ويل" بد دعا کے لیے ہے لہٰذا اس کا مبتدا بننا درست ہے۔

مبتدا کی تعمیم اس وقت ہو گی یعنی مبتدا میں عموم اس وقت پیدا ہو گا جب کہ :

1۔ مبتدا سے پہلے حرف استفہام آئے تو اس صورت میں عموم پیدا ہو جاتا ہے، اور نکرہ کا مبتدا لانا ممکن ہو جاتا ہے۔ جیسے:

هل كريمٌ يَبْخَلُ بِمَالِه (کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے)

أ رجلٌ دخل البيتَ أمْ امرَأَةٌ (کیا گھر میں کوئی مرد داخل ہوا یا عورت)

یہاں کریم نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام "هل" آگیا ہے، اس لیے اس کو عموم کے حکم میں لیں گے، یعنی کوئی بھی سخی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔ اس کی خبر يبخل بماله ہے، اس طرح بات کرنے والا سوالیہ انداز میں پوچھ رہا ہے: کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر کوئی بھی سخی اپنے مال میں بخل نہیں کر سکتا۔

دوسری مثال میں رجل نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام آیا ہے جس کی وجہ سے رجل میں عموم ہو گیا۔ اس طرح رجل کا مبتدا بننا ممکن ہو گیا۔ آگے خبر آرہی ہے جس میں جملہ سے جو بات دریافت کرنا مقصود ہے اس کا ذکر ہے۔

2۔ مبتدا اسم نکرہ ہو اور اس سے قبل کوئی حرف نفی ہو جیسے:

ما أحدٌ حاضرٌ۔ (کوئی بھی موجود نہیں ہے) أحدٌ نکرہ ہے۔ اس سے قبل حرف نفی 'ما' آیا ہے۔ اس طرح نکرہ کی تعمیم ہو گئی۔ اور اس کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

ما مجتهدٌ غائبٌ (کوئی بھی محنتی غائب نہیں ہے) مجتهد نکرہ ہے اس سے پہلے ما نافیہ ہے جس کی وجہ سے اس میں عموم پیدا ہو گیا اور اس کا مبتدا واقع ہونا جائز ہو گیا۔

یہ وہ شرائط ہیں جن کے ساتھ نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو جائے گا۔ کیونکہ ان کی وجہ سے نکرہ کی تخصیص یا تعمیم ہو جاتی ہے۔ ورنہ ان شرائط کی عدم موجودگی میں نکرہ کے بجائے مبتدا کو معرفہ ہی لانا ہو گا۔

5.7 مبتدا کا مقدم ہونا

مبتدا اور خبر کی عمومی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مبتدا ہو گا اس کے بعد خبر آئے گی۔ لیکن یہاں ہم ان صورتوں کا تذکرہ کر رہے ہیں جہاں مبتدا کو وجوباً (لازمی طور پر) مقدم رکھنا ہے۔ اس طرح کی چار صورتیں ہیں۔

1۔ مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہو جیسے مَنْ أبوك؟ (تمہارے والد کون ہیں)۔ یہاں مَن کلمہ استفہام ہے جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے۔ اور یہ مبتدا ہے۔

ما في يدِك؟ (تمہارے ہاتھ میں کیا ہے)۔

یہاں ما کلمہ استفہام ہے جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے اور یہ مبتدا ہے۔

2۔ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہو گا۔ جیسے:

زيدٌ أخوك. (زید تمہارا بھائی ہے)۔

یہاں زیدٌ ایک شخص کا نام ہے۔اسے معرفہ تسلیم کریں گے کیونکہ یہ اسم علم ہے یعنی کسی متعین شخص کا نام ہے،اور یہ مبتدا ہے۔اُخوک خبر ہے۔ أخو+ ک ان دونوں کے درمیان مضاف و مضاف الیہ کا تعلق ہے۔اضافت کی بنیاد پر یہ معرفہ ہو جائے گا۔اب چوں کہ مبتدا بھی معرفہ ہے اور خبر بھی معرفہ ہے اس لیے لازماً ترتیب باقی رکھی جائے گی یعنی مبتدا پہلے ہو گا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

اسی طرح ایک دوسری مثال لے لیں۔

إبراهيم خليلُ الله۔ (ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہیں)۔

إبراهيم چوں کہ ایک متعین فرد کا نام ہے اس لیے معرفہ ہو گا۔اور یہ مبتدا ہے۔خليلُ الله میں خليل مضاف ہے اور الله مضاف الیہ۔اس اضافت کی بنیاد پر خبر بھی معرفہ ہو گئی۔اب چوں کہ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہیں اس لیے لازمی طور پر ترتیب باقی رکھی جائے گی۔یعنی مبتدا پہلے آئے گا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

3۔ مبتدا اور خبر تخصیص میں برابر ہوں تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہو گا۔ جیسے

أفضلُ مني أفضل منك. (جو مجھ سے بہتر ہے وہ تم سے بھی بہتر ہے)۔

یہاں بتایا جارہا ہے کہ درجہ کے اعتبار سے دونوں یکساں ہیں اور فضیلت کسی تیسرے کو حاصل ہے۔اس لیے چوں کہ مبتدا اور خبر اپنے مقام پر یکساں درجہ کے حامل ہیں (یعنی دونوں کے مقابلہ میں کوئی تیسرا زیادہ فضیلت والا ہے)۔اس لیے مبتدا اور خبر کی ترتیب باقی رکھی جائے گی۔یعنی مبتدا پہلے آئے گا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

4۔ مبتدا کی خبر فعل ہو تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہو گا۔ جیسے:

زيدٌ ذهب. (زید چلا گیا)۔

سعيدةُ تتعلّمُ. (سعیدہ علم حاصل کر رہی ہے)

چونکہ مبتدا خبر سے جملہ اسمیہ تشکیل پاتا ہے،اور جملہ اسمیہ اسم سے شروع ہوتا ہے۔یہاں ایک اسم ہے اور ایک فعل ہے،اس کو جملہ اسمیہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ وہ جملہ اسم سے شروع ہو،لہذا یہاں مبتدا کو خبر سے پہلے لانا لازمی ہے۔اس لیے کہ اگر ہم اس کو الٹ دیں اور ذهب زيدٌ یا تتعلم سعيدةُ کہیں تو لفظ "زيدٌ" اور " سعيدةُ " لازمی طور پر فعل کا فاعل بن جائے گا۔اور یہ جملہ فعلیہ بن جائے گا۔چنانچہ مبتدا اور خبر کی پہچان باقی رکھنے کے لیے مبتدا کا فعل سے پہلے ہی آنا لازمی ہے،اس طرح وہ فعل مبتدا کی خبر ہو جائے گا،لہذا یہ ذہن نشیں کر لیا جائے کہ مبتدا کی خبر اگر فعل ہے تو مبتدا لازمی طور پر فعل سے مقدم ہو گا۔

5.8 خبر کی شکلیں

ابھی تک مبتدا کے متعلق بحث ہوئی۔اب خبر کے متعلق گفتگو شروع کرتے ہیں۔ خبر کی کئی شکلیں ہوتی ہیں۔ کبھی وہ مفرد ہوتی ہے کبھی شبہ جملہ یعنی جار مجرور اور ظرف اور کبھی جملہ کی شکل میں آتی ہے۔

خبر مفرد کی مثال:

المجتهد محبوب (محنتی پسندیدہ ہوتا ہے)

الکسلان مذموم (سست ناپسندیدہ ہوتا ہے)

خبر شبہ جملہ کی مثال:

النجاحُ في العلمِ (علم میں کامیابی ہے)

الطفلُ فوق السطحِ (بچہ چھت پر ہے)

خبر جملہ کی مثال:

الطلاب يذْهَبُوْنَ إلى الجامعةِ (طلبہ یونیورسٹی جا رہے ہیں)

زيد أبوه طيّارٌ (زید کے والد پائلٹ ہیں)

خبر کے متعلق یہ واضح رہے کہ جب وہ اسم مشتق ہو یا منسوب ہو تو مذکر یا مؤنث ہونے کے اعتبار سے یا واحد، تثنیہ، جمع، ہونے کے اعتبار سے مبتدا کے موافق ہو گی۔ اس کے لیے ذیل کی مثالوں پر غور کریں۔

واحد مذکر کے لیے خبر کی مثال:

البستان جميلٌ. (باغ خوبصورت ہے)

الرجل طويلٌ. (آدمی لمبا ہے)

زيدٌ طالبٌ. (زید طالب علم ہے)

بكريكتب الرسالةَ. (بکر خط لکھ رہا ہے)

واحد مؤنث کے لیے خبر کی مثال:

البنت مهذبةٌ۔ (لڑکی تہذیب یافتہ ہے)

الزهرة بهيجةٌ۔ (پھول دلکش ہے)

زينب حضرتِ الدرسَ. (زینب درس میں حاضر ہوئی)

عائشةُ صدّيقةٌ. (عائشہ بہت سچی ہے)

تثنیہ مذکر کے لیے خبر کی مثال:

عامرٌو عثمانُ يتحدّثان. (عامر اور عثمان بات کر رہے ہیں)۔

سلمى و سليم أكلا الطعامَ. (سلمی اور سلیم نے کھانا کھایا)۔

تثنیہ مؤنث کے لیے خبر کی مثال:

أميمة و صبيحة معلمتانِ. (امیمہ اور صبیحہ معلمہ ہیں)۔

صغرى و ثمينة تنامانِ. (صغری اور ثمینہ سو رہی ہیں)۔

سعاد وسعدية طبختا اللحم. (سعاد اور سعدیہ نے گوشت پکایا)۔

جمع مذکر کے لیے خبر کی مثال:

اللاعبون قائمون في الصف.	(کھلاڑی قطار میں کھڑے ہیں)۔
الرجال قوامون على النساء.	(مرد عورتوں کا خیال رکھنے کے ذمہ دار ہیں)۔
عامر و خالد و هشام أصدقاء.	(عامر خالد اور ہشام دوست ہیں)۔
الأساتذة يدخلون المدرسة.	(اساتذہ مدرسہ میں داخل ہو رہے ہیں)۔

جمع مؤنث کے لیے خبر کی مثال:

نساء الحي جميلات.	(قبیلہ کی عورتیں خوبصورت ہیں)۔
التلميذات يجتهدن في الدراسة.	(طالبات پڑھائی میں محنت کرتی ہیں)۔
آمنة ورقية و صفية وصلنَ بالقطار.	(آمنہ، رقیہ اور صفیہ ریل گاڑی کے ذریعہ پہنچیں)

5.9 خبر جار مجرور کی شکل میں

خبر کبھی جار مجرور کی شکل میں بھی آتی ہے، جیسے:

الكتابُ في الصندوقِ. (کتاب صندوق میں ہے)۔

القطارُ على الرصيفِ. (ریل گاڑی پلیٹ فارم پر ہے)۔

پہلی مثال میں الکتاب مبتدا ہے، في حرف جار ہے اور الصندوق مجرور ہے۔ جار اور مجرور دونوں مل کر متعلق بن رہے ہیں شبہ فعل کا، یہ شبہ فعل محذوف ہے یعنی موجودٌ، ایسی حالت میں پوری عبارت اسطرح مانی جائے گی۔

الكتاب موجودٌ في الصندوقِ. (کتاب صندوق میں ہے۔ یا کتاب صندوق میں موجود ہے)

اسی طرح دوسری مثال میں القطار مبتدا ہے۔ علی حرف جار ہے اور الرصیف مجرور ہے۔ جار اور مجرور دونوں مل کر شبہ فعل کا متعلق بن رہے ہیں۔ یہ شبہ فعل محذوف ہے یعنی واقفٌ، ایسی حالت میں پوری عبارت اس طرح مانی جائے گی۔

القطار واقف على الرصيفِ. (ریل گاڑی پلیٹ فارم پر کھڑی ہے)۔

خیال رہے کہ جہاں بھی جار مجرور خبر بن رہے ہوں تو وہاں کوئی فعل یا شبہ فعل ضرور محذوف یعنی پوشیدہ مانا جائے گا۔
فعل کے پوشیدہ ہونے کی مثال ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔

زيد في الدار. (زید گھر میں ہے)۔

یہاں زید مبتدا ہے۔" في الدار "جار اور مجرور ہیں جو خبر کی ضرورت پوری کر رہے ہیں۔ دراصل یہ جار اور مجرور مل کر متعلق بن رہے ہیں ایک فعل کا اور وہ ہے استقرَّ جو محذوف ہے۔ پوری عبارت اس طرح مانی جائے گی۔

زيدٌ استقرَّ في الدارِ. (زید گھر میں موجود ہے)

5.10 خبر ظرف کی شکل میں

خبر کبھی ظرف کی شکل میں بھی آتی ہے۔ یہاں بھی وہی صورتحال پائی جائے گی جو ابھی جار مجرور کے سلسلہ میں زیر بحث آئی۔ یعنی کوئی فعل یا شبہ فعل خبر سے پہلے محذوف (پوشیدہ) مانا جائے گا، جیسے :

السفينة فوق الماءِ. (کشتی پانی پر ہے)۔

یہاں السفينة مبتدا ہے۔ فوق ظرف کے لیے آیا ہے جو جگہ بتارہا ہے یعنی اوپر، الماء کی طرف فوق کی اضافت ہو رہی ہے۔ مضاف الیہ سے مل کر جگہ کا تعین کررہا ہے یعنی 'پانی کے اوپر' اس لیے اسے ظرف کہیں گے۔ یہ ظرف اپنے مبتدا کی خبر کے طور پر استعمال ہورہا ہے اس لیے یہاں ایک فعل یا شبہ فعل محذوف مانیں گے یعنی استقرت یا مستقرۃ اور پوری عبارت اس طرح تسلیم کی جائے گی۔ السفينة استقرت فوق الماء (کشتی پانی کے اوپر ہے)

اسی طرح ایک دوسری مثال پر غور کریں۔

الحية داخلَ الجُحر. (سانپ بِل میں ہے)۔

یہاں الحية مبتدا ہے۔ داخل ظرف کے لیے آیا ہے جو جگہ بتارہا ہے یعنی اندر کی جانب۔ جُحر کی طرف داخل کی اضافت ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا کے متعلق خبر کی ضرورت پوری کر رہا ہے۔ اسی لیے جملہ کا صحیح مفہوم حاصل کرنے کے لیے ایک فعل یا شبہ فعل یہاں محذوف مانا جائے گا۔ اور پوری عبارت اس طرح تسلیم کی جائے گی۔

الحية تُوجَدُ داخل الجُحر یا الحية موجودةٌ داخل الجُحر.

(سانپ بل میں موجود ہے)۔

5.11 خبر جملہ کی شکل میں

خبر کبھی جملہ کی شکل میں بھی آتی ہے۔ اس صورت میں ایک ضمیر اس جملہ میں پائی جائے گی جو خبر بن رہا ہے۔ اور اس ضمیر کا مرجع مبتدا ہوگا یعنی وہ ضمیر مبتدا کی طرف اشارہ کر رہی ہوگی۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

خالدٌ يقرأُ. (خالد پڑھ رہا ہے)۔

یہاں خالدٌ مبتدا ہے اور يقرأُ اس کی خبر ہے۔ يقرأُ بذات خود ایک جملہ ہے جس میں فعل کے ساتھ ساتھ ایک فاعل پوشیدہ ہے اور وہ ہے ضمیر 'هو'۔ اس طرح فعل اپنے فاعل سے مل کر مبتدا کی خبر ہوا۔ مبتدا سے اس فعل کا تعلق کیسے معلوم ہوا؟ تو وہ اس طرح کہ ضمیر "هو" کا اشارہ خالد کی طرف ہے۔ چنانچہ اس جملہ کا ربط مبتدا سے قائم ہو گیا اور جملہ اس کی خبر بن گیا۔ مذکورہ مثال تو جملہ فعلیہ کی تھی جو خبر بن رہا تھا۔

آیئے ایک مثال جملہ اسمیہ کی لیتے ہیں جب کہ وہ خبر بن رہا ہو۔

زيدٌ أبوهُ قائمٌ. (زید کے والد کھڑے ہیں)۔

یہاں زیدٌ مبتدا ہے۔ أبوہُ قائم (اس کے والد کھڑے ہیں)، یہ پورا جملہ زیدٌ کی خبر ہے۔ چوں کہ خبر بھی جملہ ہے اور وہ جملہ اسمیہ ہے اس لیے یقینی طور پر اس میں بھی مبتدا خبر کی ترکیب ہو گی۔ لہٰذا أبوہُ مضاف و مضاف الیہ کی ترکیب کے ذریعہ مبتدا ہے اور قائمٌ خبر۔اس طرح یہ جملہ مکمل ہو کر زیدٌ کی خبر بن رہا ہے۔اس بات کو معلوم کرنے کے لیے کہ یہ کیسے زیدٌ کی خبر بن رہا ہے۔بتایا جائے گا کہ أبوہُ کی ضمیر کا اشارہ زیدٌ کی طرف ہے۔اس لیے اس جملہ کو زید کی خبر مانیں گے۔

اس ضمن میں ایک اور مثال پر غور کریں۔

الکتابُ أوراقُه جمیلةٌ۔ (کتاب کے اوراق خوبصورت ہیں)۔

الکتاب بذات خود مبتدا ہے۔أوراقُه جمیلة پورا جملہ الکتاب کی خبر ہے۔چوں کہ خبر جملہ کی شکل میں ہے اور یہ جملہ اسمیہ ہے اس لیے لازمی طور پر اس میں بھی مبتدا خبر کی ترکیب ہو گی۔اس لیے أوراقُهُ مضاف و مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے جمیلةٌ اس کی خبر ہے۔یہ دونوں مل کر جملہ اسمیہ بنے اور پھر یہ جملہ مبتدا الکتاب کی خبر بنا۔اس کو سمجھنے کے لیے کہ الکتاب کا اس جملہ سے تعلق کیسے قائم ہوا، بتایا جائے گا کہ أوراقه میں جو 'هُ' کی ضمیر ہے اس کا اشارہ الکتاب کی طرف ہے۔چنانچہ اس جملہ کا الکتاب سے ربط قائم ہو گیا۔اور اس جملہ کا خبر بننا درست ہو گیا۔

یہاں مزید کچھ مثالیں پیش کی جا رہی ہیں جن میں مبتدا کی خبر جملہ کی شکل میں آ رہی ہے۔

زینب تأکلُ الطعامَ ۔	(زینب کھانا کھا رہی ہے)
حامد یذهب الی المسجد۔	(حامد مسجد کو جا رہا ہے)
الطیریطیرفی الهواء۔	(پرندہ ہوا میں اڑ رہا ہے)
المروحةُ تدور بالطاقةِ الکهربائیةِ۔	(پنکھا بجلی سے چلتا ہے)
السیارة تجري علی الشارع۔	(گاڑی سڑک پر چل رہی ہے)
المبنی جدرانُه زاهیةٌ۔	(عمارت کی دیواریں دلکش ہیں)
البطاقة لونُها جیدٌ۔	(کارڈ کا رنگ اچھا ہے)
الکأس سعرها غالٍ	(گلاس کی قیمت بہت زیادہ ہے)
المیدان أعشابُه ناعمةٌ	(میدان کی گھاس نرم ہے)
الخطیب مواعظُه نافعةٌ	(خطیب کی باتیں سود مند ہیں)

اوپر کی مثالوں میں غور کریں۔شروع کی پانچ مثالوں میں جملہ فعلیہ اپنے مبتدا کی خبر بن رہا ہے جب کہ آخر کی پانچ مثالوں میں جملہ اسمیہ اپنے مبتدا کی خبر بن رہا ہے۔

5.12 مبتدا کی ایک سے زیادہ خبر

کبھی ایک مبتدا کی خبر ایک سے زیادہ بھی آتی ہے۔ جیسے:

فهدعالم فاضل۔ (فہد عالم فاضل ہے)۔

یہاں فھد مبتدا ہے۔'عالم' خبر اول ہے اور 'فاضل خبر دوم ہے، اس طرح یہ دونوں مبتدا کی خبر ہیں۔

اسی طرح ایک دوسری مثال پر غور کریں:

المروحةُ لامعةٌ خلابةٌ۔ (پنکھا چمکدار اور دلکش ہے)۔

المروحةُ مبتدا ہے۔ لامعةٌ خبر ہے، اور خلابةٌ بھی خبر ہے۔ یہ دونوں المروحةُ کی خبر ہیں۔

معلومات کی جانچ:

1۔ جملہ اسمیہ کی پہچان کیا ہے؟ اس کے کتنے اجزا ہوتے ہیں؟

2۔ مبتدا کن حالتوں میں نکرہ ہوگا؟ مثال کے ساتھ واضح کریں۔

3۔ مبتدا کی خبر کن کن شکلوں میں آتی ہے؟

4۔ ظرف اور جار مجرور کی شکلوں میں خبر کی مثالیں پیش کیجیے۔

5۔ کیا خبر جملہ کی شکل میں بھی آتی ہے؟ مع امثلہ بتائیے۔

5.13 اکتسابی نتائج

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے درج ذیل چیزیں سیکھیں:

- جملہ اسمیہ کا پہلا جز مبتدا کہلاتا ہے اور دوسرا جز خبر ہوتی ہے۔
- مبتدا کے لیے خبر کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔
- مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔
- مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے۔
- مبتدا کبھی نکرہ کی شکل میں بھی آتا ہے۔ اس حالت میں اس کی تخصیص یا تعمیم کی جاتی ہے۔
- خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے اور کبھی معرفہ بھی آجاتی ہے۔
- یوں تو عام حالات میں مبتدا اور خبر میں ایک کو دوسرے پر مقدم کرنا درست ہے، لیکن کچھ حالتوں میں مبتدا کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔
- خبر کبھی جملہ کی شکل میں آتی ہے اور کبھی شبہ جملہ بھی ہوتی ہے ایک مبتدا کی خبر کبھی ایک سے زیادہ بھی آجاتی ہے۔
- جس طرح خبر ظرف کی شکل میں آتی ہے اسی طرح جار مجرور کی شکل میں بھی آتی ہے۔

5.14 کلیدی الفاظ

جميل (م) جميلة	خوبصورت	جديد (م) جديدة	نیا
عظيم	عظیم، بڑا	واسع (م) واسعة	کشادہ

زهر (ج) الأزهار	پھول	صغير (م) صغيرة	چھوٹا
بيت (ج) بيوت	گھر	مفتوح (ج) مفتوحة	کھلا ہوا
حديقة (ج) حدائق	باغ	سَمَاءٌ	آسمان
شارع (ج) شوارع	سڑک	مُهَنْدِسٌ	انجینئر
بنت (ج) بنات	لڑکی	طبيب	ڈاکٹر
جامعة (ج) جامعات	یونیورسٹی	ورد (واحد)وردة	گلاب
أحمر (م) حمراء	سرخ	شَجاعةٌ	بہادر
سيارة (ج) سيارات	کار	مجتهدٌ (ج) مجتهدون	محنتی
مهذب (م) مهذبة	تہذیب یافتہ، مہذب	لحم	گوشت
السفينة	کشتی	المروحةُ	پنکھا
القطار	ٹرین، ریل	الرصيف	پلیٹ فارم

5.15 نمونۂ امتحانی سوالات

5.15.1 معروضی سوالات:

1۔ مبتدااور خبر کس کے اجزا ہیں۔

(a) جملہ اسمیہ (b)جملہ فعلیہ (c)جملہ غیر مفیدہ

2۔ الحديقةُ جميلةٌ میں الحديقةُ ...... اور جميلةٌ ...... ہے۔

(a)مبتدا... خبر (b)خبر... مبتدا (c)فعل... فاعل

3۔ مبتدا عموماً......ہوتا ہے۔

(a)معرفہ (b)نکرہ (c)موصوف

4۔ مبتدا نکرہ ہو تو...... کا فائدہ دیتا ہے۔

(a) صفت یا اضافت (b)اضافت یا نسبت (c) تعمیم یا تخصیص

5۔ جہاں بھی...... خبر بن رہے ہوں تو وہاں کوئی فعل یا شبہ فعل ضرور محذوف یعنی پوشیدہ مانا جائے گا۔

(a)موصوف وصفت (b)مضاف ومضاف الیہ (c)جار مجرور

6۔ الكتابُ ...... جميلةٌ۔

(a) أوراق (b)ورق (c) أوراقُه

7۔ خالدٌ......

(a) تقرأ　(b)يقرأ　(c) تقرأين

8۔ الزهرة......

(a) بهيج　(b)بهيجة　(c)بهيجات

9۔ الكسلان......

(a) مذموم　(b)مذمومة　(c)مذم ومان

10۔ ما أحد حاضرٌ۔ مبتدا...... کی مثال ہے۔

(a) معرفہ　(b) نکرہ　(c) شبہ فعل

5.15.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات:

1۔ مبتدااور خبر کی پہچان مع امثلہ بتائیے۔

2۔ کیا مبتدا سے پہلے حرف استفہام کا لانا ممکن ہے۔اس کی کیا صورت ہو گی مثالوں کے ساتھ بحث کیجیے۔

3۔ مبتدا کی خبر فعل ہو تو مبتدا کو کہاں رکھنا لازم ہو گا؟وضاحت کیجیے۔

4۔ خبر جب جار مجرور کی شکل میں ہو تو کیا محذوف مانیں گے؟

5۔ اگر خبر جملہ کی شکل میں ہو تو کیسے معلوم ہو گا کہ اس کا تعلق مبتدا سے ہے؟

5.15.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات:

1- مبتداء کی خبر کی کتنی شکلیں ہیں؟مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

2- مبتداء کے نکرہ ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

3- جملہ اسمیہ کی تعریف کیجیے،اور مبتداء تقدیم وتاخیر کے بارے میں مفصل نوٹ لکھیے۔

5.16 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1. معلم الانشاء　عبدالماجد ندوی
2. کتاب النحو　عبدالرحمن امر تسری
3. تمرین النحو　محمد مصطفی ندوی

اکائی نمبر:6

حروف جارہ

اکائی کے اجزا:

6.0 تمہید

6.1 مقصد

6.2 حروف جارہ

6.2.1 حروف جارہ کی تعریف

6.2.2 حروف جارہ کی تعداد

6.2.3 حروف جارہ کی تشریح اور مثالیں

6.2.4 حروف جارہ کے بعد "ما" زائدہ کا الحاق

6.2.5 حروف جارہ کا متعلّق اور اس کے اقسام

6.3 تمارین

6.4 اکتسابی نتائج

6.5 کلیدی الفاظ

6.6 نمونۂ امتحانی سوالات

6.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

6.0 تمہید

دنیا میں بولی اور لکھی جانے والی جتنی زبانیں ہیں وہ تمام کے تمام تین چیزوں سے مرکب ہے: اسم، فعل اور حرف۔ ان تین چیزوں کے بغیر کوئی بھی زبان مکمل نہیں ہے۔ ان تینوں چیزوں کی اپنی جگہ اہمیت ہے، مخاطب کو اپنی بات سمجھانے کے لیے جب متکلم گفتگو کرتا ہے تو اس کے کلام میں اسم کا بھی استعمال ہوتا اور فعل کا بھی استعمال ہوتا ہے اسی طرح حرف کا بھی استعمال ہوتا ہے، اس لیے جتنی اہمیت کلام میں اسم اور فعل کی ہے اتنی ہی اہمیت حرف کی بھی ہے، البتہ ان تینوں کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ اسم اپنے معنی بتانے میں کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا، اسی طرح فعل بھی اپنا معنی بتانے میں کسی کا محتاج نہیں ہوتا مگر اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جاتا، جب کہ حرف قائم بالذات نہیں ہوتا، بالفاظ دیگر یہ اپنے معنی خود نہیں بتا سکتا، دسروں کا محتاج ہوتا ہے۔

الغرض عربی زبان میں بھی حروف کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اس لیے علماء اور نحویین نے حروف سے متعلق بہت لمبی لمبی بحثیں مرتب کی ہیں، اور ان کی اہمیت، افادیت اور ان کے استعمال کے بے شمار طریقے سے ہمیں آشنا کیا ہے۔ ہم اس اکائی میں حروف کے اقسام میں سے صرف حروف جارہ سے متعلق پڑھیں گے ان شاءاللہ۔

بنیادی طور پر عربی زبان میں حروف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ حروف عاملہ ۲۔ حروف غیر عاملہ

۱۔ حروف عاملہ: ان حروف کو کہا جاتا ہے جو اپنے بعد آنے والے اسماوافعال پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور ان کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ جیسے: حروف جارہ، حروف ناصبہ، حروف جازمہ وغیرہ۔

۲۔ حروف غیر عاملہ: یعنی وہ حروف جو اپنے بعد والے اسما پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ یعنی اگر وہ کسی اسم پر داخل ہوتے ہیں تو ان کے بعد اسم میں لفظی اعتبار سے کوئی تغیر نہیں پایا جاتا، جیسے: حروف استفہام، حروف زائدہ وغیرہ۔ اس طرح کے حروف اگر کسی اسم پر داخل ہوتے ہیں تو اس اسم میں لفظی اعتبار سے کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

اس سبق میں ہم صرف حروف جارہ کے بارے میں پڑھیں گے، اور ان کے طریقۂ استعمال کو سیکھیں گے، اور یہ دیکھیں گے کہ جس اسم پر یہ حروف داخل ہوتے ہیں تو اس اسم میں لفظی اعتبار سے کیا کیا تبدیلی ہوتی ہے؟ ہم ان ساری تفصیلات کو بذریعے مثال سمجھیں گے۔

6.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ مندرجہ ذیل مباحث کو سیکھیں گے:

- حروف جارہ کی تعریف
- حروف جارہ کی تعداد
- حروف جارہ کے بعد والے اسم کا اعراب
- حروف جارہ کا متعلق اور اس کے اقسام

6.2 حروف جارہ

حروف جارہ یعنی مابعد والے اسم کو مجرور کرنے والے حروف ؛ان حروف کے معانی اور اس کا استعمال جاننا ہر عربی زبان کے طالب علم کے لیے ضروری ہے، تاکہ اعراب کی غلطیوں سے محفوظ رہ سکے۔

6.2.1 حروف جارہ کی تعریف:

حروف جارہ ان حروف کو کہا جاتا ہے جو اسم پر داخل ہوتے ہیں، اور اس اسم کو مجرور یا حالت جری میں کر دیتے ہیں اور اس حالت میں اکثر اس مجرور پر زیر آتا ہے جو اس کی جری حالت کو بتاتا ہے جری حالت پر دلالت کرنے والی دوسری علامتیں بھی ہوتی ہیں۔ چوں کہ یہ حروف اپنے بعد والے اسم کو جری حالت میں کر دیتے ہیں اسی لیے ان حروف کو عربی زبان میں ''حروف جارہ'' کہتے ہیں اور جس اس پر داخل ہوتے ہیں اسے مجرور کہتے ہیں۔ حروف جارہ کے معنی اس وقت تک واضح نہیں ہوتے جب تک کہ یہ کسی دوسرے لفظ سے نہ ملیں جیسے:

مِنَ الْبَيْتِ	(گھر سے)
إلى الْمَطَارِ	(ہوائی اڈے تک یا ہوائی اڈے کی طرف)
ذَهَبَ خَالِدٌ إلى الْمَدْرَسَةِ	(خالد مدرسے کی طرف گیا)

ان مثالوں سے ہمیں معلوم ہوا کہ حروف جارہ جب کسی لفظ کے ساتھ مل کر آئیں تب ہی ان کے معنی سمجھ میں آتے ہیں، مثال کے طور پر اگر کسی سے صرف لفظ'' مِنْ'' کہا جائے تو بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔ لیکن اگر اسم کے ساتھ کوئی اسم جوڑ دیا جائے جیسے مِن السوق (بازار سے)۔مِن + السماء = مِن السماء(آسمان سے)تو اب بات سمجھ میں آتی ہے۔

ان مثالوں میں غور کیجیے۔

مِنَ الْبَيْتِ إلى السُّوْقِ(گھر سے بازار تک) مِنَ السَّمَاءِإلى الأَرْضِ(آسمان سے زمین تک)

مندرجہ بالا مثالوں میں سے پہلی مثال میں ''مِن'' حرف جار ہے اور '' السماء'' اسم مجرور ہے۔اسی طرح'' إلى'' حرف جار ہے اور '' الأرضِ'' اسم مجرور ہے۔ دوسری مثال میں بھی ''مِن'' اور ''إلى'' حروف جارہ ہیں اور '' البيت'' اور'' السوق'' مجرور ہیں۔ حروف جارہ کی وجہ سے ان کے بعد آنے والے اسم کے اعراب میں تبدیلی واقع ہوئی، یعنی وہ اسم پہلے مرفوع تھا، اس کے آخر حرف پر ضمہ تھا، حرف جر کی وجہ سے وہ اسم مجرور ہو گیا یعنی اس کے آخر حرف پر کسرہ بطور علامت آگیا۔

6.2.2 حروف جارہ کی تعداد:

جیسا کہ ہم نے پڑھا کہ حروف جارہ ایسے حروف کو کہتے ہیں جو اپنے مابعد والے اسموں کو مجرور کر دیں۔ حروف جارہ کے بعد والے اسم کے آخری حرف پر زیر عموماً آجاتا ہے۔ حروف جارہ کی کل تعداد سترہ ہیں۔ حروف جارہ مندرجہ ذیل شعر میں جمع کر دیے گئے ہیں:

باو تاو كاف و لام و واو	و مذ و منذ خلا
رب حاشا مِن عدا في	عن على حتى إلى

شمار نمبر	حروف جارہ	معانی
۱	بِ	میں۔سے۔کو۔کے ساتھ
۲	تَ	حرف قسم
۳	كَ	مانند۔جیسا۔کی طرح
۴	لِ	کے واسطے۔کو۔کے
۵	وَ	حرف قسم
۶	مُذْ	تب سے
۷	مُنْذُ	تب سے
۸	خَلَا	بمعنی إلا (برائے استثناء)
۹	رُبَّ	بسااوقات
۱۰	حَاشَا	سواء،علاوہ
۱۱	مِنْ	سے
۱۲	عَداً	سوا۔علاوہ
۱۳	فِيْ	میں
۱۴	عَنْ	کی طرف سے،کے بارے میں
۱۵	عَلَی	پر
۱۶	حَتّٰی	یہاں تک کہ
۱۷	إلی	کی طرف۔تک

6.3.3 حروف جارہ کی تشریح اور مثالیں:

آیئے اب حروف جارہ کو مثالوں کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کریں۔

۱۔ بِ: یہ حرف مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے،ان میں سے چند مشہور معانی یہ ہیں:

(الف)معیت(ساتھ) کے لیے،جیسے:

بِعْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهِ (میں نے گھوڑا اس کے زین کے ساتھ بیچا)

قَدْ جَاءكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ (تحقیق کہ تمہارے پاس رسول حق کے ساتھ آگئے)

(ب)استعانت (مدد طلب کرنا) کے لیے، جیسے :

بَدَأْتُ عَمَلِيْ بِبِسْمِ االلهِ (میں نے اپنا کام اللہ کے نام سے (مدد طلب کرتے ہوئے) شروع کیا)۔

بَرَيْتُ الْقَلَمَ بِالسِّكِّيْنِ (میں نے چاقو سے قلم تراشا)

(ج) تعلیل یا سبب کے لیے، جیسے :

إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ (تم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا بچھڑے کے معبود بنا لینے کے سب)

مَاتَ بِالْجُوْعِ (وہ بھوک کی وجہ سے مر گیا)

(د) ظرفیت کے معنی میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے، جیسے :

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ (بے شک اللہ نے تمہاری بدر میں مدد کی)

(ح) الصاق کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، خواہ حقیقتاً ہو یا مجازاً، الصاق کہتے ہیں ایک شئ ء کو دوسری شئ ء سے ملانا۔ جیسے :

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گزرا) یعنی میرا گزرنا ایسی جگہ سے تھا جو زید کے قریب تھی۔

۲۔ تَ: یہ قسم کے لیے آتا ہے۔ اور لفظ جلالت (اللہ) کے ساتھ خاص ہے اور یہ تعظیم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

تَاللهِ لأَنْصُرَنَّكَ (اللہ کی قسم میں تمہاری ضرور مدد کروں گا)

تَاللهِ لأَفْتَحَنَّ الْبَابَ (اللہ کی قسم میں ضرور دروازہ کھولوں گا)

تَاللهِ لأُهْدِيَنَّكُمْ)اللہ کی قسم میں ضرور تمہیں راستہ دکھاؤں گا)

ان مثالوں میں آپ نے دیکھا کہ حرف جر " ت " اسماء پر داخل ہوا ہے اور ان اسما کو زیر دے رہا ہے۔

كَ: اس کے معنی "مثل، جیسا، کی طرح" وغیرہ ہیں

تُحَلِّقُ الطَّائِرَةُ كَالنَّسْرِ (ہوائی جہاز عقاب کی طرح اڑتا ہے)

النسرِ کے آخر میں کسرہ آیا ہے کیونکہ اس پر " ک " حرف جر داخل ہوا ہے۔

أَسْنَانُ الْفَتَاةِ كَاللُّؤْلُؤِ (لڑکی کے دانت موتی جیسے ہیں)

اَلْعِلْمُ كَالنُّوْرِ (علم نور کی طرح ہے)

لِ: 'کے لیے' کا معنی دیتا ہے۔ یعنی ملکیت کو بتاتا ہے۔

اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ (حکومت اللہ کی ہے)

لِلّٰهِ مَا فِي السَّموَاتِ وَالْأَرْضِ (اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے)

لفظ "اللہ" کے آخر میں کسرہ ہے کیونکہ اس پر "ل" حرف جر داخل ہوا ہے۔

اَلدَّارُ لِسَعِيْدٍ (گھر سعید کا ہے)

وَ: قسم کے لیے آتا ہے۔

وَااللهِ لأُسَافِرَنَّ صَبَا حاً ۔ (اللہ کی قسم میں صبح کو ضرور سفر کروں گا)

لفظ"اللہ" کے آخر میں کسرہ ہے کیونکہ اس پر " و" حرف جر داخل ہوا ہے۔

وَاللهِ إنّهُ لَغَنِيٌّ۔ (اللہ کی قسم وہ مالدار ہے)

وَاللهِ إِنَّ الإِسْلاَمَ دِيْنٌ خَالِدٌ ۔ (اللہ کی قسم اسلام ایک پائیدار دین ہے)

مُنْذُ: اس کے معنی" سے" ہیں۔یہ ماضی میں شروع ہونے والے عمل کے عرصہ کو بتاتا ہے۔

مَا أَكَلْتُ شَيْئًا مُنْذُ الْبَارِحَةِ ۔ (کل رات سے میں نے کچھ بھی نہیں کھایا)

"البارحة "پر کسرہ آیا ہے کیونکہ اس پر" منذ" حرف جر داخل ہوا ہے۔

أَنْتَظِرُكَ مُنْذُ يَوْمِ الْأَحَدِ۔ (میں اتوار سے تمہاراانتظار کر رہا ہوں)

نَحْنُ نَقْرَأُ مُنْذُ سَاعَةٍ ۔ (ہم لوگ ایک گھنٹہ سے پڑھ رہے ہیں)

مُذْ: اس کے معنی" سے" ہیں۔یہ بھی ماضی میں شروع ہونے والے عمل کے عرصہ کو بتاتا ہے۔

نَحْنُ نُسَافِرُ مُذْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ (ہم لوگ جمعرات سے سفر کر رہے ہیں)

"مذ" آنے کی وجہ سے" یومِ" پر کسرہ آیا ہے۔

يَسْتَيْقِظُ اللَّا عِبُوْنَ مُذِ الرابِعَةِ فَجْرًا (کھلاڑی صبح چار بجے سے بیدار ہیں)

يَنْزِلُ الْمَطَرُمُذْ أَوَاخِرِ الصَّيْفِ (گرما کے اواخر سے بارش ہو رہی ہے)

خَلا: اس کے معنی" سوائے" ہیں۔

جَاءالْقَوْمُ خَلاَ حَامِدٍ (حامد کے سوائے سبھی لوگ آگئے)

"حامدٍ" پر کسرہ ہے کیونکہ اس سے پہلے "خلا" آیا ہے۔

ذُقْتُ الأثمارَ خلا تُفَّاحَةٍ (میں نے سیب کے سوائے تمام پھل چکھ لیا)

رُبَّ: بہت سے، کتنے ہی۔

رُبَّ طَالِبٍ ذَكِيٍّ يَسْهَرُ اللَّيَالِي (کتنے ہی ذہین طلبہ راتوں کو جاگتے ہیں)

رُبَّ رَجُلٍ غَنِيّ سَاذِجٌ (کتنے ہی مالدار سادگی پسند ہیں)

رُبَّ بَهِيْمَةٍ وَفِيَّةٌ (کتنے ہی جانور وفادار ہوتے ہیں)

رُبَّ آنے کی وجہ سے بعد کے اسم پر کسرہ آیا ہے۔

حَاشَا: علاوہ، سوائے

حَضَرَالْقَوْمُ حَاشَا رَاشِدٍ (راشد کے علاوہ سبھی لوگ آگئے)

"حاشا" آنے کی وجے سے "راشدٍ" کو کسرہ آیا ہے۔

صَاحَ النَّاسُ حَاشَا مَحْمُوْدٍ (محمود کے سوا سبھی لوگ چیخ پڑے)

لَعِبَ الّلا عِبُوْنَ حَاشَا بَكْرٍ (بکر کے علاوہ سبھی کھلاڑیوں نے کھیلا)

مِنْ: اس کے معنی 'سے' آتے ہیں، یہ کسی عمل کی ابتدا کو بتاتا ہے۔

تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنَ الشَّرْقِ۔ (سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے)

"مِن" آنے کی وجہ سے "الشرقِ" پر کسرہ آیا ہے۔

سَافَرْتُ مِنْ حَيْدَر آبَاد إلٰى دِلْهِي (میں نے حیدرآباد سے دہلی کا سفر کیا)

اَلْمَطَرُ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاء (بارش آسمان سے ہوتی ہے)

أَخَذَ مُحَمَّدٌ القَلَمَ مِنْ خَالِدٍ (محمد نے خالد سے قلم لیا)

عَدَا: علاوہ، سوائے

فرَّ النَّاسُ عَدَا زَيْدٍ۔ (زید کے علاوہ تمام لوگ بھاگ گئے)

"عدا" آنے کی وجہ سے "زید" کو کسرہ آیا ہے۔

قَرَأْتُ الْكِتَابَ عَدَا الْفَصْلِ الْأَخِيْرِ (میں نے سوائے آخری فصل کے ساری کتاب پڑھ لی)

فِي: ظرفیت کو بتاتا ہے، اس کے معنی "میں" کے آتے ہیں۔

نَحْنُ فِي الدَّارِ۔ (ہم لوگ گھر میں ہیں)

"في" کی وجہ سے "الدار" کے آخر حرف پر کسرہ آیا ہے۔

فِيْ الصُّنْدُوْقِ كِتَابٌ۔ (صندوق میں کتاب ہے)

اَلطَّائِرُ فِي الْقَفَصِ (پرندہ پنجرے میں ہے)

عن: اس کے معنی 'سے' 'کے بارے میں' آتے ہیں۔

رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ۔ (میں نے کمان سے تیر چلایا)

"عن" آنے کی وجہ سے " القوسِ" پر کسرہ آیا ہے۔

سَأَلَنِي الأُسْتَاذُ عَنِ الدَّرْسِ۔ (استاد نے مجھ سے سبق کے بارے میں دریافت کیا)

ابْتَعَدَتِ الْفَتَاةُ عَنِ الْكَلْبِ۔ (لڑکی کتے سے دور ہوگئی)

يَبْحَثُ الصَّيَّادُ عَنِ الأَسْمَاكِ (شکاری مچھلیاں تلاش کرتا ہے)

على: پر، اوپر

اَلسَّفِيْنَةُ تَجْرِيْ عَلَى الْمَاءِ۔ (کشتی پانی پر چلتی ہے)

"على" کی وجہ سے "الماءِ" پر کسرہ آیا ہے۔

اَلْعُصْفُوْرُ جَالِسٌ عَلَى الْغُصْنِ	(چڑیا ٹہنی پر بیٹھی ہے)
تَوَكَّلتُ عَلَى اللهِ۔	(میں نے اللہ پر بھروسہ کیا)
إِنَّ اللهَ عَلىَ كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٍ	(بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے)

حَتّٰى: تک، یہاں تک۔ کسی چیز کی غایت وانتہا کو بتاتا ہے۔

نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ	(کل رات میں صبح تک سوتا رہا)

"حتی" آنے کی وجہ سے "الصباحِ" پر کسرہ آیا ہے۔

سُقْتُ السَّيَّارةَ حَتَّى الْغَابَةِ ۔	(میں نے جنگل تک گاڑی چلائی)
بَلَغَ الْمَاء حَتَّى الرَّأْسِ۔	(پانی سر تک چڑھ آیا)

إلى: تک، طرف، کو۔

أَذْهَبُ إلى الْبَيْتِ۔	(میں گھر کی طرف جارہا ہوں)

"إلى" آنے کی وجہ سے "البيتِ" پر کسرہ آیا ہے۔

أَنْظُرُ إلى شَاشَةِ جَوَّالٍ جَدِيْدٍ	(میں نئے فون کی اسکرین کی طرف دیکھ رہا ہوں)
هَذَا الشَّارِعُ يُؤَدِّيْ إِلىَ حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ	(یہ راستہ چڑیا گھر کو جاتا ہے)

فائدہ: "عدا" اور "خلا" سے پہلے اگر لفظ ما آجائے تو اس کے بعد کے اسم کو نصب دیا جائے گا۔ مثلاً

أَكَلَ الْقَوْمُ مَاعَدَا زَيْداً	(زید کے علاوہ سبھی لوگوں نے کھانا کھالیا)
نَامَتِ الْقَافِلَةُ مَاخَلاَ حَامِداً	(حامد کے علاوہ پورا قافلہ سو گیا)
رَكِبَ الْمُسَافِرُوْنَ مَاعَداَ خَالِداً	(خالد کے علاوہ سبھی مسافر سوار ہو گئے)
نَزَلَ الضُّيُوْفُ مَاخَلاَ بَكْراً	(بکر کے علاوہ سبھی مہمان آگئے)

6.2.4 حروف جارہ کے بعد "ما" زائدہ کا الحاق

عزیز طلبہ ! ما قبل کی مثالوں سے یہ واضح ہو گیا کہ حروف جارہ اسم پر داخل ہوتے ہیں، اور اپنے بعد والے اسم کو جر یعنی کسرہ دیتے ہیں، اور جس اسم کو زیر دیتے ہیں اس کو اسم مجرور کہتے ہیں۔

اب یہاں پر آپ کو بعض ایسے حروف جارہ کے بارے میں بتلانا چاہتے ہیں جن پر ما زائدہ داخل ہوتی ہے۔ جن حروف پر ما زائدہ داخل ہوتی ہے وہ یہ ہیں: من، عن، الباء۔ ان حروف کے بعد بسا اوقات " مازائدہ" داخل ہوتی ہے، تو اب سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ کیا جب مازائدہ حروف جارہ کے ساتھ ملحق ہو جائے تو کیا وہ حروف جارہ کو عمل سے روکتی ہے ؟ تو جواب یہ ہے کہ مازائدہ حروف جارہ کو عمل سے نہیں روکتی، یعنی مازائدہ کے ملحق ہونے کے باوجود حروف جارہ اپنے بعد والے اسم کو حالت جری میں کر دیتے ہیں، جیسے :

﴿مِمَّا خَطِيْئَاتِهِمْ أُغْرِقُوْا﴾ (ان لوگوں کے گناہوں کی وجہ ہی سے انہیں غرق کیا گیا)

اس مثال میں" مما"اصل میں "مِنْ "، "مَا" تھا، تو یہاں مِن حرف جار ہے، او راس کے بعد ما زائدہ ہے، اور"خطیئاتھم" اسم ہے اور مجرور ہے، تولھذا معلوم ہوا کہ یہاں پر حرف جر" مِن "کے بعد"ما" زائدہ آنے کے باوجود حرف جر کا عمل باقی رہا۔

﴿عَمَّا قَلِيْلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِيْنَ﴾ (بہت جلد وہ پشیماں ہو کر رہیں گے)

اس مثال میں بھی" عما" اصل میں عن، ما تھا،اور" قلیل" اسم مجرور ہے،یعنی اس کے آخر میں زیر ہے، تو یہاں عن حرف جار کے بعد ما زائدہ موجود ہے لیکن اس کے وجود سے" عن" کے عمل میں کوئی فرق نہیں آیا یعنی عن حرف جار اپنے بعد والے اسم کو مجرور کر رہا ہے۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ (یہ اللہ ہی کا فضل ہے کہ آپ ان کے لیے نرم خو ہو)

اس مثال میں" بِمَا" اصل میں"بِ "اور"ما" زائدہ کا مرکب ہے،اور" ب" حروف جارہ میں سے ہے، لہذا مازائدہ کے آنے کے باوجود اس نے اپنے بعد والے اسم"رَحْمَةٍ" کو مجرور کر دیا ہے۔ توان مثالوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ان تین حروف جارہ کے بعد اگر مازائدہ آئے تو یہ مازائدہ حروف جارہ کو ان کے عمل سے نہیں روکتی ہے۔

ان تین حروف کے علاوہ کبھی کبھی مازائدہ"رب اور کاف" کے بعد بھی آتی ہے، تو ایسی صورت میں بھی وہ ان حروف جارہ کو عمل سے نہیں روکتی اور ایسا بہت کم ہوتا ہے، جیسے:

رُبَمَا النَّاسِ لَا يَسْتَيْقِظُوْنَ صَبَاحاً مُبَكِّراً (بعض لوگ صبح سویرے نہیں جاگتے ہیں)

اس مثال میں"ربما "اصل میں رُبّ اور ما تھا، یعنی مازائدہ سے ملحق تھا، لیکن اس کے باوجود" رب" حرف جر نے اپنا عمل جاری رکھا اور بعد والے اسم یعنی" الناس" کو زیر دیدیا۔ اسی طرح"کاف" کو بھی سمجھ لیجیے۔

معلومات کی جانچ:

۱۔ مازائدہ کن کن حروف جارہ کے ساتھ ملحق ہوتی ہے، مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

۲۔ مازائدہ کیا حروف جارہ کو عمل سے روکتی ہے؟

۳۔ ایسی دس مثالیں تحریر کیجیے جس میں حروف جارہ کے ساتھ مازائدہ کا استعمال ہوا ہو۔

6.2.5 حروف جارہ کا متعلَّق اور اس کے اقسام:

اب تک ہم نے حروف جارہ اور اس کے مجرور کے متعلق بہت سیر حاصل گفتگو کی۔ اب یہاں ہم جار مجرور کے متعلق کے بارے میں جانیں گے کہ متعلق کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟۔ مندرجہ ذیل سطور میں اس کی مختصر تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

حرف جر کو جار اور اس کے بعد والے اسم کو مجرور اور ان دونوں کے مجموعے کو"جار مجرور" کہتے ہیں۔ ہر وہ جملہ جو جار مجرور سے شروع ہوتا ہو وہ کسی نہ کسی متعلَّق سے مل کر اپنا معنی کو مکمل کرتا ہے۔ یہ متعلق فعل یا شبہ فعل کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس فعل یا شبہ فعل کو متعلَّق کہتے ہیں، اور حروف جارہ کو متعلق کہا جاتا ہے۔ شبہ فعل کی بھی کئی قسمیں ہیں، جیسے: ۱۔ اسم فاعل، ۲۔ اسم مفعول، ۳۔

صفت مشبہ، ۴۔ اسم تفضیل، ۵۔ اسم مصدر، ۶۔ اسم مبالغہ، ۷۔ اسم ظرف، ۸۔ اسم فعل وغیرہ۔ یہ تمام جار مجرور کا متعلَّق بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

بہر حال جار مجرور جن چیزوں سے متعلق ہوتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ فعل: جیسے: تُوْبُوْا إِلى اللّٰهِ (اللہ سے توبہ کرو)

اس مثال میں "إلى" حرف جار ہے، اور "الله" مجرور ہے، اور یہ دونوں متعلق ہیں "توبوا" کے جو کہ فعل امر ہے۔

۲۔ اسم فاعل: جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ عَلَى الشَّارِعِ (زید سڑک پر کھڑا ہے)

اس مثال میں "علی" حرف جار ہے اور "الشارع" مجرور ہے، پھر یہ متعلق ہیں "قائم" کے جو کہ اسم فاعل ہے اس کو شبہ فعل بھی کہتے ہیں۔

۳۔ اسم مفعول، جیسے: خَالِدٌ مَوْجُوْدٌ فِي الْفَصْلِ (زید کلاس میں موجود ہے)

اس مثال میں "في الفصل" جار مجرور ہیں، اور یہ متعلق ہیں "موجود" کے جو کہ اسم مفعول ہے۔

۴۔ شبہ فعل، جیسے: ﴿وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (اللہ باخبر ہے ان تمام چیزوں سے جو تم کرتے ہو)

یہاں "خبیر" شبہ فعل ہے، جو کہ "بما" جار مجرور کا متعلَّق ہے۔

۵۔ مؤول شبہ فعل، جیسے: ﴿وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوَاتِ وَ فِي الْأَرْضِ﴾ (اور وہ اللہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے)

اس مثال میں حرف جر "في" متعلق ہے لفظ جلالہ یعنی "الله"، اور یہ مؤول ہے "المعبود" سے، یعنی "وَهُوَ الْمَعْبُوْدُ فِي السَّمٰوَاتِ وفي الْأَرْضِ"۔

۶۔ معنی فعل، جیسے: ﴿مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ﴾ (تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہو)

اس مثال میں "بنعمة" میں جو حرف جر ہے وہ متعلق ہے حرف "ما" سے، اس لیے کہ وہ "أنتفي" کے معنی میں ہے جو کہ ایک فعل ہے۔ اس مثال میں حرف جر معنی فعل کے متعلق ہے۔

☆ کبھی کبھی حروف جارہ کا متعلَّق محذوف ہوتا ہے، جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ (اللہ کے نام سے)

اس مثال میں متعلَّق محذوف ہے، اس سے پہلے موقع کے مناسبت سے کوئی بھی فعل محذوف مان سکتے ہیں، جیسے: أَقْرَأُ (میں پڑھتا ہوں)، أَكْتُبُ (میں لکھتا ہوں)، أَبْدأ (میں شروع کرتا ہوں)۔

نوٹ:

اگر حروف جارہ کا متعلق مذکور نہ تو معنی اور مناسبت کے اعتبار سے کوئی متعلق نکالا جائے گا، اور اگر کوئی مناسب متعلق نہ نکل سکے تو پھر بصریین کے یہاں افعال عامہ میں سے کوئی فعل نکالا جائے گا، اور افعال عامہ چار ہیں: ۱۔ كونٌ، ۲۔ حصولٌ، ۳۔ ثبوتٌ، ۴۔ وجودٌ۔ اس کے متعلق مزید تفصیلات آپ اگلی کتابوں میں پڑھیں گے۔ إن شاء الله۔

معلومات کی جانچ:

۱۔ متعلّق اور متعلَّق کسے کہتے ہیں مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔
۲۔ شبہ فعل کسے کہتے ہیں، اور وہ کون کون سے ہیں؟
۳۔ متعلّق کی کتنی قسمیں ہیں، مع امثلہ قلم بند کیجیے۔

6.3 تمارین

6.3.1 قوسین میں موجود حرف جارہ کا استعمال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کو مکمل کیجیے۔

(من ، على، في، إلى، عن ، الباء، اللام)

۱۔ يَتَصَدَّقُ سَعِيْدُ ------ الْفُقَرَاءِ
۲۔ اَلصَّقْرُ -------- الطُّيُوْرِ
۳۔ تُخْزَنُ الأَطْعِمَةُ ------- الثَّلاَّجَةِ
۴۔ يُذَاكِرُ التِّلْمِيْذُ دُرُوْسَهُ ------- النِّظَامِ
۵۔ يعيش الجمل -------- الصحراء
۶۔ يُصْنع الجُبْنُ------- الحليب
۷۔ تضع الحمامة عشها ------ الشجرة
۸۔ أدى محمد صلاة الظهر ------ المسجد
۹۔يجلس الرجل ------ القرب من الشجرة
۱۰۔ ركب المسافر ------- القطار

6.3.2 مندرجہ ذیل جملوں میں حروف جارہ کی تعیین کیجیے اور بین القوسین ان کو تحریر کیجیے۔

۱۔ السيارة أسرع من الدراجة ( )
۲۔ ذهبت إلى المكتبة اليوم ( )
۳۔ يدافع الجنود عن الوطن ( )
۴۔ أفضل السفر بالطائرة ( )
۵۔ رجع الولد من المدرسة ( )
۶۔ استيقظ زيد في الصباح ( )
۷۔ استرحت حتى صلاة العصر ( )
۸۔ دخلت البنت في المكتبة للقراء ة) ( )
۹۔ نجح الطلاب في الاختبار السنوي) ( )
۱۰۔ و الله ما كذبت ( )

6.3.3 جدول میں دیے گئے حروف جارہ کے معانی اور مثالیں تحریر کیجیے۔

حروف جارہ	معانی	مثالیں
ل		

ب		
ک		
علی		
إلی		
من		
عن		
رب		
حاشا		
حتی		
ت		
و		
منذ		
مذ		
خلا		
عدا		

6.3.4 مندرجہ جملوں کو عربی زبان میں منتقل کیجیے۔

۱۔ سچائی میں نجات ہے --------------------------------

۲۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں --------------------------------

۳۔ خالد صبح سے قرآن کی تلاوت کر رہا ہے --------------------------------

۴۔ فاروق گھر میں بیٹھا ہے --------------------------------

۵۔ کتاب ٹیبل پر ہے --------------------------------

۶۔ فضول خرچی میں خیر نہیں ہے --------------------------------

۷۔ سخی آدمی اللہ سے قریب ہوتا ہے --------------------------------

۸۔ بخیل جنت سے دور رہتا ہے --------------------------------

۹۔ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں --------------------------------

۱۰۔ قوم سو گئی سوائے زید کے --------------------------------

6.3.5 مندرجہ ذیل جملوں سے حرف جار، اور اسم مجرور اور علامت جر کی تعیین کیجیے۔

نمبر شمار	مثالیں	حرف جار	اسم مجرور	علامت جر
۱	استمعتُ إلى الإذاعة	إلى	الإذاعة	کسرہ
۲	رحبت بالضيف			
۳	جلستُ على المِقعد			
۴	صليتُ في المسجدِ			
۵	الكذب من النفاق			
۶	على أي شيء تجلس			
۷	ہذا الكتابُ لمحمد			
۸	أثق بالصديق المخلص			
۹	عطف الرجل على الصغير			
۱۰	أنت سريع كالريح			

6.4 اکتسابی نتائج

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے سیکھا کہ :

- حروف جارہ حروف عاملہ میں سے ایک ہیں۔ حروف جارہ ان حروف کو کہا جاتا ہے جو اسم پر داخل ہوتے ہیں، اور اس اسم کو حالت جری میں کر دیتے ہیں، اس لیے انہیں حروف جارہ کہا جاتا ہے، اور جس اسم کو زیر دیتے ہیں اسے مجرور کہا جاتا ہے۔
- حروف جارہ کی کل تعداد سترہ ہیں۔ حروف جارہ مندرجہ ذیل شعر میں جمع کر دیے گئے ہیں:

باو تاو كاف و لام و واو و مذ و منذ خلا	
رب حاشا مِن عدا في عن على حتى إلى	

- بعض حروف جارہ جیسے (من، عن، الباء) کے ساتھ ما زائدہ ملحق ہوتی ہے، لیکن اس ما کے داخل ہونے سے حروف جارہ کے عمل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یعنی یہ ما زائدہ حروف جارہ کو عمل سے نہیں روکتی ہے۔ ان تین حروف کے علاوہ کبھی کبھی ما زائدہ ”رب اور کاف“ کے بعد بھی آتی ہے، تو ایسی صورت میں بھی وہ ان حروف جارہ کو عمل سے نہیں روکتی۔
- جار مجرور کسی نہ کسی فعل یا شبہ فعل سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس فعل یا شبہ فعل کو متعلَّق کہتے ہیں، اور حروف جارہ کو متعلق کہا جاتا ہے۔ شبہ فعل کی بھی کئی قسمیں ہیں، جیسے: ۱۔ اسم فاعل، ۲۔ اسم مفعول، ۳۔ صفت مشبہ، ۴۔ اسم تفضیل، ۵۔ اسم مصدر، ٦۔ اسم مبالغہ، ۷۔ اسم ظرف، ۸۔ اسم فعل وغیرہ۔ یہ تمام جار مجرور کا متعلَّق بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

6.5 کلیدی الفاظ

المطار	ہوائی اڈا
العجل	بچھڑا
النسر	عقاب
لؤلؤ	موتی
البارحة	گزشتہ رات
القفص	پنجرا
اَلْجُبْنُ (ج) جُبْنَةٌ	پنیر

6.6 نمونۂ امتحانی سوالات

6.6.1 معروضی سوالات:

1۔ حروف جر اپنے مدخول کو...... دیتے ہیں۔

(a) رفع (b)نصب (c)جر

2۔ حروف جر کتنے ہیں؟

(a) بارہ (b)پندرہ (c)سترہ

3۔ ان میں سے کون حرف جر نہیں ہے؟

(a) كَلا (b) خَلا (c) حَاشَا

4۔ تَ حرف جر...... کے لیے آتا ہے۔

(a) معیت (b)وعدہ (c)قسم

5۔ حتّٰی کسی چیز کی...... کو بتاتا ہے۔

(a) غایت وانتہا (b)ابتداو شروعات (c)درمیانی مرحلہ

6۔ من، عن، باء سے پہلے اگر لفظ ما زائدہ آجائے تو اس کے بعد کے اسم کو...... دیا جائے گا۔

(a) رفع (b)نصب (c)جر

7۔ کیاحرف اپنامعنی بذات خود قابل فہم طریقہ پراداکرسکتاہے؟

(a) ہاں (b)نہیں (c)ان دونوں میں سے کوئی نہیں

8۔ ولكم في ...... الرسول أسوة حسنة۔

(a) حياةِ (b) حياةٍ (c) حياةَ

9۔ ......رأيت الطير في السماء۔

(a) تاللهُ (b) تاللهَ (c) تاللهِ

10۔ في الصندوقِ كتابٌ۔ میں" في" ...... کا معنی دے رہاہے۔

(a) حال (b)ظرف (c)کیف

6.6.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات:

1. اسم اور حرف میں کیافرق ہے بتایئے۔
2. کیاحرف اپنامعنی بذات خود قابل فہم طریقہ پراداکرسکتاہے؟
3. آپ اپنی طرف سے دس جملے ایسے بنائیں جن میں جار و مجرور کا استعمال ہو۔
4. مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب حرف جار کے ذریعہ مکمل کریں۔

الطير................................ الشجرة

السيارة................................ الشارع

أذهب................................ السمجد

اشتريت................................ السوق

هوغائب................................ أسبوع

جاء القوم.......................... زيد

لاأعرف............................ الجامعة

.... طفل ذكي

.... جاهل أمين

5. مندرجہ ذیل جملوں میں حروف جارہ پہچانیے۔

رُبَّ غنّي يكرم المسكين (کتنے مالدار مسکینوں کی عزت کرتے ہیں)

يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر (وہ لوگ اچھی باتوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں)

ماذا تعرف عن اللغة العربية؟ (آپ عربی زبان کے متعلق کیاجانتے ہیں)

دعا الأصدقاء حاشا هشام (اس نے دوستوں کوبلایاسوائے ہشام کے)

لاقيت الرفقاء خلا خليل	(میں نے دوستوں سے ملاقات کی سوائے خلیل کے)
جمعتُ الأحباب عدا حامد	(میں نے دوستوں کو جمع کیا سوائے حامد کے)
ولكم في حياة الرسول أسوة حسنة	(تمہارے لیے نبی کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے)

6.6.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات:

1. حروف جارہ کتنے ہیں؟اور کون کون سے ہیں؟ مع امثلہ تحریر کیجیے۔
2. جار مجرور پر مشتمل ۲۰ جملے اپنی طرف طرف سے بنائیے۔
3. حروف جارہ کی تعریف کیجیے۔

6.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1. معلم الانشاء) حصہ اول)	عبد الماجد ندوی
2. تمرین النحو	محمد مصطفی ندوی
3. کتاب النحو	عبد الرحمن امر تسری
4۔ جامع الدروس العربیۃ (جزء ثالث)	الشیخ مصطفی الغلایینی

اکائی: 7

ادوات استفہام

اکائی کے اجزا:

7.0 تمہید

7.1 مقصد

7.2 ادوات استفہام

7.3 استفہامِ انکاری

7.4 اکتسابی نتائج

7.5 کلیدی الفاظ

7.6 نمونۂ امتحانی سوالات

7.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

7.0 تمہید

مختلف زبانوں میں سوالات پوچھنے کے الگ الگ طریقے رائج ہیں۔ان میں بعض زبانیں ایسی ہیں جن میں ''ہاں'' یا'' نہیں'' کے متقاضی استفہامی اسلوب کے لیے علیحدہ کسی لفظ کا استعمال نہیں ہوتا بلکہ اس زبان کی نحوی ترکیب ہی کافی ہوتی ہے جب کہ بعض زبانوں میں طریقۂ ادائیگی اور انداز تکلم یا رموزِ اوقاف کی ضرورت ہوتی ہے۔اسی طرح بعض زبانیں ایسی ہیں جن میں محض نحوی ترکیب کافی نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے کچھ مخصوص الفاظ وکلمات کا استعمال ضروری ہوتا ہے اور اس کے بغیر کسی طرح کے سوالیہ جملے کی تشکیل ممکن نہیں ہوتی۔

عربی زبان کا تعلق ان زبانوں سے ہے جن میں سوالیہ کلمے کے بغیر سوالیہ جملہ کی تشکیل نہیں ہوتی اور سوالیہ جملے میں مخصوص الفاظ وکلمات کا استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے۔ عربی زبان میں سوال پوچھنے کے لیے جن کلمات کا استعمال ہوتا ہے ان کو ادوات استفہام کہتے ہیں۔اس اکائی میں ہم ان الفاظ اور ان کے استعمال کو جانیں گے۔

7.1 مقصد

اس اکائی میں ہم ادوات استفہام سے متعلق درج ذیل معلومات حاصل کریں گے:

- ادوات استفہام کا مفہوم اور اس کی ضرورت واہمیت۔
- ادوات استفہام کی قسمیں۔
- ادوات استفہام کے معانی اور اس کے استعمال کے طریقے۔
- ادوات استفہام کا اعراب۔
- استفہام انکاری کا استعمال اور اس کا جواب دینے کا صحیح طریقہ۔
- ادوات استفہام پر مشتمل جملوں کے جوابات دینے کا طریقہ۔

7.2 ادوات استفہام

انسان کا آپسی رشتہ وتعلق اور ان کی باہمی ضرورتیں ایک دوسرے سے اس طرح منسلک ہیں کہ وہ اکیلا تنہا زندگی کا تصور نہیں کر سکتا۔اس باہمی تعلق کے لوازمات میں سے ایک اہم اور ضروری امر استفادہ اور ایک دوسرے سے معلومات حاصل کرنا ہے۔اس استفادہ کا مقصد وضاحت وصراحت اور استفسار واستفہام ہوتا ہے جس کے لیے عربی زبان میں سوالیہ جملوں کا استعمال ہوتا ہے۔ سوالیہ جملوں میں کچھ مخصوص الفاظ وکلمات استعمال ہوتے ہیں جنہیں ادوات استفہام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔''أدوات ''کا واحد''أداة'' ہوتا ہے جس کا معنی آلہ ہے۔

استفہام باب استفعال کا مصدر ہے جس کا لغوی معنی طلب فہم ہے یعنی کسی چیز کو سمجھنے کے لیے کسی سے معلومات حاصل کرنا۔

علم نحو کی اصطلاح میں ادوات مخصوصہ کے ذریعے نامعلوم چیزوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کو استفہام کہتے ہیں اور ادوات استفہام پر مشتمل جملوں کو جملہ استفہامیہ کہتے ہیں۔

عربی زبان میں سوال پوچھنے کے لیے جن مخصوص الفاظ کا استعمال ہوتا ہے انہیں ادوات استفہام کہتے ہیں۔ مثلاً: هَلْ أَنْتَ طَالِبٌ؟ کیاآپ طالب علم ہیں؟اس مثال میں کلمہ"هَلْ " اداۃ استفہام ہے۔

ادوات استفہام کی دو قسمیں ہیں :

اول: حروف

دوم: اسماء

ادوات استفہام حروف: ادوات استفہام کے طور پر استعمال ہونے والے تمام کلمات میں صرف دو حروف ہیں۔ یہ دونوں "ھل" اور "أ" ہیں۔ تمام حروف کی طرح یہ دونوں حروف استفہام بھی مبنی ہیں۔

ادوات استفہام اسما: "ھـل" اور "أ" کے علاوہ تمام ادوات استفہام اسم ہیں۔ان میں صرف " أي" معرب ہے۔اس کے علاوہ باقی تمام اسما مبنی ہیں۔

کل ادوات استفہام تیرہ ہیں جو حسب ذیل ہیں:

مَنْ	کون	مَنْ ذَا	کون
مَا	کیا	مَاذَا	کیا
هَلْ	کیا	أ	کیا
مَتَى	کب	أين	کہاں
كَيْفَ	کیسے	أَيَّانَ	کہاں
أَنَّى	کہاں، کہاں سے	أيٌّ	کون سا
كَمْ		کتنا	

حروف استفہام:

جیسا کہ ہم نے پڑھا کہ ادوات استفہام میں دو حروف ہیں اور یہ دونوں حروف استفہام ہمزہ(أ) اور ھل ہیں۔

ان دونوں کا معنی ہے "کیا" اور ان کی خاصیت یہ ہے کہ یہ دونوں ہمیشہ جملہ کے شروع میں آتے ہیں اور چوں کہ یہ دونوں حروف ہیں اور ان میں مبتدا اور خبر بننے کی صلاحیت نہیں ہے اس لیے یہ جملہ مفیدہ کے شروع میں آتے ہیں۔ جیسے : أَ أَنْتَ مِصْرِيٌّ؟ (کیاآپ مصری ہیں؟)اور" هَلْ اشْتَرَيْتَ الْمَجَلَّةَ ؟ (کیاآپ نے رسالہ خریدا؟) پہلی مثال میں أنت مصري۔ جملہ مفیدہ ہے جس سے پہلے "أ" حرف استفہام آیاہے اور دوسری مثال میں اشتريت المجلة۔جملہ مفیدہ ہے جس سے پہلے ھل حرف استفہام آیاہے۔

(ا) ہمزہ(أ)

کسی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمزۂ استفہامیہ کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے:

اول: ہمزۂ استفہامیہ کے ذریعے مضمون جملہ یا پورے جملے کے بارے میں دریافت کیا جائے۔ جیسے: أَأَنْتَ ذَاهِبٌ؟ (کیا آپ جا رہے ہیں؟) اس کے جواب میں ہاں یا نہیں کہنا کافی ہے۔

دوم: ہمزۂ استفہامیہ کے ذریعے مضمون جملہ کے بجائے جزو جملہ یعنی جملہ کے کسی ایک جز کے بارے میں سوال کیا جائے۔ جیسے: أَ أَنْتَ أُسْتَاذٌ أَمْ طَالِبٌ؟ (کیا آپ استاد ہیں یا طالب علم؟) اور أَ حَامِدٌ سَائِقٌ أَمْ شَاهِدٌ؟ (کیا حامد ڈرائیور ہے یا شاہد؟)

پہلی مثال میں خبر کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے جب کہ دوسرے جملے میں مبتدا کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی۔ ان دونوں مثالوں میں دو چیزوں میں سے ایک کی تعیین کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ اس لیے جواب میں دریافت کردہ معلومات فراہم کرنے کے لیے دونوں میں سے کسی ایک کی تعیین کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ہم پہلے سوال کے جواب میں کہیں گے: أنا طالب۔ (میں طالب علم ہوں۔) یا أنا أستاذ۔ (میں استاد ہوں۔) اور دوسرے سوال کے جواب میں صرف حامد یا شاھد کہنا کافی ہے۔

اس صورت میں جب کہ جزئے جملہ کے بارے میں دو چیزوں میں سے کسی ایک کی تعیین کے بارے میں سوال ہو تو جن دو چیزوں کے بارے میں تعیین مقصود ہو، ان کے درمیان " أم " کا استعمال کرنا لازمی ہے۔

کبھی أم کا مدخول مفرد ہوتا ہے یعنی دو الگ الگ چیزوں میں سے کسی ایک کی تعیین مقصود ہوتا ہے اور کبھی مرکب ہوتا یا بایں طور کہ أم کا مدخول مفرد نہ ہو کر مرکب یا جملہ کی شکل میں ہوتا ہے۔ جیسے: أَ أَنْتَ مُهَنْدِسٌ أَمْ طَبِيْبٌ؟ (کیا آپ انجینئر ہیں یا ڈاکٹر؟) اور أَهِشَامٌ وَصَلَ أَمْ رَجَعَ۔ (کیا ہشام پہنچ گیا یا لوٹ آیا؟) پہلی مثال میں أم کا مدخول مفرد ہے جو " مهندس " اور " معلم " ہے جب کہ دوسرے جملہ میں " أم " کا مدخول مرکب ہے اور وہ جملہ فعلیہ ہے جو "وصل " اور "رجع " ہے۔

چونکہ اس صورت میں أ (ہمزہ) کے ذریعہ دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے درمیان تعین کے لیے سوال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

أراكباً جئتَ أم ماشياً؟ (کیا تم سواری سے آئے یا پیدل؟)

اس لیے اس سوال کے جواب میں صرف ہاں یا نا کہنا کافی نہیں ہوگا بلکہ سوال کرنے والے کو بتانا ہوگا کہ جئتُ راكباً (میں سواری سے آیا)۔ یا اگر پیدل آیا ہے تو کہنا ہوگا جئتُ ماشياً (میں پیدل آیا)۔

اسی طرح اگر سوال کیا جائے۔

أ أكلتَ تفاحةً أم تيناً؟ (کیا تم نے سیب کھایا یا انجیر؟)

اس کے جواب میں نعم (ہاں) یا لاَ (نہیں) کہنا کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ تعین کے ساتھ یہ بتانا ہوگا کہ أنا أكلتُ تفاحةً (میں نے سیب کھایا)۔ یا اگر انجیر کھایا ہو تو کہنا ہوگا أنا أكلتُ تيناً (میں نے انجیر کھایا)

ہمزہ کا استعمال عام ہے جو مفرد اور مرکب، مثبت اور منفی، جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ ہر طرح کے جملوں میں ہوتا ہے۔ جیسے: أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيْلِ؟ (کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والے لشکر کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟)، أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا ؟ (کیا اس نے تمہیں یتیم نہیں پایا؟)

☆ هل (کیا)

ہمزہ کی طرح ھل کے ذریعے بھی نامعلوم چیزوں کے بارے میں سوال کے ذریعے معلومات حاصل کی جاتی ہے۔ جیسے: هَلْ رَجَعْتَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ؟ (کیاآپ اسکول سے لوٹ آئے؟)

ھل کے ذریعے ایسے مثبت جملوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے جس کا جواب ہاں یا نہیں میں دینا ممکن ہو۔ جیسے: هل أكلتَ التفاح؟ (کیاآپ نے سیب کھایا؟) اس کے جواب میں نعم، أكلتُ التفاح۔ (ہاں، میں نے سیب کھایا۔) یالا، مَا أكلتُ التفاح۔ (نہیں، میں نے سیب نہیں کھایا) کہنا ضروری نہیں بلکہ مکمل جملہ کے بجائے صرف نعم یالا کہنا کافی ہے۔

یاد رکھیں کہ ھل کے ذریعے صرف مثبت جملہ کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے۔ منفی جملے میں ھل کا استعمال درست نہیں۔ منفی جملے میں ہمزہ کا استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح ھل کے ذریعے مفرد کے بارے میں بھی سوال کرنا درست نہیں ہے۔ لہذا اگر ہمیں کہنا ہو کہ "عمر بہادر ہے یا ہاشم؟" تو اسے ہم عربی میں ہمزۂ استفہامیہ کے ذریعے یوں کہیں گے: "أ عمر شجاع أم هاشم؟" اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے عربی زبان میں "ھل" کا استعمال درست نہیں ہے لہذا ہمارا یہ جملہ درست نہیں ہوگا: "هل عمرُ شَجَاعٌ أَمْ هَاشِمٌ؟"

"ہمزہ" اور "هل" میں ایک اہم فرق یہ بھی ہے کہ ھل کے بعد عام طور سے فعل آتا ہے جب کہ ہمزہ کے بعد اسم اور فعل دونوں آتے ہیں۔

اگر کسی چیز کے تعین کے متعلق سوال ہوگا تو أ (ہمزہ) کے ذریعہ ہی ہوگا اور اگر تعین مقصود نہیں ہے صرف معلومات حاصل کرنا ہے یا کچھ دریافت کرنا ہے تو اس میں أ (ہمزہ) کا بھی استعمال ہو سکتا ہے اور ھل کا بھی۔ ذیل کی مثالوں میں غور کیجیے۔

أطلعت الشمسُ؟	هل طلعتِ الشمسُ؟	(کیا سورج طلوع ہوگیا؟)
أعَاد الرسولُ ؟	هل عَادَ الرَّسُوْلُ؟	(کیا قاصد لوٹ آیا؟)
أيَذُوْبُ الحديدُ في النار؟	هل يَذُوْبُ الحديدُ في النار؟	(کیا آگ میں لوہا پگھل جاتا ہے؟)

ان سوالات کے جواب میں ہاں یا نہیں کہنا کافی ہوگا۔

لہٰذا اگر اثبات کی صورت میں جواب دینا ہے یعنی 'ہاں' کہنا ہے تو نَعَمْ، جَيْرِ یا أجَلْ استعمال کریں گے۔

اگر نفی میں جواب دینا ہے یعنی 'نہیں' کہنا ہے تو 'لا' کے ذریعہ جواب دیں گے۔

"أ" (ہمزہ) اور "هل" کے علاوہ بقیہ ادواتِ استفہام کا جواب تعین اور وضاحت کے ساتھ دینا ضروری ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اسمائے استفہام:

حروف استفہام کے بعد اب سلسلہ وار اسمائے استفہام کو بیان کیا جارہا ہے۔

کل اسمائے استفہام گیارہ ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) مَنْ (کون)

عربی زبان میں "مَنْ" کی متعدد صورتیں ہیں۔ کبھی یہ شرطیہ ہوتا ہے کبھی موصوفہ تو کبھی موصولہ اور استفہامیہ۔ ہم یہاں پر صرف "مَنْ" استفہامیہ کے بارے میں جانیں گے۔

"مَنْ" استفہامیہ کا استعمال ذوی العقول کے بارے میں سوال پوچھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ مثلاً: مَنْ مِيْكَائِيْلُ؟ یعنی میکائیل کون ہے؟ اس مثال میں "مَنْ" کے ذریعے "میکائیل" کے بارے میں سوال کیا گیا ہے اور یہ جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ میکائیل انسان ہے یا جن ہے یا فرشتہ۔ لہذا اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ هُوَ مَلَكٌ یعنی وہ فرشتہ ہے۔

مَنْ مبنی بر سکون ہے اس لیے اس پر بظاہر کوئی اعراب نہیں آتا اور نہ ہی اس پر کوئی عامل اثر انداز ہوتا ہے، البتہ یہ جملہ میں اپنی نحوی حیثیت اور محل وقوع کے اعتبار مبتدا، خبر، فاعل، مفعول اور مضاف الیہ وغیرہ ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔

"مَنْ" کے مرفوع، منصوب اور مجرور ہونے کی درج ذیل صورتیں ہیں:

☆ اگر "مَنْ" کے بعد فعل لازم یا فعل متعدی ہو تو من مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع محلا ہوگا اور اس کی ترکیب میں کہا جائے گا: "مَنْ: اسم استفہام مبنی علی السکون مرفوع محلا مبتدا"۔ جیسے: من ذهب؟ (کون گیا؟) من قرأ الدرس؟ (کس نے سبق پڑھا؟)

پہلی مثال فعل لازم کی ہے اور دوسری مثال فعل متعدی کی۔ دونوں مثالوں میں من مبتدا ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔

☆ اگر من کے بعد جملہ اسمیہ ہو تو من مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ جیسے: من بيته جميل؟ (کس کا گھر خوبصورت ہے؟) میں من کے بعد بيته جميل جملہ اسمیہ ہے جو من کی خبر ہے، لہذا من مبتدا ہونے کی وجہ محلاً مرفوع ہوگا۔

☆ اگر من کے بعد اسم معرفہ تو من خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ جیسے: من هذا؟ (یہ کون ہے؟)، من أنت؟ (آپ کون ہیں؟)

دونوں مثالوں میں "مَنْ" اسم استفہام خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور پہلی مثال میں "هذا" اسم اشارہ اور دوسری مثال میں "أنت" اسم ضمیر دونوں معرفہ ہیں اور مبتدا مؤخر ہیں۔ چونکہ دونوں مبنی ہیں لہذا دونوں کا اعراب محلی ہوگا یعنی دونوں مرفوع محلا ہوں گے۔

☆ اگر "مَنْ" کے بعد شبہ جملہ ہو تو من مبتدا ہوگا۔ جیسے: من في البيت؟ (گھر میں کون ہے؟)

☆ اگر "مَنْ" کے بعد فعل متعدی ہو اور اس کے بعد اس کا مفعول مذکور نہ ہو تو من مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔ جیسے: مَنْ ضربتَ؟ (آپ نے کسے مارا؟)، مَنْ أَعْطَيْتَ روبيةً؟ (آپ نے کسے روپیہ دیا؟)

پہلی مثال میں "ضرب"، "من" کے بعد فعل متعدی بیک مفعول ہے اور اس کے بعد اس کا کوئی مفعول جملہ میں وارد نہیں ہوا اس لیے "من" مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محلا منصوب ہے اور دوسرے جملہ میں "أعطى" فعل متعدی بدو مفعول ہے اور اس کے بعد اس کا صرف ایک مفعول وارد ہے اس وجہ "من" اس کا دوسرا مفعول ہوگا اور مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔

☆ اگر ''مَنْ'' کی طرف کسی اسم کی اضافت کر دی گئی ہو تو من مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا۔ جیسے: سَيَّارَةُ مَنْ هَذَا؟(یہ کس کی گاڑی ہے؟)

اس مثال میں ''مَنْ'' سیارۃ کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے محلا مجرور ہے۔

(۲) ''مَنْ ذَا'' (کون)

''مَنْ'' کی طرح ''من ذا'' بھی اسمائے استفہام میں سے ایک اسم ہے۔ بعض علمائے نحو اسے ایک ہی کلمہ مانتے ہیں اور بعض دوسرے علمائے نحو اسے دو کلموں کا مجموعہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ''من'' اور ''ذا'' کا مرکب ہے۔ اس میں من اسم استفہام اور ذا موصولہ یا زائدہ ہے۔ جیسے: مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ؟(اس کے روبرو کون شفاعت کرے گا؟)

(۳) ''مَا'' (کیا)

مَنْ کی طرح '' مَا'' بھی متعدد معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے: ما شرطیہ، ما موصولہ، ما زائدہ اور ما استفہامیہ۔ ہم یہاں پر صرف ما استفہامیہ کے بارے میں پڑھیں گے۔

ما استفہامیہ کا استعمال غیر ذوی العقول کے بارے میں سوال کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ جیسے: مَا هَذَا؟(یہ کیا ہے؟)

ما استفہامیہ کے بارے میں دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے:

اول: یہ اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: وَمَآ أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ؟(اور آپ کیا جانیں کہ وہ سخت مصیبت کیا ہے؟) مَا لَوْنُ السَّيَّارَةِ؟(گاڑی کا رنگ کون سا ہے؟)

پہلی مثال میں ما استفہامیہ فعل پر داخل ہے اور دوسری مثال میں اسم پر۔

دوم: اس سے پہلے حرف جر آئے تو اس کا الف حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: ''مم''، ''عم'' جو اصل میں من ما اور عن ما تھا۔ حرف جر کے داخل ہونے کی وجہ سے آخر کا الف حذف کر دیا گیا اور یہ مم اور عم ہو گیا۔

''مَنْ '' کی طرح ''مَا '' بھی مبنی بر سکون ہے لہذا اس پر کسی طرح کا ظاہری اعراب نہیں آئے گا البتہ یہ محلاً مرفوع، منصوب یا مجرور ہوگا۔ اس کے اعراب محلی کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مَا کے بعد اگر کوئی اسم معرفہ ہو تو مَا خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ جیسے: ما هذا؟(یہ کیا ہے؟)

مَا کے بعد اگر شبہ جملہ ہو تو مَا مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا اور شبہ جملہ اس کی خبر ہوگی۔ جیسے: مَا فِيْ حَقِيْبَتِكَ؟ (آپ کے بیگ میں کیا ہے؟)

مَا کے بعد اگر جملہ فعلیہ ہو تو مَا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔ جیسے: ما كتبتَ على الكراسة؟(آپ نے کاپی پر کیا لکھا؟)

من اور ما کے اعراب محلی کا خلاصہ یہ ہے کہ:

جب ان کے بعد جملہ اسمیہ یا شبہ جملہ ہو تو یہ دونوں مبتدا ہوں گے۔

جب ان کے بعد جملہ فعلیہ ہو تو یہ دونوں مبتدا یا مفعول بہ ہوں گے۔

جب ان کے بعد اسم ہو تو یہ دونوں خبر مقدم ہوں گے۔اس صورت میں اس کے بعد ضمیر کالانادرست نہیں ہے۔لہذا ''زید کون ہے؟'' کے لیے ''من هو زيد؟'' کہنادرست نہیں ہوگا بلکہ من زيد؟ کہاجائے گا،البتہ '' وہ کون ہے؟'' اور '' آپ کون ہیں؟'' کے لیے ''من هو؟'' اور ''من أنت؟'' کہنادرست ہے۔

(۴) مَاذَا (کیا)

مااستفہامیہ کے بعد کبھی کبھی ذاکا اضافہ کر کے مَاذَا کے ذریعے بھی سوال کیاجاتاہے اور یہ بھی ادوات استفہام میں سے ہے۔ما استفہامیہ کی طرح مَاذَا بھی مبنی بر فتحہ ہوگا اور اس پر بظاہر کسی عامل کا اثر نہیں ہوگا البتہ یہ جملے میں اپنی نحوی حیثیت کی بنیاد پر محلاً مرفوع، منصوب اور مجرور ہوگا۔

ماذا کے اعراب کی دو صورتیں ہیں :

اول: ماذا کو ایک کلمہ تصور کیاجائے۔ایسی صورت یہ اپنے محل وقوع کے اعتبار سے مرفوع، منصوب اور مجرور ہوگا۔جیسے :

مرفوع : ما ذا في الحديقة؟(باغ میں کیا ہے؟)

منصوب : ما ذا أكلتَ؟(آپ نے کیا کھایا؟)

مجرور : لماذا جئت ههنا؟(آپ یہاں کیوں آئے؟)

پہلی مثال میں ماذا مبتدا ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے اور دوسری مثال میں ماذا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔اسی طرح تیسری مثال میں حرف جر کی وجہ مجرور ہے اور جار مجرور کا مجموعہ مفعول لہ ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔

دوم: ماذا کو ایک کلمہ تصور نہیں کیاجائے بلکہ اسے ما اور ذا کا مرکب ماناجائے۔اس طرح اس کی دو صورتیں ہیں:

اول: ماذا میں مااسم استفہام ہو اور ذا زائدہ ہو۔جیسے: ماذا في يدك؟(آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟(

اس مثال میں ما اسم استفہام مبنی بر فتحہ ہے اور مبتدا ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے اور ذا زائدہ ہے جس کا کوئی محل اعراب نہیں ہوتا۔

اس صورت میں ماذا جملہ میں اپنی نحوی حیثیت کے اعتبار سے مرفوع، منصوب یا مجرور ہوگا۔

دوم: ماذا میں "ذا" زائدہ نہ ہو۔اس کی دو صورتیں ہیں :

اول: مااسم استفہام اور ذا اسم اشارہ ہو۔جیسے: ما ذا الكتاب؟ یعنی ما هذا الكتاب؟(یہ کتاب کس قسم کی ہے؟)

دوم: مَا اسم استفہام اور ذَا اسم موصول ہو۔جیسے: ما ذا أتى بك؟ یعنی ما الذي أتى بك؟(آپ کو کیا چیز لائی ہے؟)

ان دونوں صورتوں میں مااسم استفہام مبتدا ہوگا اور ذا اپنے مابعد سے مل کر ما کی خبر ہوگی۔

(۵) ''أين'' (کہاں)

أين وہ اسم استفہام ہے جو ظرف مکان پر دلالت کرتا ہے یعنی اس کے ذریعے کسی جگہ یا مکان کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے۔ جیسے: أین ھو ؟وہ کہاں ہے ؟، أین ذھب الطالب ؟طالب علم کہاں گیا؟

''أَین'' مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اور ظرف مکان کی وجہ سے محلاً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے: أین خالد ؟(خالد کہاں ہے ؟)، أین ذھب عمر ؟(عمر کہاں گیا؟ (

ان دونوں مثالوں میں '' أین'' ظرف مکان ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔پہلی مثال میں أین خبر مقدم محذوف سے متعلق ہے اور دوسری مثال میں أین ''ذھب''فعل کا مفعول فیہ یعنی ظرف مکان واقع ہونے کی وجہ منصوب ہے۔

کبھی کبھی أین سے پہلے حرف جر داخل کر دیا جاتا ہے ایسی صورت میں أین حرف جر کی وجہ سے مجرور ہو گا البتہ حرف جر کی وجہ سے اس کی ظرفیت اثر انداز نہیں ہو گی اور وہ جار مجرور سے مل ظرف مکان واقع ہو گا۔ جیسے: من أین جئتَ؟(آپ کہاں سے آئے ؟)إلی أَینَ تَذْھَبُ؟(آپ کہاں جا رہے ہیں ؟)پہلی مثال میں '' أین'' سے پہلے ''من'' حرف جار ہے اور دوسری مثال میں ''أین'' سے پہلے '' إلی'' حرف جار ہے۔ ہر دو مثالوں میں '' أین'' حرف جار کی وجہ سے مجرور ہو گا اور جار مجرور سے مل کر ظرف مکان ہو گا اور ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہو گا۔

(۶) متی (کہاں)

أین کے بر عکس'' متی '' کا استعمال ظرف زمان کے لیے ہوتا ہے یعنی اس کے ذریعے کسی وقت اور زمانہ کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے۔ جیسے: متی ذھبتَ ؟(آپ کب گئے ؟)اس کا جواب ہو گا: ذھبتُ أمس۔یا ذھبتُ في السنة الماضیة۔یعنی میں کل گیا یا میں گزشتہ سال گیا۔

'' متی ''مبنی بر سکون ہوتا ہے اور ظرف زمان کی وجہ سے محلاً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے: متی رجعت عائشة؟(عائشہ کب لوٹی؟)،متی الامتحانُ السنويُّ؟(سالانہ امتحان کب ہے ؟)

دونوں مثالوں میں ''متی ''ظرف زمان ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ پہلی مثال میں ''متی''اپنے بعد والے فعل رجعت کا ظرف زمان ہے اور دوسری مثال میں متی خبر مقدم محذوف کا ظرف زمان ہے اور الامتحان السنوي مبتدا موٴخر ہے۔

(۷) أَیَّان (کہاں)

أین کی طرح ''أیان ''کا استعمال بھی ظرف مکان کے لیے ہوتا ہے اور اس کے ذریعے جگہ کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے۔أین اور أیان کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ أین کے ذریعے ہر زمانے کے بارے میں کسی مکان یا جگہ کی معلومات حاصل کی جاتی ہے جب کہ أیان کے ذریعے صرف مستقبل کے زمانے میں کسی مکان یا جگہ کی معلومات حاصل کی جاتی ہے۔

أین کی طرح أَیَّانَ بھی مبنی بر فتحہ ہو گا اور ظرف مکان کی وجہ سے محلاً منصوب ہو گا۔ مثلا: أَیَّانَ یَذْھَبُوْنَ؟وہ لوگ کہاں جائیں گے ؟

یہ بات اچھی طرح ذہن نشیں کرلیں کہ ظرف (خواہ ظرف زمان ہو یا ظرف مکان) پر دلالت کرنے والے اسمائے استفہام ہمیشہ محلاً منصوب ہوں گے۔ان اسماکے اعراب کی دو صورتیں ہیں:

اول: اس کے بعد فعل ہو تو وہ اسی فعل سے متعلق ہو کر ظرف ہو گا۔ جیسے:

ظرف زمان: مَتَى رَجَعَ خَالِدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ؟ (خالد مدرسہ سے کب لوٹا؟)

ظرف مکان: أَيْنَ ذَهَبَ السَّائِقُ؟(ڈرائیور کہاں گیا؟)

دوم: اس کے بعد اسم ہو تو وہ خبر مقدم محذوف سے متعلق ہو کر ظرف ہو گا۔ جیسے:

ظرف زمان: مَتَى المُحَاضَرَةُ؟(لکچر کب ہے؟)

ظرف مکان: أَيْنَ السَّيَّارَةُ؟(گاڑی کہاں ہے؟)

مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں ظرف پر دلالت کرنے والے اسما محلاً منصوب ہوں گے۔

کبھی کبھی ظرف مکان پر دلالت کرنے والے اسما پر حرف جر داخل کر دیا جاتا ہے ایسی صورت میں اسمائے استفہام محلاً مجرور ہو گا اور جار مجرور کا مجموعہ محلاً بر بنائے ظرفیت منصوب ہو گا جیسا کہ ابھی اوپر ہم نے پڑھا۔

(۸) كَيْفَ (کیسا)

کسی کی خیریت اور حال چال دریافت کرنے کے لیے عربی میں کیف کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: كيف أنت؟ آپ کیسے ہیں؟

کیف کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا جواب نکرہ ہوتا ہے جب کہ دوسرے ادوات استفہام کا جواب معرفہ اور نکرہ دونوں ہو سکتے ہیں۔ جیسے: كيف خالد؟ کا جواب ہو گا صحیح یا سقیم اور اس کے جواب میں الصحيح یا السقيم کہنا درست نہیں ہو گا۔

كيفَ مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔اس کے اعراب محلی کا انحصار جملے میں اس کی نحوی حیثیت کی بنیاد پر ہوتا۔ کبھی یہ محلاً مرفوع ہوتا ہے اور کبھی منصوب ہوتا ہے۔

کیف کے اعراب محلی کی صورتیں حسب ذیل ہیں:

کیف کے بعد اگر اسم ہو تو کیف خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو گا۔ جیسے: كيف أنت؟(آپ کیسے ہیں؟)

کیف کے بعد اگر فعل ناقص ہو تو کیف فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہو گا۔ جیسے: كيف كنت؟ (آپ کیسے تھے؟)

کیف کے بعد اگر فعل تام ہو تو بر بنائے حال کیف منصوب ہو گا۔ جیسے: كيف تذهب؟(آپ کیسے جائیں گے؟)

اس طرح کیف کے اعراب محلی کو مجموعی طور پر ہم دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

مرفوع: اگر کیف کے بعد اسم ہو تو وہ خبر مقدم کی بنا پر مرفوع ہو گا۔

منصوب: اگر کیف کے بعد فعل تام ہو تو وہ حال کی بنا پر اور اگر فعل ناقص ہو تو وہ فعل ناقص کی خبر ہونے کی بنا پر منصوب ہو گا۔

(۹) أَنَّى (کہاں)

أنی کے دو معانی ہیں: اول یہ کیف کے معنی میں ہے جیسے: أَنَّى يُحْيِ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا؟(اس کی موت کے بعد اللہ اسے کیسے زندہ کرے گا؟) دوم من أین کے معنی میں ہے۔ جیسے: أَنَّى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ؟(میرے یہاں لڑکا کہاں سے ہوگا؟)

أنی کے بعد اسم ہو یا فعل ناقص ہو تو یہ خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ جیسے: أَنَّى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا؟(اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے؟)

أنی کے بعد فعل تام ہو تو یہ ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔ جیسے: فَأَنَّى يُؤْفَكُوْنَ؟(تو کیسے وہ الٹے پھرے جاتے ہیں؟)

(۱۰) كَمْ(کتنا)

كَمْ کی دو قسمیں ہیں:

اول خبریہ اور دوم استفہامیہ۔

ہم یہاں كَمْ استفہامیہ کے بارے میں پڑھیں گے۔

كَمْ استفہامیہ کا استعمال عدد کے بارے میں سوال کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے: کم روبیةً عندک؟(آپ کے پاس کتنے روپے ہیں؟)

چونکہ كَمْ استفہامیہ کے ذریعے کسی مبہم چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے جس کے لیے کسی ایسی چیز ہونا ضروری ہے جس سے اس ابہام کی توضیح ہو سکے اس لیے كَمْ استفہامیہ کے بعد اس ابہام اور پوشیدگی کو دور کرنے کے لیے اس کی تمیز لائی جاتی ہے۔

كَمْ استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔ جیسے: کم طالباً موجود في الفصل؟(کمرۂ جماعت میں کتنے طلبہ ہیں؟)

کبھی کبھی اس سے پہلے حرف جر داخل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں عام طور پر اس کی تمیز منصوب ہوتی ہے البتہ اسے مجرور پڑھنا بھی درست ہے۔ جیسے: بکم روبیةً اشتریت هذا؟اوربکم روبیةٍ اشتریت هذا؟ (آپ نے اسے کتنے روپے میں خریدا؟)

کبھی کبھی كَمْ استفہامیہ کی تمیز مذکور نہیں ہوتی بلکہ محذوف ہوتی ہے۔ جیسے: كَمْ قِيْمَةُ هٰذَا الْكِتَابِ؟(اس کتاب کی قیمت کتنی ہے؟) اس طرح کے جملوں میں كَمْ استفہامیہ کی تمیز مقدر ہوتی ہے جو اس جملے میں روبیةً ہے۔

دیگر اسمائے استفہام کی طرح كَمْ بھی مبنی بر سکون ہے جس کی وجہ سے اس پر کسی عامل کا کوئی عمل اثر انداز نہیں ہوگا اور اس کا آخر ہر حال میں ساکن ہوگا البتہ یہ جملے میں اپنی نحوی حیثیت کے اعتبار سے محلاً مرفوع یا منصوب ہوگا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

جب كَمْ کی تمیز اسم معرفہ ہو یا اس کی تمیز محذوف ہو اور اس کے بعد اسم معرفہ ہو تو كَمْ مبتدا یا خبر ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہوگا۔ جیسے: كَمْ ثمن الکتاب؟(کتاب کی قیمت کتنی ہے؟)

اگر كَمْ کی تمیز نکرہ یا فعل یا شبہ جملہ ہو تو كَمْ وجوبی طور پر صرف مبتدا ہوگا۔ جیسے: کم رجلاً ذهب؟(کتنے لوگ گئے؟)کم عندک من المال؟(آپ کے پاس کتنا مال ہے؟)

اگر كَمْ کے بعد ظرف زمان، ظرف مکان، ایسا فعل جس کے بعد کوئی مفعول بہ نہ ہو یا کوئی ایسا فعل جو تمیز کے مادے سے مشتق ہو تو منصوب ہوگا۔ جیسے: كم ساعةً قرأتَ؟ (آپ کتنے گھنٹے پڑھے؟) كم ورقةً كتبتَ؟(آپ کتنے ورق لکھے؟) كم ضربةً ضربتَه؟(آپ نے اسے کتنا مارا؟)

(۱۱) أيٌّ(کون، کون سا)

عربی زبان میں أيٌّ متعدد معانی پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی یہ اسم شرط کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور شرط کا معنی دیتا تو کبھی یہ اسم موصول کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور کبھی یہ اسم استفہام کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ہم یہاں پر صرف أيّ اسم استفہام کے بارے میں جانیں گے۔

أيٌّ ایسا اسم استفہام ہے جس کے ذریعے دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے درمیان فرق جاننے کے لیے سوال کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے چند چیزوں کے مابین فرق کی وضاحت طلب کی جاتی ہے یا اس کے مدخول کے معنی کی تحدید کی جاتی ہے۔ جیسے: أيكم أحسن عملاً؟ (تم لوگوں میں عمل کے اعتبار سے کون بہتر ہے؟)، أي شخص ذهب؟(کون شخص گیا؟)

ادوات استفہام کے طور پر استعمال ہونے والے تمام کلمات میں صرف أيٌّ ہی ایک ایسا کلمہ ہے جو معرب ہے جو ہر عامل کا ظاہری اثر قبول کرتا ہے اور جملے میں اپنی نحوی حیثیت کے اعتبار سے لفظاً مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔

جملے میں أيٌّ مضاف واقع ہوتا ہے اور اس کا مدخول مضاف الیہ ہونے کی وجہ مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: أيَّ جوالٍ اشتريتَ؟(آپ نے کون سا موبائل خریدا؟)

اس جملے میں أي اسم استفہام مضاف ہے اور اپنے بعد آنے والے فعل اشتريتَ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے لہذا اس پر فتحہ آئے گا اور مضاف ہونے کی وجہ سے اس پر تنوین نہیں آئے گی اور جوال مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

چونکہ أيٌّ اسم معرب ہے اور اس پر ظاہری اعراب بھی آتا ہے اسی لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے رفع، نصب اور جر کی مختلف حالتوں کو اچھی طرح ذہن نشیں کر لیں۔

☆ درج ذیل صورتوں میں أي مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے اور مضاف ہونے کی وجہ سے بلا تنوین ضمہ قبول کرتا ہے:

جب اس کے بعد کوئی ایسا اسم ہو جس کے ذریعے کسی مادی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے۔ جیسے: أي الرجلين تصادفه؟ (آپ دونوں لوگوں میں سے کس سے ٹکرائے یعنی ان دونوں میں سے کس سے آپ کی مڈ بھیڑ ہوئی؟(

جب اس کے بعد شبہ جملہ ہو۔ جیسے: أي الرجلين في المنزل؟(دو آدمیوں میں سے گھر پر کون ہے؟)

جب اس کے بعد فعل لازم ہو۔ جیسے: أي شخص ذهب؟(کون شخص گیا؟)

جب اس کے بعد ایسا فعل متعدی جس کا مفعول بہ اس کے بعد مذکور ہو۔ جیسے: أيكم يأخذني اليه؟(آپ لوگوں میں سے کون مجھے ان تک لے جائے گا؟)

جب اس کے بعد فعل ناقص ہو۔ جیسے: أي رجل كان عندك؟(آپ کے نزدیک کون شخص تھا؟)

☆ درج ذیل صورتوں میں أي منصوب ہوتا ہے:

جب اس سے پہلے کوئی ایسا فعل ہو جس کا مفعول بہ اس کے بعد نہ ہو۔ جیسے: فأيَّ آيات الله تنكرون؟(تو تم لوگ اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کروگے؟)

جب اس کے بعد مفعول مطلق ہو۔ جیسے: أيَّ إِهْمَالٍ أَهْمَلْتَ؟(آپ نے کس قسم کی لاپرواہی کی؟)

جب اس کے ذریعے ظرف کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہوگا۔ جیسے: أَيَّ يَوْمٍ أَرَاكَ فِيْهِ؟ (کون سے دن میں آپ کو دیکھوں؟)

☆ درج ذیل صورتوں میں أي مجرور ہوتا ہے:

جب اس سے پہلے حرف جر ہو۔ جیسے: فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ۔(تو (اے جن وانس) تم دونوں اللہ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤگے؟)

جب وہ مضاف الیہ واقع ہو۔ جیسے: كِتَابَ أيِّ الفَنِّ تَقْرَأُ؟(کس فن کی کتاب آپ پڑھ رہے ہیں؟)

''أي'' اگر معنی شرط کو متضمن و مشتمل ہو تو دو فعلوں کو جزم کرے گا جیسے: أيُّ طالبٍ يجْتَهِدْ يَفُزْ(جو طالب علم محنت کرے گا کامیاب ہوگا)۔ کبھی کبھی معرفہ کو ندا کرنے کے لیے ھائے تنبیہ کے ساتھ متصل ہو کر استعمال ہوتا ہے، جیسے: ''ياأيها الناسُ''

7.3 استفہامِ انکاری

ہمزہ استفہامیہ کے بارے میں ہم نے پڑھا کہ اس کا استعمال منفی جملوں کے لیے بھی ہوتا ہے۔ جملہ استفہامیہ اگر منفی ہو تو اسے استفہام انکاری کہتے ہیں جس کا مقصد تاکید اور کلام میں زور پیدا کرنا ہوتا ہے۔ درج ذیل مثالوں کو غور سے پڑھیں:

أَلَمْ تَرَكَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ ؟ (کیا آپ نے نہیں دیکھا آپ کے رب نے کیسا سلوک کیا)۔

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا ؟ (کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا؟)

أَمَارَأَيْتَ حَدِيْقَتَنَا؟ (کیا آپ نے ہمارا باغ نہیں دیکھا)۔

أَلَاتُحِبُّ الإ قَامَةَ فِيْ الْقرى؟ (کیا آپ گاؤں میں رہنا پسند نہیں کرتے)۔

أليس اللّٰهُ بقادرٍ على أن يحيِيَ الموتى؟(کیا اللہ اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے)

أَلَيْسَتِ الطَّائِرَةُ تَهْبِطُ عَلَى الأرْضِ؟ (کیا جہاز زمین پر نہیں اتر رہا ہے)۔

استفہام انکاری کا جواب اگر اثبات میں دینا ہو اور اس کا اعتراف و اقرار کرنا ہو تو اس کے لیے ''بلٰی'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جس کا معنی ''کیوں نہیں'' اور ''یقینا'' ہوتا ہے۔ اگر اس کا جواب نفی میں دینا ہو اور اس کا انکار کرنا ہو تو اس کے لیے ''نعم'' یعنی ''ہاں'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

7.4 اکتسابی نتائج

☆ ادوات استفہام کے ذریعے نامعلوم چیزوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کو استفہام کہتے ہے اور ادوات استفہام پر مشتمل جملوں کو جملہ استفہامیہ کہتے ہیں۔

☆ ادوات استفہام میں ہمزہ اور ھل کے علاوہ تمام ادوات استفہام اسم ہیں۔

☆ اسمائے استفہام میں أيّ کے علاوہ تمام اسمائے استفہام مبنی ہیں۔

☆ ہمزۂ استفہامیہ کے ذریعے مضمون جملہ یا جزئے جملہ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔

☆ ہمزۂ استفہامیہ کا استعمال عام ہے جو مفرد اور مرکب، مثبت اور منفی، جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ ہر طرح کے جملوں میں ہوتا ہے۔

☆ ہمزۂ استفہامیہ کے ذریعے دو چیزوں میں سے کسی ایک کی تعیین مقصود ہوتی ہے جس کے لیے أم کا استعمال ضروری ہے۔

☆ ھل کے ذریعے ایسے مثبت جملوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے جس کا جواب ہاں یا نہیں میں دینا ممکن ہو۔

☆ مَنْ استفہامیہ کا استعمال ذوی العقول کے بارے میں سوال پوچھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

☆ ما استفہامیہ کا استعمال غیر ذوی العقول کے بارے میں سوال کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

☆ أین کا استعمال ظرف مکان کے لیے ہوتا ہے اور متی کا استعمال ظرف زمان کے لیے ہوتا ہے۔

☆ کیف کا استعمال کسی کی خیریت اور حال چال دریافت کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

☆ كَمْ استفہامیہ کا استعمال عدد کے بارے میں سوال کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

☆ كَمْ استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد ہوتی ہے اور منصوب ہوتی ہے۔

☆ کبھی کبھی كَمْ استفہامیہ سے پہلے حرف جر داخل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں عام طور پر اس کی تمیز منصوب ہوتی ہے البتہ اسے مجرور پڑھنا بھی درست ہے۔

☆ أيٌّ ایسا اسم استفہام ہے جس کے ذریعے کسی شیء کی تعیین مقصود ہوتی ہے بسا اوقات اس کے ذریعے دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے درمیان فرق جاننے کے لیے سوال کیا جاتا ہے۔ یہ اسم معرب ہے جو جملہ میں اپنی نحوی حیثیت کے اعتبار سے لفظاً مرفوع، منصوب اور مجرور ہوتا ہے۔

☆ استفہام انکاری میں کلمۂ استفہام کے ساتھ کلمۂ نفی بھی آتا ہے۔ اس میں معلوم کرنے والا کلمۂ نفی کے ساتھ سوال کرتا ہے مثلاً کیا تم نے نہیں دیکھا، کیا یہ سچ نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کے سوال کے جواب میں اگر مثبت پہلو ہو تو بلی کہیں گے اور اگر منفی میں جواب دینا ہے تو نعم کہیں گے۔

7.5 کلیدی الفاظ

قَرْيَةٌ جمع قُرًى	گاؤں	المَجَلَّةُ ج المَجَلَّاتُ	رسالہ، میگزین
اشتَرَى يَشْتَرِيْ (افتعال)	خریدنا	سَائِقٌ	ڈرائیور
مُهَنْدِسٌ	انجینئر	طَبِيْبٌ	ڈاکٹر

الحَدِيْدُ	لوہا	ذاب يذُوْبُ(ن(	پگھلنا
جَوَّالٌ	موبائل	الطائِرَةُ	ہوائی جہاز
صَالِحٌ	تندرست، درست	سقيم	بیمار

7.6 نمونہ امتحانی سوالات

7.6.1 معروضی سوالات:

1۔ ادوات استفہام ان الفاظ کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ...... کیا جاتا ہے۔

(a) تشریح (b) وضاحت (c) سوال

2۔ ادوات استفہام ہمیشہ جملے کے...... میں آتے ہیں۔

(a) شروع (b) درمیان (c) آخر

3۔ ان میں سے کون ادوات استفہام نہیں ہے؟

(a) هَلْ، مَنْ، مَا (b) نعم، لا، بلى (c) متى، أَيْنَ، كَيْف

4۔ مَن...... اور ما...... کے لیے آتا ہے۔

(a) ذوی العقول... غیر ذوی العقول (b) غیر ذوی العقول... ذوی العقول

(c) ان دونوں میں سے کوئی نہیں

5۔ أين تذهب؟ اور أطلعت الشمسُ؟ میں پہلے کے جواب میں... اور دوسرے کے جواب میں... کہنا کافی ہوگا۔

(a) ہاں... نہیں (b) نہیں... ہاں (c) ان دونوں میں سے کوئی نہیں

6۔ هل يذوب الحديد في النار؟ کیا اس جملہ کے جواب میں ہاں یا نہیں کہنا کافی ہوگا۔

(a) ہاں (b) نہیں (c) ان دونوں میں سے کوئی نہیں۔

7۔ تعیین کے لیے کون سا اسم استفہام استعمال ہوتا ہے۔

(a) من (b) ما (c) أي

8۔ عدد کی وضاحت کے لیے کون سا اسم استفہام استعمال ہوتا ہے۔

(a) کم (b) أي (c) ما

9۔ متی...... اور أین...... کے لیے آتا ہے۔

(a) وقت... جگہ (b) جگہ... وقت (c) ظرف مکان... ظرف زمان

10۔ اس میں استفہام انکاری کون ہے؟

(a) أيهُّم صاحبُ الثروةِ؟ (b)) ألم تركيف فعل ربُّک ؟ (c) أتحبِّ الا قامةَ في القرُى؟

7.6.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات:

1۔ متی (کب) کا استعمال کب اور کیسے ہوتا مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

2۔ ''من'' کا کیسے استعمال ہوتا ہے؟

3۔ ادوات استفہام میں سے أي کے استعمال پر روشنی ڈالیے اور مناسب مثالیں پیش کیجیے۔

4۔ ھل اور ہمزہ کا فرق بتلائیے۔ جواب دینے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

5۔ ھل اور ہمزہ میں تعیین کے لیے کون سا حرف استفہام استعمال ہوتا ہے؟

7.6.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات:

1۔ ادوات استفہام سے کیا مراد ہے؟ ان ادوات کا کیسے استعمال ہوتا ہے؟

2۔ استفہام انکاری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے جواب کی کیا صورت ہوگی؟

3۔ سبق میں موجود حروف استفہام کا استعمال کرتے ہوئے بیس جملے اپنی طرف سے قلم بند کیجیے۔

7.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1. معلم الانشاء — عبدالماجد ندوی
2. کتاب النحو — عبدالرحمن امرتسری
3. تمرین النحو — محمد مصطفی ندوی
4. التطبیق النحوي — الدکتور عبدہ الراجحي

اکائی:8

(الضمائر)

اکائی کے اجزا:

8.0 تمہید

8.1 مقصد

8.2 ضمیر کی تعریف اوراس کے اقسام

8.2.1 ضمیر متّصل

8.2.2 ضمیر منفصل

8.2.3 ضمیر مستتر

8.3 تمارین

8.4 اکتسابی نتائج

8.5 کلیدی الفاظ

8.6 نمونۂ امتحانی سوالات

8.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

8.0 تمہید

جب ہم گفتگو میں کسی چیز کا نام لے لیں، تو اس کے بعد دوبارہ ذکر کے وقت اُس کے بجائے ضمیر کا استعمال کرنا زیادہ موزوں سمجھا جاتا ہے، اس لیے کہ یہ بات کہنے کا بہتر انداز ہوتا ہے۔ دنیا کی تقریباً ہر زبان میں یہی طریقہ اپنایا جاتا ہے، مثلاً: اگر دو جملے اس طرح ہوں: کیا بغداد ایک نیا شہر ہے؟ جی نہیں! بلکہ بغداد ایک قدیم شہر ہے، اسی بات کو کہنے کا بہتر انداز یہ ہو گا: کیا بغداد ایک نیا شہر ہے؟ جی نہیں بلکہ وہ ایک قدیم شہر ہے۔ آپ نے غور کیا ہو گا کہ پہلے جملے میں لفظ بغداد کی تکرار طبیعت پر گراں گزر رہی تھی، جب کہ دوسرے جملے میں بغداد کی جگہ لفظ ''وہ'' آگیا تو بات میں روانی پیدا ہو گئی۔ اسی طرح عربی میں بھی بات میں روانی کی غرض سے ضمائر کا استعمال ہوتا ہے۔

ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جب کسی اسم کے متعلق کوئی بات ہوتی ہے تو تین امکانات ہوتے ہیں:

(i) پہلا یہ کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ غائب ہو یعنی یا تو وہ غیر حاضر ہو، یا اس کو غیر حاضر فرض کر کے غائب کے صیغے میں بات کی جائے۔

(ii) دوسرا امکان یہ ہے کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ آپ کا مخاطب ہو یعنی حاضر ہو۔

(iii) تیسرا امکان یہ ہے کہ متکلم خود اپنے متعلق بات کر رہا ہو۔

آئندہ صفحات میں آپ مذکورہ بالا تینوں قسموں کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

8.1 مقصد

اس اکائی کے مطالعے کے بعد طلبہ:

☆ عربی زبان میں ضمیر کی تعریف اور اس کے انواع سے واقف ہوں گے۔

☆ ضمیر کی مختلف حالتوں میں اعراب کی کیا صورت ہو گی اس سے بھی آگاہ ہوں گے۔

☆ ضمیر کی مختلف انواع کے صحیح استعمال پر قادر ہو سکیں گے۔

8.2 ضمیر کی تعریف اور اس کے اقسام

ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی متکلم، مخاطب یا ایسے غائب کو بتائے جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہو۔ جیسے: أنَا (میں)، نَحْنُ (ہم)، أَنْتَ (تو مفرد مذکر)، أَنْتُمْ (تم جمع مذکر)، هُوَ (وہ ایک مذکر) هِيَ (وہ مفرد مؤنث) وغیرہ۔ درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

١) أنا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ	میں قرآن پڑھ رہا ہوں / پڑھ رہی ہوں
٢) أنتِ تُطِيْعِيْنَ الْمُعَلِّمَةَ	تم (مونث واحد) معلمہ کی اطاعت کرتی ہو
٣) نحنُ نُحِبُّ الْعَرَبِيَّةَ	ہم عربی زبان سے محبت کرتے ہیں
٤) أَنْتَ تَذْهَبُ إلى الْجَامِعَةِ	تم (مذکر واحد) یونیورسٹی جاتے ہو
٥) هو طالبٌ في الجامعة المفتوحةِ	وہ اوپن یونیورسٹی کا طالب علم ہے

۶) هل أَنْتُمْ أَطِبَّاءُ؟ کیاتم سب ڈاکٹر ہو؟

مندرجہ بالا مثالوں میں ہم اگر غور کریں توہمیں کچھ ایسے کلمات ملیں گے جو اسم کی جگہ پر استعمال ہوئے ہیں جیسے: أنا، أنتَ، أنتِ، نحنُ، أنتم اورھو۔ یہ سارے کلمات اسم کی جگہ پر استعمال ہوئے ہیں اور ایک معین ذات یا اشخاص پر دلالت کررہے ہیں۔

ان مثالوں کا دوبارہ جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ ان میں کچھ ضمیریں ایسی ہیں جو متکلم کے لیے ہیں جس کو انگریزی زبان میں (First Person) کہتے ہیں جیسے: ''أنا'' اور ''نحن'' تو کچھ ضمیریں ایسی ہیں جو مخاطب یعنی (Second Person) پر دلالت کررہی ہیں جیسے: أنتَ ، أنتِ اور أنتم اور کچھ ضمیریں ایسی ہیں جو غائب یعنی (Third Person) پر دلالت کررہی ہیں جیسے: '' ھو'' اور ''ھم''۔

معلومات کی جانچ:

ضمیر کسے کہتے ہیں؟

درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیے اور ان میں موجود ضمائر کی نشاندہی کیجیے:

١۔ الشباب هم عماد التقدم. ٢۔هل أنتم تساعدون الفقراء؟

٣۔ هي معلمة. ۴۔ هو طاهر القلب.

خالی جگہوں کو مناسب ضمیروں سے پر کیجیے:

١۔ .... زرعتُ وردْةً ٢۔ .... ذَهَبْنَا إلى الحديْقة

٣۔ .... أَكَلْتُمُ الطَّعَامَ الشَّهِيَّ ۴۔............................ سَبَحَ فِيْ الْمَسْبَحِ

۵۔ .... لعبتْ فِي الْحَدِيْقَة ۶۔ .... كَتَبْتِ الدَّرْسَ

٧۔ .... سمعوا كلامَ المعلِّمَةِ

ضمیر کی مختلف اعتبارات سے مختلف قسمیں ہوتی ہیں، ضمائر کے ظہور و خفا کے اعتبار سے دو قسمیں ہوتی ہیں: ا۔ ضمائر بارزہ ٢۔ ضمائر مستترہ ضمائر بارزہ کے اتصال یعنی جڑے ہوئے ہونے اور اور انفصال یعنی جدا اور علیحدہ ہونے کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: (ا) متّصل (٢) منفصل

8.2.1 ضمیر متّصل:

ضمیر متصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے ملے بغیر استعمال نہ ہوتی ہو۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجیے کہ جو کلام کے ابتدا میں نہ آسکے اور نہ لفظ إلّا کے بعد اس کا براہ راست استعمال ہوسکے۔ جیسے: أَكْرَمْتُكَ (میں نے آپ کا اکرام کیا) اس جملے میں ''تُ'' اور ''كَ'' یہ دونوں ضمیر متصل ہیں اور اس طرح کی ضمائر منفصل استعمال نہیں ہوتی ہیں لہٰذا" مَا أَكْرَمْتُ إِلَّاكَ کہنا صحیح نہیں ہے۔

ضمیر متصل جملہ نو ہیں: ١)التاء ٢)نا٣) الواو ۴)الألف ۵)النون ۶)الكاف ٧)الياء ٨)الهاء ٩)ها۔ ضمیر متصل فعل، اسم اور حرف تینوں کے ساتھ آتی ہے۔

ان ضمائر میں ''الألف، التاء، الواو، النون'' یہ چار صرف حالت رفعی میں استعمال ہوتی ہیں، فاعل کی شکل میں یا نائب فاعل کی شکل میں۔ جیسے: ''كَتَبَا''(ان دونوں نے لکھا)، ''كَتَبَتْ'' (اس عورت نے لکھا)، ''كتبتَ'' (تو مرد نے لکھا)، ''كتبتِ''(تو ایک عورت نے لکھا)، ''كتبتُ''(میں نے لکھا مذکر و مونث)، ''كَتَبُوْا''(ان سب مردوں نے لکھا)، ''كَتَبْنَ''(ان سب عورتوں نے لکھا)

''نا'' اور ''الياء'' رفعی حالت میں بھی آتے ہیں جیسے: كتبْنَا(ہم نے لکھا)، تَكْتُبِيْنَ(تو ایک عورت لکھتی ہے)، اُكْتُبِيْ(لکھو، مونث واحد)اور کبھی یہ دونوں ضمائر حالت نصبی میں بھی آتے ہیں جیسے: أَكْرَمَنِيْ المعَلِّمُ(استاد نے میرا اکرام کیا)، أكرمنا المعلم(استاد نے ہم سب کا اکرام کیا)

ان دونوں مثالوں میں ''ني'' اور ''نا'' بالترتیب ضمائر ہیں اور حالت نصبی میں واقع ہوئی ہیں۔ یہ دو ضمیریں جس طرح حالت نصبی میں واقع ہوتی ہیں اسی طرح کبھی حالت جری میں بھی واقع ہوتی ہیں جیسے: '' صَرَفَ اللّٰهُ عَنِّيْ وَعَنَّا المكْرُوْهَ''(اللہ نے مجھ سے اور ہم سب سے شر کو دور کر دیا)۔

اس کے علاوہ ''الکاف'' ، ''الهاء'' اور ''ها'' یہ تینوں ضمیریں نصب کی حالت میں بھی واقع ہوتی ہیں جیسے: ''أكرمْتُك(میں نے آپ کا اکرام کیا)، أَكْرمتُه(میں نے اس مذکر کا احترام کیا)، أَكْرَمْتُهَا(میں نے اس عورت کا اکرام کیا)''اور جر کی حالت میں واقع ہوتی ہیں جیسے: ''أَحْسَنْتُ إليك، أحسنتُ إليه، أحسنتُ إليها'' ۔

یہاں ہم آسانی کے لیے ضمیر مرفوع متصل، ضمیر منصوب متصل اور ضمیر مجرور متصل کا جدول فراہم کر رہے ہیں تاکہ ضمائر کی پہچان اور ان کی اعرابی حالت و کیفیت کی پہچان میں بسہولت ہو سکے۔

ضمیر مرفوع متّصل

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	دَرَسَ وہ پڑھا(ایک مرد)	دَرَسَا وہ پڑھے(دو مرد)	دَرَسُوْا وہ پڑھے(سب مرد)
مؤنث غائب	دَرَسَتْ وہ پڑھی(ایک عورت)	دَرَسَتَا وہ پڑھیں(دو عورتیں)	دَرَسْنَ وہ پڑھیں(سب عورتیں)
مذکر حاضر	دَرَستَ تو پڑھا(ایک مرد)	دَرَسْتُمَا تم پڑھے(دو مرد)	دَرَسْتُمْ تم پڑھے(سب مرد)
مؤنث حاضر	دَرَسْتِ تو پڑھی (ایک عورت)	دَرَسْتُمَا تم پڑھیں (دو عورتیں)	دَرَسْتُنَّ تم پڑھیں (سب عورتیں)
مذکر متکلم/مؤنث متکلم	دَرَسْتُ میں پڑھا/پڑھی	دَرَسْنَا ہم سب پڑھے	

ضمیر منصوب متّصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہو۔ یہ درج ذیل ہیں:

ضمیر منصوب متّصل

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	نَصَرْتُهُ میں نے اس کی مدد کی	نَصَرْتُهُمَا میں نے ان دونوں کی مدد کی	نَصَرْتُهُمْ میں نے ان سب کی مدد کی
مؤنث غائب	نَصَرْتُهَا میں نے اس کی مدد کی	نَصَرْتُهُمَا میں نے ان دونوں کی مدد کی	نَصَرْتُهُنَّ میں نے ان سب کی مدد کی
مذکر حاضر	نَصَرْتُكَ میں نے تیری مدد کی	نَصَرْتُكُمَا میں نے تم دونوں کی مدد کی	نَصَرْتُكُمْ میں نے تم سب کی مدد کی
مؤنث حاضر	نَصَرْتُكِ میں نے تیری مدد کی نَصَرْتُكُمَا میں نے تم دونوں کی مدد کی	نَصَرْتُكُنَّ میں نے تم سب کی مدد کی	
مذکر متکلم مؤنث متکلم	نَصَرْتَنِيْ تو نے میری مدد کی	نَصَرْتَنَا تو نے ہم سب کی مدد کی	

اس جدول میں "نَصَرْتُ" کے بعد جو ضمیر لگی ہوئی ہے وہی ضمیر منصوب متّصل ہے۔ یہ "مفعول بہ" بنتی ہے۔ اسی لیے اس کو "ضمیر مفعولی" بھی کہتے ہیں۔

ضمیر مجرور متّصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ جر میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر ہی استعمال ہوتی ہو۔ جیسے: لَہٗ۔ یا جو اسم مضاف کے بعد آتی ہے اور مضاف الیہ بنتی ہے۔ جیسے: غُلَامُهٗ اس کی دونوں صورتیں درج ذیل ہیں:

ضمیر مجرور متصل حرف کے ساتھ

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع
مذکر	لَهُ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ	لِيْ	لَنَا
مؤنث	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ	لَكِ	لَكُمَا	لَكُنَّ	لِيْ	لَنَا

ضمیر مجرور متصل اسم کے ساتھ

	غائب			مخاطب			متکلم	
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع	
مذکر	دَرسُهُ	درسُهُمَا	درسُهُمْ	دَرسُكَ	درسُكُمَا	درسُكُمْ	درسِيْ	درسُنَا
مؤنث	دَرسُهَا	درسُهُمَا	درسُهُنَّ	دَرسُكِ	درسُكُمَا	درسُكُنَّ	درسِيْ	درسُنَا

ضمیر مرفوع متصل پر مشتمل مثالیں:

۱۔ذهبتُ إلى الملعبِ(ہم میدان گئے) اس مثال میں ''تُ'' ضمیر متصل ہے اور وہ حالت رفعی ہیں ہے۔ایسی ضمیر کو ضمیر مرفوع متصل کہتے ہیں۔

۲۔كَتَبْنَا الدرسَ (ہم نے سبق لکھا) اس مثال میں ''نا'' ضمیر مرفوع متصل ہے۔

۳۔'' لعِبتَ بِالْكُرَّةِ '' (تو(مذکر واحد) نے فٹ بال کھیلا)اس مثال ''تَ'' ضمیر مرفوع متصل ہے۔

۴۔اعملي الواجبَ(اپنے ذمہ کا کام پورا کرو(واحد مونث حاضر))اس مثال میں ''ي'' ضمیر مرفوع متصل واقع ہوئی ہے۔

۵۔السيداتُ يُهَذِّبْنَ الأولادَ(شریف عورتیں اپنی اولاد کی تربیت کرتی ہیں)اس مثال میں ''ن'' ضمیر مرفوع متصل واقع ہوئی ہے۔

ضمیر منصوب متصل و ضمیر مجرور متصل پر مشتمل مثالیں:

مندرجہ بالا تمام مثالوں میں ضمیر متصل حالت رفعی میں واقع ہوئی ہیں،اب ہم کچھ ایسی مثالیں ذکر کر رہے ہیں جن میں ضمیر نصبی اور جری حالت میں واقع ہو رہی ہیں اس کو اچھے سے ملاحظہ کریں اور اس کو ذہن نشین کرلیں۔

۱۔نفَعَنِيْ نُصْحُ أَخِيْ(مجھے میرے بھائی کی نصیحت نے فائدہ پہونچایا)اس مثال میں '' نفعني'' میں جو یاء ہے وہ مفعول ہونے کی بنا پر حالت نصبی میں ہے جب کہ ''أخي ''میں جو یاء ہے وہ اضافت کی وجہ سے حالت جری میں ہے۔

۲۔حَافِظْ عَلَى نَظَافَةِ كِتَابِكَ (اپنی کتاب کی صفائی کی حفاظت کرو(واحد مذکر حاضر))اس مثال میں ''كَ'' ضمیر متصل ہے اور وہ حالت جری میں واقع ہوئی ہے۔

۳۔يَزْرَعُ الْفَلَّاحُ أَرْضَهُ(کسان اپنی زمین بو رہا ہے)اس مثال میں ''ہ'' ضمیر ہے اور وہ مفعول ہونے کی بنا پر حالت نصبی میں ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں سے ہم پر واضح ہو گیا کہ:

i۔ضمیر متصل کبھی فعل کے ساتھ آتی ہے کبھی اسم کے ساتھ اور کبھی حرف کے ساتھ۔

ii۔جو ضمائر افعال کے ساتھ آتے ہیں اور صرف حالت رفعی میں واقع ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:''التاء''، ''ألف الإثنين''،'' واوُ الجماعة''، ''نون النسوة''، ''ياء المخاطبة''۔

iii۔''ياء المتكلم'' ،''كاف المخاطب''،''هاء الغائب'' یہ تین ضمائر اگر فعل کے ساتھ مل کر آئیں تو وہ حالت نصبی میں ہوں گی اور اگر اسم یا حرف سے مل کر آئیں تو حالت جری میں ہوں گی۔

iv۔ ''نا'' ضمیر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں واقع ہوتی ہے سیاق وسباق سے اس کا محل اعراب متعین کیا جاتا ہے۔

معلومات کی جانچ:

۱۔ ضمیر متصل کتنے ہیں؟

۲۔ آنے والے جملوں میں ضمیر متصل کی نشاندہی کیجیے اور اس کے نیچے لکیر کھنیچیے۔

i۔ أُعْجِبْتُ بِشَرْحِ المُعَلِّمِ.(استاد کی تشریح مجھے پسند آئی)

ii۔ المَرْأَةُ كَرَامَتُهَا مَحْفُوْظَةٌ.(عورت کی عزت محفوظ ہے)

iii۔ نَحْتَرِمُ مُعَلِّمِيْنَا.(ہم ہمارے اساتذہ کا احترام کرتے ہیں)

iv۔ الرِّيَاضَةُ تُعْطِيْنِيْ النَّشَاطَ.(ورزش مجھے چاک وچوبند بناتی ہے)

۳۔ آنے والے جملوں میں متکلم مخاطب اور غائب ضمائر کی نشاندہی کیجیے:

i۔ خَرَجْنَا عَصْرًا لِلتَّنَزُّهِ فِيْ الْحُقُوْلِ. (ہم عصر کے وقت باغ میں تفریح کے لیے نکلے)

ii۔ حزِنَ الأَبُ لِمَرَضِ ابْنِهِ. (والد اپنے بیٹے کی بیماری سے غمزدہ ہو گیا)

iii۔ فَرِحَتْ فَاطِمَةُ لِنَجَاحِهَا البَاهِرِ. (فاطمہ اپنی شاندار کامیابی پر خوش ہوئی)

۴۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمیر سے پر کیجیے:

١۔ وضعتُ حقيبتـ---- على الطاولة.

٢۔ الغذاء يمنحـ---- الطاقة.

٣۔ يا محمد انصر أخا----.

۴۔ تكتب زينب واجباتـ-----------------

8.2.2 ضمیر منفصل:

اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے الگ ہو کر استعمال ہوتی ہو۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ جو کلام کے ابتدا میں آسکے اور جس کا ''إلّا'' کے بعد آنا بھی صحیح ہو۔ جیسے: أَنَا مُجْتَهِدٌ، مَا اجْتَهَدَ إِلَّا أَنَا۔ ان دونوں مثالوں میں لفظ ''أَنَا'' ضمیر منفصل ہے۔

پہلی مثال میں وہ کلام کی ابتدا میں ہے اور دوسری مثال میں ''إلّا'' کے بعد ہے۔

درج ذیل مثالوں پر غور کریں:

۱۔ أنا طالبٌ (میں طالب علم ہوں)

۲۔ نحنُ مسلمونَ (ہم سب مسلمان ہیں)

۳۔ أنتَ لاعِبُ كُرَةِ القدمِ (تو فٹبال کھلاڑی ہے)

۴۔ أنتِ نَظِيفَةٌ (تو مونث صاف ستھری ہے)

۵۔ هُوَ طَاهِرُ الْقَلْبِ (وہ صاف دل ہے)

٦۔هي طالبةٌ ذَكِيَّةٌ(وہ ایک زیرک طالبہ ہے)

٧۔هنّ طَبِيْبَاتٌ(وہ سب عورتیں ڈاکٹر ہیں)

٨۔إِيَّايَ مَدَحَ الْمُدَرِّسُ(استاد نے میری ہی تعریف کی)

مندرجہ بالا تمام مثالوں میں جو خط کشیدہ الفاظ ہیں وہ ضمائر منفصلہ ہیں کیوں کہ وہ اپنے عامل کے ساتھ ملے ہوئے نہیں ہیں اور ان کو علیحدہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ان ضمائر میں سوائے ''إيايَ'' کے تمام ضمائر مرفوع منفصل کی قسم سے ہیں جب کہ إيايَ منصوب منفصل ہے اس اعتبار سے ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

(1)مرفوع منفصل (2)منصوب منفصل

مجرور منفصل کا استعمال اہل زبان سے نہیں سنا گیا۔اس لیے ضمیر مجرور منفصل نہیں ہوتی۔

مرفوع متّصل: وہ ضمیر ہے جو حالت رفع میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہو۔یہ عام طور پر فاعل یا نائب فاعل بنتی ہے۔

مرفوع منفصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ رفع میں ہو اور اپنے عامل سے علیحدہ استعمال ہوتی ہو۔یہ عموماً مبتدا یا خبر بنتی ہے۔

ضمیر مرفوع منفصل کو نیچے کے نقشہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

مرفوع منفصل

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع
مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنَا	نَحْنُ
مؤنث	هِيَ	هُمَا	هُنَّ	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ	أَنَا	نَحْنُ

یہ کل بارہ ضمیریں ہیں۔ان میں ''هما'' تثنیہ مذکر غائب اور تثنیہ مؤنث غائب دو صیغوں کے لیے آتی ہے۔اور ''أَنْتُمَا'' بھی دو صیغوں (تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر) کے لیے آتی ہے جب کہ ''أَنَا'' واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم کے لیے ہے اور ''نَحْنُ'' تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں ہو اور اپنے عامل سے علیحدہ استعمال ہوتی ہو۔یہ بھی '' مفعول بہ'' بنتی ہے۔یہ درج ذیل ہیں:

ضمیر منصوب منفصل

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع
مذکر	إِيَّاهُ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمْ	إِيَّاكَ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمْ	إِيَّايَ	إِيَّانَا
مؤنث	إِيَّاهَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُنَّ	إِيَّاكِ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُنّ	إِيَّايَ	إِيَّانَا

ضمیر مرفوع منفصل کی مثالیں:

ضمائر منفصلہ کی تفصیلات میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ یہ اعرابی حالت کے اعتبار سے دو قسم کے ہوتے ہیں ا۔ مرفوع منفصل ۲۔ منصوب منفصل۔ یہاں پر ہم ضمیر مرفوع منفصل کی چند مثالیں اور اس پر کچھ مشقیں پیش کررہے ہیں تاکہ آپ کو اس پر مہارت حاصل ہوجائے اور ہم مرفوع منفصل اور منصوب منفصل کے درمیاں فرق کرنے کے قابل ہوسکیں۔

١۔ أنا أحب العصیر (مجھے جوس پسند ہے) اس مثال میں " أنا "کا لفظ ضمیر مرفوع منفصل ہے اور وہ متکلم پر دلالت کر رہا ہے۔

٢۔ هو معلمي (وہ میرے استاد ہیں) اس مثال میں "هو" ضمیر مرفوع منفصل ہے اور وہ واحد مذکر غائب پر دلالت کر رہی ہے۔

٣۔ هي طالبة مجتهدة (وہ ایک محنتی طالبہ ہے) اس مثال میں "هي" ضمیر مرفوع منفصل ہے اور وہ واحد مونث غائب پر دلالت کر رہی ہے۔

۴۔ هما ممرضتانِ (وہ دونوں عورتیں نرس ہیں) اس مثال میں "هما" ضمیر مرفوع منفصل ہے اور وہ تثنیہ مونث غائب پر دلالت کر رہی ہے۔

۵۔ هما مهندسانِ (وہ دونوں مرد انجینئر ہیں) اس مثال میں "هما" ضمیر مرفوع منفصل ہے اور وہ تثنیہ مذکر غائب پر دلالت کر رہی ہے۔

۶۔ هم أطباء (وہ سب مرد ڈاکٹر ہیں) اس مثال میں "هم" ضمیر مرفوع منفصل ہے اور وہ جمع مذکر غائب پر دلالت کر رہی ہے۔

٧۔ هن معلماتٌ (وہ سب عورتیں استانیاں ہیں) اس مثال میں "هن" ضمیر مرفوع منفصل ہے اور وہ جمع مونث غائب پر دلالت کر رہی ہے۔

٨۔ هل أنت مدرسٌ ؟ (کیا آپ استاد ہو؟) اس مثال میں "أنتَ" ضمیر مرفوع منفصل ہے اور وہ واحد مذکر حاضر پر دلالت کر رہی ہے۔

8.2.3 ضمیر مستتر:

ضمیر کی دوسری قسم ضمیر مستتر ہے۔ ضمیر مستتر کی تعریف: "هُوَ مَا لَيْسَ لَهُ صُوْرَةٌ مَنْطُوْقَةٌ وإنما يُفْهَمُ مِنَ الْكَلَامِ۔" ضمیر مستتر وہ ضمیر ہے جس کی کوئی ظاہری صورت نہ ہو بلکہ وہ جملے سے سمجھی جاتی ہو۔ ضمیر مستتر یا تو متکلم کی ہوگی جیسے: "أكتُبُ، نكتُبُ"، یا مفرد مذکر مخاطب کی ہوگی جیسے: "أُكتبْ، تكْتُبُ"، یا مفرد مذکر غائب یا مفرد مونث غائب کی ہوگی جیسے: "زيد جَلَسَ، زينبُ تَجْلِسُ"۔

ہم بات کو مزید واضح کرنے لے لیے یہاں چند مثالیں پیش کررہے ہیں اس میں غور کریں جس سے ضمیر مستتر آپ کو اچھی طرح سمجھ آئے گی: الْجَمَلُ بَرَكَ (اونٹ بیٹھا)، الكَلْبُ يَنْبَحُ (کتا بھونکتا ہے)، عَلِيٌّ كَتَبَ (علی نے لکھا)، فَاطِمةُ تَكْتُبُ (فاطمہ لکھتی ہے)، "أكتُبُ الدرسَ" (میں سبق لکھ رہا ہوں) أُنصُرْأَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا (اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو (اس کو ظلم سے روک کر) یا وہ مظلوم ہو)۔

مثالوں کی وضاحت:

مندرجہ بالا مثالوں میں پائے جانے والے افعال پر غور کریں: بَرَكَ، كَتَبَ، يَنْبَحُ، تَكْتُبُ، أَدْرُسُ، اُنْصُرْ، ان تمام افعال کا فاعل کیا ہے؟آپ اگر غور کریں توآپ کو اندازہ ہوگا کہ ان تمام افعال میں ایک ضمیر پوشیدہ ہے جو فاعل بن رہی ہے اور چوں کہ ضمیر ظاہری طور پر موجود نہیں ہے بلکہ پوشیدہ ہے اسی لیے اس ضمیر کا نام ضمیر مستتر ہے۔ پہلی دو مثالوں "الْجَمَلُ بَرَكَ"اور اسی طرح "عليٌّ كَتَبَ" میں دونوں فعل ماضی ہے اور اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ ہے۔اسی طرح وہ مثالیں جو فعل مضارع پر مشتمل ہیں اس میں ضمیر حروف مضارع (أ۔ت۔ي۔ن) کے لحاظ سے پوشیدہ ہوگی، لہذا" الكَلْبُ يَنْبَح" میں "هو" ضمیر فاعل ہے۔اور "فَاطِمَةُ تَكْتُبُ" میں "هي" ضمیر فاعل ہے جب کہ "أَكْتُبُ الدرسَ"میں "أنا" ضمیر فاعل ہے جو مستتر ہے۔ جو مثال میں امر کا صیغہ ہے اس میں "أنت" ضمیر پوشیدہ ہے اور وہ فاعل ہے۔

معلومات کی جانچ:

۱۔ ضمیر مستتر کی تعریف عربی زبان میں لکھیے اور اس کا ترجمہ کیجیے۔

۲۔ مندرجہ ذیل جملوں میں ضمائر مستترہ کا نشاندہی کیجیے اور ان کا ترجمہ کیجیے:

۱۔ الشرطي يقبض على اللصّ.

۲۔ الطائرة قدمت في موعدها.

۳۔ العصفور طار من القفص.

۴۔ العامل نال جائزةعلى حسن سيرته وعمله.

۵۔ نسمع أذان الفجر.

۶۔الطالب يحفظ ديوان المتنبي عن ظهر قلبه.

۷۔ قال رسول الله ﷺ: "بلّغوا عني ولو آية."

8.3 تمارین

(۱)خالی جگہوں کو مناسب ضمیر منفصل لگاکر پر کیجیے:

۱۔ ....أذهب إلى المدرسة كل يومٍ۔

۲۔ ....نقرأ القصص العلمية في المكتبة۔

۳۔ ....ألعب مع أصدقائي يوم الجمعة۔

۴۔ ....تسافران دائما۔

۵۔ ....تَصْفَحُ عَمَّنْ أساء إليك۔

۶۔ ....تعملون بجِدٍّ وَإِخْلَاصٍ۔

۷۔ ....يُوَاظِب على حَلِّ الواجباتِ۔

۸۔ ....أَخَذَتَاالكتبَ من المكتبةِ

(۲) درج ذیل عبارتوں سے ضمیر متصل اور ضمیر منفصل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کی اعرابی حالت کی وضاحت کیجیے۔

أ- زرتُ أنا وبعضُ أصدقائي، فرأينا فيها كثيرًا مِّنَ النَّاسِ قدِ اجْتَمَعُوْا أمامَ الأسدِ، وَهُوَ جَاثِمٌ كأنَّه الملِكُ المُتَوَّجُ، ينظر إليهم بعينه نظرَ مَنْ يَعْرِفُ قَدْرَ نَفْسِهِ۔ (ماخوذاز: النحو الواضح)

ب- اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَصْحَابَهُ فِي قَوْمٍ يَسْتَعْمِلُهُمْ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ: عَلَيْكَ بِأَهْلِ الْعُذْرِ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: الذِيْنَ إِنْ عَدَلُوْا فَهُوَ مَا رَجَوْتَ، وَإِنْ قَصَرُوْا قَالَ النَّاسُ قَدِ اجْتَهَدَ عُمَرُ۔ (ماخوذ از: النحو الوظيفي)

(٣) مندرجہ ذیل قرآنی اقتباسات میں وارد ضمیر کو پہچانیے اوراس کی تعیین کیجیے:

١۔ ﴿وَ أَنَا اخْتَرْتُكَ﴾ (طه: ١٣)

٢۔ ﴿بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ﴾ (الواقعة:٦٧)

٣۔ ﴿اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ (البقرة: ٣٥)

٤۔﴿فَلَا يَصِلُوْنَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُوْنَ﴾ (القصص: ٣٥)

٥۔ ﴿فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَّ أَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرة: ٢٢)

٦۔ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (الإخلاص: ١)

٧۔ ﴿إِذْ هُمَا فِيْ الْغَارِ﴾ (التوبة: ٤٠)

٨۔ ﴿قَالَ هُمْ أُوْلَاءِ عَلَى أَثَرِيْ﴾ (طه: ٨٤)

٩۔ ﴿وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ﴾ (يونس: ٢٨)

١٠۔ ﴿وَكَأَيِّنْ مِّنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ، اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ﴾ (العنكبوت: ٦٠)

١١۔ ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ﴾ (الإسراء: ٢٣)

١٢۔ ﴿وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ مِّنْ إِمْلَاقٍ ، نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ﴾ (الأنعام: ١٥١)

٣۔ قوسین میں دیے گئے ضمائر کو استعمال کرتے ہوئے خالی جگہوں کو پر کیجیے:(أنتَ،أنتِ، أنتما، أنتما، أَنْتُمْ، أنتنّ)

١۔ .... سمعتما الدرس باهتمام، .... سمعتم الدرس باهتمام۔

٢۔ .... تذهب إلى المكتبة لقرائة الكتب.............. تذهبين إلى المكتبة لقرائة الكتب۔

٣۔............... نجحتم في المسابقة، .... نجحتنّ في المسابقة۔

٤۔ .... راجعتَ الدرسَ،............... راجعتِ الدرسَ

٤۔" قرأ

٤۔ فعل ماضی کو مختلف ضمائر کی طرف اسناد کرتے ہوئے جملے کو مکمل کیجیے:

١۔ أنتَ.............. قصةً قبل النوم۔

٢۔ أنتِ............... قصةً قبل النوم۔

٣۔ أنتما.............. قصتين قبل النوم۔

٤۔(المؤنث)أنتما .... قصتين قبل النوم۔

٥۔ أنتم .... قصصا قبل النوم۔

۶۔ أنتن.............. قصصا قبل النوم۔

۵۔آنے والے جملوں کا ترجمہ کیجیے اور ان میں ضمیر کا تعین کیجیے

١۔ أُذَاكِرُ دُرُوْسِيْ.

٢۔المُهَذَّبُ يَحْتَرِمُ نَفْسَهُ.

٣۔ نُسَافِرُ فِي الصَّيْفِ.

۴۔ رَكِزْ عَلَى هَدَفِكَ.

۵۔ الجَيْشُ يُدَافِعُ عَنِ الْوَطَنِ.

۶۔ الفَتَاةُ تَرْسِمُ لَوْحَةً جَمِيْلَةً.

۶۔آنے والے جملوں میں اسم کی بجائے مناسب ضمیر لگا کر جملے کو مکمل کیجیے:

١۔ عَلِيٌّ يَصِيْدُ السَّمَكَ.

٢۔ الوَلَدَانِ زَارَا حَدِيْقَةَ الْحَيْوَانِ.

٣۔ الفَتَيَاتُ قَرَأْنَ القُرْآنَ.

۴۔ الفِتْيَانُ يَسْتَحِمُّوْنَ فِي النَّهْرِ.

۵۔ المُحْسِنُوْنَ أَسَّسُوْا مُسْتَشْفًى لِلْفُقَرَاءِ.

۶۔ عَمَّارٌ وَ خَالِدٌ تَوَجَّهَا إلى الجَامِعَةِ.

٧۔ حامدٌ و زاهدٌ و راشدٌ يَعْمَلُوْنَ فِيْ الشَّرِكَةِ الدَّوْلِيَّةِ.

8.4 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں ہم نے جانا کہ وہ الفاظ جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیے جائیں وہ ضمیر کہلاتے ہیں، ضمیر کے استعمال سے کلام میں اسم کی تکرار سے بچا جاتا ہے، اور کلام دلکش معلوم ہوتا ہے۔اس اکائی سے ہم نے درج ذیل نتائج حاصل کیے:

☆ ضمیر اسم معرفہ کی ایک قسم ہے۔ ضمیر کی دو قسمیں ہیں: ١۔ ضمیر بارز ٢۔ ضمیر مستتر

☆ ضمیر بارز وہ ضمیر ہے جو لفظاً اور کتابتاً ظاہر ہو جیسے: أنا، أنت هو ، هي وغیرہ۔

☆ ضمیر مستتر وہ ضمیر ہے جو فعل کے اندر پوشیدہ ہو۔ ضمیر مستتر فعل ماضی میں هو اور هي ہوتی ہے اور فعل مضارع میں حروف مضارع کے لحاظ مقدر مانی جاتی ہے، جب کہ فعل امر میں ہمیشہ "أنت" ضمیر مقدر ہوتی ہے۔

☆ ضمیر کو تین اہم قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے: ١۔ ضمیر غائب، ٢۔ ضمیر حاضر، ٣۔ ضمیر متکلم۔

☆ ضمیر کے استعمال اور کلمے کے ساتھ اس کے جڑنے کے اعتبار سے بھی اس کی دو قسمیں ہیں: ١۔ ضمیر متصل، ٢۔ ضمیر منفصل

☆ ضمیر متصل وہ ضمیر ہے جو کلمہ کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور الگ سے اس کو نہ کہا جا سکے یا لفظ "إلا" کے بعد وہ نہ آسکے

☆ ضمیر منفصل وہ ضمیر ہے جس کی ادائیگی کلمہ کے بغیر بھی ممکن ہو اور وہ لفظ "إلا" کے بعد بھی واقع ہو سکے۔

☆ اسم ضمیر اور اس کی مختلف صورتوں کا علم عربی قواعد کے علم کا ایک اہم جز ہے۔اس کی مشق اور ممارست طالب علم کو اچھی طرح کلام کو سمجھنے اور اچھی زبان کے انتخاب میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

8.5 کلیدی الفاظ

دَرَسَ	اس نے پڑھا	ضَرَبَ	اس نے مارا
اُذْكُرْ	یاد کرو	أَعْدَاء(و) عدوٌّ	دشمن
كُلُوْا	تم سب کھاؤ	طَيِّبَاتٌ	پاکیزہ(اشیا)
أَطَاعَ يُطِيْعُ	اطاعت کرنا	طَبِيْبٌ ج أَطِبَّاءُ	ڈاکٹر
الجامِعَةُ الْمَفْتُوْحَةُ	اوپن یونیورسٹی	عِمَادٌ	ستون
التَّقَدُّمُ	پیش قدمی، ترقی	سَاعَدَ، يُسَاعِدُ، مُسَاعَدَة	مدد کرنا
طَاهِرٌ	پاکیزہ، صاف	الطعامُ الشهيُّ	لذیذ کھانا
المَسْبَحُ	سوئیمنگ پول	الْمَكْرُوْهُ	ناپسندیدہ چیز، مصیبت
الوَاجِبَاتُ	مفوضہ کام	هَذَّبَ	ادب سکھانا، سنوارنا
نَظَافَةٌ	صفائی ستھرائی	زَرَعَ يزْرَعُ	کھیتی کرنا
الرِّيَاضَةُ	ورزش	حزِنَ يحْزَنُ	غمگیں ہونا
النَّجَاحُ الْبَاهِرُ	نمایاں کامیابی	وَاظَبَ ، يُوَاظِبُ	(کسی چیز کی) پابندی کرنا
جَاثِمٌ	جانور کا اپنے سینے کو زمین سے لگا کر بیٹھنا	حَدِيْقَةُ الْحَيْوَانِ	چڑیا گھر، زو
ذَاكَرَ، يُذاكِرُ مذاكرةً	مذاکرہ کرنا	الْمُهَذَّبُ	تہذیب یافتہ شخص، مہذب
رَكِّزْ (فِعْلُ الأمر)	توجہ مرکوز کرو	الْجَيْشُ	فوج

8.6 نمونہ امتحانی سوالات

8.6.1 معروضی سوالات:

1۔ ضمیر وہ اسم ہے جو کسی متکلم، مخاطب یا ایسے غائب کو بتائے جس کا تذکرہ.........۔

(a) پہلے ہو چکا ہو (b) اب ہو رہا ہو (c) بعد میں ہونے والا ہو

2۔ ضمیر متصل کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a) دو (b) تین (c) چار

3۔ ضمیر منفصل کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a) دو (b) تین (c) چار

4۔ ھو ضمیر...... ہے۔

(a) مرفوع متصل (b) منصوب منفصل (c) مرفوع منفصل

5۔ ضَرَبْتُهُ میں " أنا" ضمیر...... اور "هُ" ضمیر...... ہے۔

(a) مرفوع متصل... منصوب متصل (b) منصوب متصل... مرفوع متصل

(c) مرفوع منفصل... منصوب منفصل

6۔ ضمیر مجرور متصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو حالتِ جر میں ہو اور اپنے عامل...... استعمال ہوتی ہو۔

(a) سے جدا ہو کر (b) سے پہلے (c) کے ساتھ مل کر

7۔ قرأ زيد درسه۔ میں...... ضمیر مجرور متصل ہے۔

(a) قرأ میں هو (b) درسه میں ه (c) زيد میں هو

8۔ إياك نعبد میں إياك ضمیر...... ہے۔

(a) مرفوع منفصل (b) منصوب منفصل (c) مجرور منفصل

9۔ سلمت عليك میں أنا ضمیر...... اور ك ضمیر......ہے۔

(a) مرفوع متصل... مرفوع متصل (b) مرفوع متصل... منصوب متصل

(c) مرفوع متصل... مجرور متصل

10۔ ذلك الكتاب لا ريب فيه۔ میں کون سی ضمیر ہے؟

(a) مرفوع منفصل (b) مجرور متصل (c) مجرور منفصل

8.6.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات:

1۔ ضمیر مجرور متصل کتنے ہیں؟ اور کون کون سے ہیں بالتفصیل تحریر کیجیے۔

2۔ ضمیر منصوب منفصل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ قلم بند کیجیے۔

3۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں ضمائر منفصلہ اور متصلہ کی نشاندہی کیجیے۔

(أ) ﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْكُنْتُمْ اَعْدَآءًفَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا﴾

(ب) ﴿يآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَه﴾

4۔ نیچے لکھے جملوں میں ضمیروں کو بقیہ تمام صیغوں میں بدلیے اور جملے میں مناسب تبدیلی کیجیے۔

هو يقول الحق، هو يعرف صديقهُ

5۔ آیتِ کریمہ میں "نا" ضمیر کی مختلف حالتیں بتائیے۔

﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾

8.6.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات:

1۔ ضمیر کی تعریف کیجیے، اور اس کی اقسام کو مثالوں سے واضح کیجیے۔
2۔ ضمیر منصوب متصل کی تعریف کیجیے، اور کون کون سے ہیں مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔
3۔ ضمیر منفصل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مکمل وضاحت کے ساتھ لکھیے۔

8.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1- جامع الدروس العربية	مصطفى الغلاييني
2-النحو الواضح (الجزء الثاني)	علي الجارم، مصطفى أمين
3- التطبيق النحوي	د. عبده الراجحي
4- النحو العربي : أحكامٌ ومعانٍ	د. فاضل السامرائي
5-النحو الوظيفي	عاطف فضل محمد
6- مصباح الانشاء	نفیس احمد مصباحی

B.A. Arabic: Ist Semester Examination

Model Paper

GRAMMAR-I Paper: BNAR101DET

Marks: 35 Time: 2Hrs

(نوٹ: یہ پرچہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ ہر حصے کے ہدایات پڑھ کر اس کے مطابق جوابات دیں)

حصہ "الف" (1x10=10)

ذیل کے تمام سوالوں کے جوابات دیجیے، ایک جواب کا ایک نمبر متعین ہے۔

س1- کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a)پانچ (b)چھ (c) تین

س2- كتب أحمد ----------- الرسالتين۔

(a)هاتان (b) هاتين (c) هذين

س3- معرفہ کہتے ہیں:

a۔ جو کسی صرف خاص چیز پر دلالت کرے b۔ جو کسی عام چیز پر دلالت کرے

c۔ جو خاص یا عام دونوں پر دلالت کرے d۔ جو کسی خاص چیز یا شخص یا جگہ پر دلالت کرے

س4- صفت اعراب میں، تذکیر وتانیث میں، تعریف وتنکیر میں اور...... میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

(a)فعل وفاعل (b)زمانہ (c)واحد تثنیہ اور جمع

س5- مبتدا نکرہ ہو تو...... کا فائدہ دیتا ہے۔

(a) صفت یا اضافت (b)اضافت یا نسبت (c) تعمیم یا تخصیص

حصہ "ب" (4x5=20)

درج ذیل میں سے صرف پانچ کے جواب دیجیے، ہر جواب پر چھ نمبرات متعین ہیں۔

س1۔ درج ذیل جملوں میں سے کلمہ کی اقسام (اسم، فعل اور حرف) کو متعین کیجیے۔

الف۔ ذَهَبَ الْأَوْلَادُ إِلی الْمَدْرَسَةِ۔ ب۔ رَجَعَ حامِدٌ مِنْ سَفَرِهِ۔

ج۔ اَللّٰہُ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ مِنَ السماء۔ د۔ أَدْرُسُ فِی الْجَامِعَةِ۔

ھ۔ نَامَ الطِّفْلُ عَلَی السَّرِيْرِ۔ و۔ يَكْتُبُ الْأُسْتاذُ بِالْقَلَمِ۔

ح۔ اَللّٰہُ يَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ ط۔ يَنْزِلُ الْمَطَرُ مِنَ السماء

س2۔ خالی جگہوں کو مناسب اسم اشارہ سے پُر کیجیے۔

يذهب............الصانع إلى مصنعه، يجيد............الطباخان الطبخ، حلقتْ............الطائر تان في الجوّ، ....العالم عامل بعلمه، ....التلاميذ مُجِدّون، ....القادمون هم إخوتك،............الأمهات يرضعن أبنائهن، ....المدينتان عظيمتان، ....الأزهار جميلةٌ، أ تَسْمَع............التلاوة المُجَوَّدَة، تُعرف حماقة الرجل في............الخصلتين كلامه فيما لا يعنيه وجوابه عما لا يُسأل عنه.

س3۔ مندرجہ ذیل جملوں میں معرفہ کی شناخت کیجیے اور وہ معرفہ کی کون سی قسم ہے اس کو بھی بیان کیجیے۔

١-شرح معلمو اللغة العربية الدروس كاملة

٢-في حقيبتي قلمان وكراسة

٣- هذا تلميذ نشيط

٤-رأيت التلميذ الذي فاز بجائزة التفوق

٥-إن الرياضة تقوي الجسم

س4۔ مرکب وصفی کی مثالوں کے ذریعہ تشریح کیجیے۔

س5۔ حروف جارہ کسے کہتے ہیں اور کتنے ہیں ہر ایک کو تحریر کریں۔

س6۔ آپ اپنی طرف سے دس جملے ایسے بنائیں جن میں جار و مجرور کا استعمال ہو۔

حصہ ”ج“ (1x10=10)

درج ذیل میں سے کسی ایک کا جواب دیجیے، اس جواب کے دس نمبر متعین ہیں۔

س1- مؤنث کسے کہتے ہیں؟ اس کی علامتیں کیا ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ وضاحت کیجیے۔

س2- بیس جملے اس طرح بنائیے کہ مضاف مضاف الیہ ان میں مبتدا واقع ہوں۔

س3- اسم اشارہ قریب اور اسم اشارہ بعید کی وضاحت کرتے ہوئے چند مثالیں تحریر کیجیے۔

NOTES

NOTES